SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, April 22, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty five minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Mr . Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و انا رایتهم تعجبک اجسامهم وان یقولوا تسمع لقولهم کانهم خشب مسندة یحسبون کلصیحة علیهم هم العدو فاحذرهم قاتلهم اللہ انی یوء فکون ہ وانا قیل لهم تعالوا یستغفرلکم رسول اللہ لووارءُ وسهم ورایتهم یصدون وهم مستکبرون ہ

ترجمہ ۔ اور جب تم ان(کے تناسب اعضا) کو دیکھتے ہو تو ان کے جسم تمہیں (کیا ہی) اچھے معلوم ہوتے ہیں ۔ اور جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو تم ان کی تقریر کو توجہ سے سنتے ہو گویا لکڑیاں ہیں جو دیواروں سے لگائی گئی ہیں (بزدل ایسے کہ) ہر زور کی آواز کو سمجھیں (کہ) ان پر (بلا آئی) ۔ یہ (تمہارے) دشمن ہیں ان سے بے خوف نہ رہنا ۔ خدا ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں ۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول خدا تمہارے لئے مغفرت مانگیں تو سرہلا دیتے ہیں اور تم ان کو دیکھو کہ تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔جزاک اللہ ۔ Question Hour۔ سوال نمبر ۱۷ سید اقبال حیدر ۔

Syed Iqbal Haider: Sir may I request you there is a serious issue of grave concern ....

جناب چیئرمین۔ Question Hour کے بعد کرلیں۔

سید اقبال حیدر۔ایک سیکنڈ جناب ' وہ خواتین یہاں پر تشریف لائی ہوئی ہیں ۔ جناب صرف ایک منٹ کی آپ سے گزارش ہے کہ خواتین کے خلاف جو تشدد کی لہر پورے ملک میں پھیلی ہوئی ہے ۔ اسکے خلاف ایک احتجاجی مظاہرہ پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر ہو رہا ہے ۔ اور خواتین میں بجا طور پر بے انتہا تشویش ہے ۔ کہ صائمہ جیسی ایک پڑھی لکھی خاتون کا قتل بہیمانہ انداز میں اس کے والدین نے کیا ۔ اور ان کو آج تک گرفتار نہیں کیا گیا ۔ میں چاہتا ہوں کہ question hour کے بعد وزیر داخلہ کو آپ ہدایت کریں کہ چونکہ جناب خواتین کا بہت بڑا مسئلہ ہے ایک انتہا سے زیادہ شدید لہر دوڑی ہوئی ہے پورے ملک میں ۔روز اخبارات میں پڑھتے پڑھتے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ خواتین کو domestic violence کا نشانہ بنایا جارہا ہے ۔روڈ پر violence کا نشانہ بنایا جارہا ہے اور والدین نے اپنی بیٹی کا قتل حنا جیلانی اور عاصمہ جہانگیر کے دفتر میں ببانگ دہل کیا اور اس کے اوپر شرمندہ ہونے کی بجائے وہ عاصمہ جہانگیر اور حنا جیلانی کو دھمکیاں دے رہے ہیں اور دندناتے پھر رہے ہیں سرحد میں وہاں وہ جلوس اور احتجاجی مظاہرے کر رہے ہیں اپنی بیٹی کو قتل کرنے والے کو میں وحشی درندہ سمجھتا ہوں کہ نہ اسلام میں اس طرح سے قتل کی اجازت ہے نہ آئین میں اجازت ہے نہ انسانیت کے کسی ناطے سے اس بے غیرت اور بہیمانہ قتل کو justify کیا جا سکتا ہے اور حکومت سرحد بھی اور ہماری وزارت داخلہ بھی اس کے اوپر خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے۔میری آپ سے گزارش ہے کہ وزیر داخلہ سے جواب طلب کریں۔

جناب چیئرمین ۔ آپ اس طرح کریں کہ مجھے لکھ کر یہ دے دیں تاکہ میں باقاعدہ طورپر وزیر داخلہ کو پیش کروں۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب میں باقاعدہ تحریک پیش کر چکا ہوں۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں ..... just as a memorandum so that I can ask

سید اقبال حیدر۔ جناب حکومت کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے تو raise کر دیا ہے۔ لیکن memorandum کے طور پہ لکھ کر دے دیں so that I can ask the Interior Minister.

سید اقبال حیدر۔ میں بالکل ابھی دوں گا اور جناب ایک اور گزارش ہے آپ نے بڑی مہربانی کی ہے۔ چند ایک سینیٹر

as a mark of solidarity with the cause of the oppressed women may take the trouble of going and meeting these women standing outside, sir, the number of police there, is so large that I fear some untoward incident might occure, I hope and that is why before anything happens, would you be good enough to send a delegation comprising both the Opposition parties as well as of the Treasury Benches to meet the leaders of women and listen to their grievances and ensure that

یہ وحشی ماں باپ جنہوں نے اپنی بیٹی کا قتل کیا ہے ان کو اللہ تعالیٰ برباد کرے اور ان کو سولی پر چڑھائے، یہ حکومت انہیں گرفتار کر کے بد ترین سزا دے گی۔ جناب ہم طالبستان میں نہیں رہتے ہم پاکستان میں رہتے ہیں پاکستان پاکستان ہے ۔یہاں پر وحشیانہ کارروائیاں کرنے کے بعد کسی کو کھلے عام پھرنے کی اجازت دینا بڑی ہی سنگین غلطی ہے اس کا مطلب ہے آپ اس کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں ۔تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ خواتین کی نمائندہ یہاں پر بھی تشریف لائی ہیں ۔ گیلری میں بھی آئی ہیں انہیں بڑی تشویش ہے کہ ان کی جانب سے آپ ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں میں direction تو نہیں دے سکتا but you make the request.

سید اقبال حیدر ۔ سینیٹرز کا نمائندہ وفد جس میں حکومتی لوگ بھی ہوں۔

جناب چیئرمین۔آپ کسی کو یہ کام سونپ دیں ناں ۔آپ صفدر عباسی صاحب کو سونپ دیں۔

سید اقبال حیدر ۔ جی اکرم ذکی صاحب کو اور اجمل خٹک صاحب کو یہ ہمارے

سنیئر ممبرز ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن ۔ پارلیمانی امور کے وزیر کے سوالات اگر ہیں تو ڈار صاحب چلے چلیں پانچ منٹ میں ۔میں بھی ساتھ چلتا ہوں ، کوئی بات نہیں ڈار صاحب کے سوالات ہم کچھ دیر کے لئے روک لیں گے ۔اور ہم ابھی ہو کر آ جاتے ہیں ،پانچ سات منٹ کے لئے ان کے سوالات روک لیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں کوئی اور سینیٹرز چلے جائیں۔ اکرم ذکی صاحب چلے جائیں۔

چوہدری اعتزاز احسن۔جناب اگر حکومتی بنچوں سے کوئی آ جائیں تو کوئی حرج نہیں جناب۔

سید اقبال حیدر۔ جاوید اقبال صاحب ،علامہ اقبال صاحب کے فرزند نامدار جناب بہت عظیم ہیں ہمارے لئے بڑے محترم شخصیت ہیں۔ جاوید اقبال صاحب سے میں درخواست کروں گا۔

جناب چیئرمین ۔ اکرم ذکی صاحب چلے جائیں ،جھگڑا صاحب چلے جائیں ۔جھگڑا صاحب آپ اور اکرم ذکی صاحب چلے جائیں مل آئیں ان کو ۔یہاں سے صفدر عباسی صاحب چلے جائیں اقبال حیدر صاحب چلے جائیں۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب وہ ہمارے لئے بڑی قابل احترام شخصیت ہیں ۔جاوید اقبال صاحب صرف مسلم لیگ کے نہیں ہیں ۔یہ علامہ اقبال صاحب کے فرزند ہیں۔

جناب چیئرمین۔ میں صرف ان کی بزرگی کی وجہ سے کہا کہ ان کو تکلیف نہ دیں لیکن اگر وہ جائیں تو ٹھیک ہے ۔ادھر سے اقبال حیدر صاحب آپ چلے جائیں ۔صفدر عباسی صاحب چلے جائیں۔

سید اقبال حیدر ۔ ٹھیک ہے جی ۔میں بہت مشکور ہوں جناب ۔ I am very grateful for your kind indulgence, sir. اب question hour کی جانب جناب سوال یہ ہے۔

جناب چیئرمین ۔ تو آپ نے جانا نہیں ہے delegation کے ساتھ ۔

سید اقبال حیدر ۔ میں تو ہو کر آ گیا ہوں جناب ۔میرا فرض تھا ۔میں نے اپنا فرض نباہ دیا ہے ۔

جناب چیئرمین - آپ نے خود request کی ہے اور آپ نہیں جا رہے ہیں -

سید اقبال حیدر - جناب یہ سوالات کے فوراً بعد جی -

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے جی سوال کریں جی آپ -

سید اقبال حیدر - جناب یہ ایک سوال ہے -اور اسحاق ڈار صاحب نے -

جناب چیئرمین - جی question No 17

17. *Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether the State Bank of Pakistan has prepared a list of defaulters of bank loans and has forwarded the same to the government for presentation before the National Assembly, if so, whether it will be placed on the Table of the Senate also?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Under the existing laws, State Bank of Pakistan is required to prepare and publish a list of defaulters of bank loans at the time of General Elections.

جناب چیئرمین - جی ضمنی سوال جی -

Syed Iqbal Haider: Sir, I would draw attention of the honourable Minister to the fact that defaulters are disqualified in Law from being members also, not only from being elected but also it is a disqualification for a defaulter to be a member of the Parliament. Your excuse or pretext to hide under the State Bank or Banking Companies Ordinance is flimsy and I am sorry, it is most regrettable that the present Government is hiding the names of the defaulters and thereby patronising them. My question is that if the State Bank can release those lists on three past occasions, what stops them from releasing them now? Why not make it

an annual feature so that the accountability of all the people takes place, whosoever is a defaulter is thrown out of the Houses of the Parliament.

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین! اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ کہنا کہ یہ flimsy ہے۔

I think, it is not fair. The implementation and respect of law should be there and what I have answered is a factual position that sub-section (4) of Section 33 (a), sub-section (4) of the Banking Companies Ordinance clearly provides for the State Bank to publish a list of bank defaulters whose loans were due and payable and have not been paid back for more than one year or whose loans were unjustifiably written off in violation of banking practices, rules or regulations at the time of holding of general elections on the date, as may be determined by the government.

Now, having said that Mr. Chairman, I have already set up a task force and I have given them terms of reference because this question is a standard question in every session here and I welcome that question but my hands are obviously tied up. It is not me who proposed this law. It was a law which has been here for ages and it has been respected by the Opposition when they were in government and by the present government. The task force which has been set up Mr. Chairman, includes the government functionaries, the Law Division's representatives, in terms of reference to examine the banking practice in the Banking Companies Ordinance, 1962 and any other law relating to the publication of defaulters list, No.1.

No. 2. whether such publication of list of loan defaulters will be in the largest public interest and what will be its impact on investment business and trade? No. 3. should a list of loan defaulters be for general or restricted information? No. 4. that the committee should recommend appropriate

amendments in the relevant laws in the context of findings in respect of a, b, c, which I have just explained.

Now, Mr. Chairman, this is voluntarily an act undertaken by me already but as I said, as of today the situation remains that the information cannot be divulged except on the occassion of the general elections. The honourable member who is the mover of this question has already tabled a bill here and it is with the standing committee. In fact, State Bank has already opposed and let me read what the State Bank said.

"The banks are to recover the loans under a legal duty when due and initiate legal recovery proceedings under the relevant laws on the basis of scrutiny and security documents held by them. The banks are neither permitted by banking norms nor by banking laws to resort to any other method to pressurise the loan defaulters. In these premises it does not seem appropriate to burden the Central Bank with a duty to damage the reputation of borrowers of banks who are in default.–"

(Voices: No. No.)

(interruption)

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Let me finish Iqbal Haider.

جناب والا! میں نے سٹیٹ بینک کا جواب عرض کیا ہے۔

And it is with the standing committee. I am not getting this reply today. It is already with the standing committee. On my own, as Finance Minister I have already set up a task force that they should go into details and give me a legal solution. I mean, if legally possible, I will be the first man to do it. I like this idea, I respect this idea but the legal infrastructure must be available to do this.

Syed Iqbal Haider: Sir, Section 13, sub-section (36) gives discretion to the Federal Government to release it anytime. No. 1. Secondly, legal lacuna or legal formality, I have already removed by moving an amendment whereby, it is not the discretion of the Federal Government but a mandatory duty of State Bank of Pakistan to publish a list with their annual report every year. Thirdly, it is most shameful and shocking for me that State Bank of Pakistan is destroying its integrity and credibility by saying the words that the prestige, honour and reputation of the defaulters would be at stake. The State Bank is not here to protect the honour of the " LOTERAS", State Bank is here to protect the treasury of the State and not to prevent the " LOTERAS " Sir this is a shocking reaction from the State Bank of Pakistan and I condemn the Governor for making these observations.

Mr. Chairman: Yes, Minister for Finance.

Mr. Mohammad Ishaq Dar: I think sir that legal requirements cannot be fulfilled by just moving something, it has not yet become law. I am sure, I don't have to teach law to the honourable Senator, he has moved that, let it be a law and obviously then it will be implemented. It is still a proposal, I don't know what is the ultimate bill.

Mr. Chairman: Mr. Raza Rabbani.

Mian Raza Rabbani: Sir with due respect I would like to state that according to me the honourable Minister is a contemnor of this House. You would recall sir that in the last Session, I had moved a privilege motion against the honourable Minister for a breech of privilege of this House, because when this question came up the last time, the honourable Minister made a categorical

assurance on the floor of the Senate and I attached the verbatim , the privilege motion was killed in your chamber, I attached the verbatim in which he said that "let the Opposition move a bill, amending this section and I will not oppose it." Accordingly a Private Members Bill in the National Assembly of Pakistan was moved by MNA Naveed Qamar of Hyderabad , of the Pakistan Peoples Party and the Parliamentary Secretary for Finance opposed that bill regardless of the assurance that was given by the Minister on the floor of the Senate. So according to me he has committed a breech of privilege of the Senate, he is a contemnor and it is a matter of record if you ask for the privilege motion which is on the record of the Senate, the verbatim and the assurance of the honourable Minister is there attached with that privilege motion. It is abundantly clear that this regime and this Minister is wanting to protect the House of Ittefaq and the House of Redco because in the State Bank list of top defaulters of this country which was issued in March, 1998. Either at No. 4 or No. 5, I do not remember exactly is the House of Ittefaq as the defaulters and at No.9 or No.10 again I do not remember correctly, is the House of Redco. So after this entire exercise, subsequently, honourable Senator Iqbal Haider has moved the bill and today it is a matter of shame that although this government talks about across the board accountability, talks about establishing a new culture where each and everybody is equal before the law yet those people, the Prime Minister who has admitted his default on television.....

جناب چیئرمین- یہ تقریر ہو رہی ہے کہ سوال ہو رہا ہے- سوال کیا ہے- سوال بھی تو کریں-

Mian Raza Rabbani: I asked the honourable Minister that "A" why did he resile from the assurance that he gave to the Senate, that he will not oppose

any legislation that comes for amendment to this bill and " B" is that is it not a fact that protection is being sought behind the skirt of this law to protect the Prime Minister and his family from embarrassment and from being proceeded against in law?

Mr. Chairman: O.k. Minister for Finance.

please صدر عباسی صاحب یہ غیر پارلیمانی الفاظ ہیں آپ تو کافی سینیئر ہو چکے ہیں۔ آپ ایک دوسرے کو تو نہ کہیں ' یہاں پر تو ماحول اچھا ہونا چاہیئے۔ پارلیمنٹ میں یہ ہوتا ہے کہ سختی بھی ہوتی ہے لیکن خوبصورتی کے ساتھ۔ ایک دوسرے کی بات سننی ہوتی ہے۔ پریس کانفرنس تو باہر بھی ہو جاتی ہے' گالی باہر بھی دی جا سکتی ہے۔ now you should be mature I think and the time has come that you should give up all these things. جی منسٹر فنانس۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین! میں نے جیسے عرض کیا ہے کہ my intention is very clear and I have already set up a task force. جہاں تک یہ جو فرمایا انہوں نے کہ bill move کیا ہے by the honourable Member in the National Assembly and the Parliamentary Secretary opposing it, I think after knowing all that progress , I had talked to him and thats why I set up a task force and the idea was, perhaps he might have opposed , may be on wording , may be due to lack of legal advice from the Law Division, but I have full intention that if we can overcome this legal hurdle then we should go ahead and start publishing this information. I see no reason why it can not be done. I can see exactly what was my wording in this House but on principle, if I am not committed to that understanding, I would not have set up this task force including the bankers and everybody. Secondly, to say that the whole process is to protect anybody is wrong. The honourable member is a law expert. He knows that as of today the information can not be divulged and the information on some other

questions, for example, this law suit and other things, without names has already been given today in some other questions as a reply to the question, but the names cannot be divulged , the suit number is there , the name of the court is there , the amount is there. So, as the law today does not permit so as soon as the changes take place then the question of protecting anybody would arise, I think , there should not be allegations without any substance,

جناب چیئرمین۔ جی

Mian Raza Rabbani: It is not allegation , it is substantive by fact and the point is that who will be Finance Minister trying to make a fool of by saying he is a contemn or of the Senate , when he says either he is unaware of how to run a ministry and he is use to of being Chartered Accountant of "Ittefaq" or he is trying to take the Senate again for a ride, because the procedure, according to the rules of procedure of the government is that when a Private Members Bill is moved , that bill is sent to the Cabinet and any summary that goes to Cabinet, whether the bill is to be opposed or the bill is to be supported, has the signatures and approval of the Minister. So he was well aware of the fact that his ministry is opposing this bill. How can he shift the burden on to the Parliamentary Secretary and say that the Parliamentary Secretary was not well advised. According to the rules of procedure of the Federal Government , no file pertaining to Cabinet matters in which the question of the bill is involed is to be taken up, is to be routed through the Parliamentary Secretary. So he was well aware of it. He made the assurance consciously on the floor of the House and he is a contemnor of this Senate.

Mr.Chairman: Yes. Minister for Finance.

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین عرض یہ ہے کہ جہاں تک بل کی بات ہے

it is the wording, yes, there some bill was moved and the میں نے clarify کیا ہے government is doing on its own this exercise and we are trying to ....

(interruption)

Mr.Mohammad Ishaq Dar: I hav not changed anything

(interruption)

Mr.Chairman: About the Question Hour you know the procedure.

اب اس پر debate تو نہیں ہو گی۔ انہوں نے جواب دیا ہے۔

میاں رضا ربانی۔ انہوں نے جھوٹ کیوں بولا ہے۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال جی Minister for Finance

میاں رضا ربانی ۔ یہ سینٹ ہے اتفاق ہاؤس نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Ok. Next question Hussain Shah Rashdi Sahib, Yes Minister for Finance.

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, I should be given opportunity to clarify.

Mr.Chairman: Yes, clarify.

Mian Raza Rabbani: What clarification.

Mr.Chairman: Yes. Minister for Finance.

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, whatever I said earlier I repeat that it was a matter of wording , I never said that I was not aware that what and why you are moving ...

Mian Raza Rabbani: You said that the Parliamentary Secretary......

جناب چیئرمین۔ ان کو بات کرنے دیں۔ ایک بات ختم نہیں ہوتی رضا ربانی صاحب

آپ مداخلت کر دیتے ہیں۔

میاں رضا ربانی۔ جناب جو آدمی assurance floor پہ دے کر اب مکر جائے اس کی کیا بات سننی ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ ان کی بات سن لیں if you disagree with that there is a procedure by which you can bring it up یہ debate تو نہیں ہوتی۔

میاں رضا ربانی۔ پھر آپ نے کیوں kill کیا Privilege Motion

جناب چیئرمین۔ بھائی کوئی وجہ تو ہوگی تو kill کیا ہے میں نے if you feel I have worngly killed it, you come and see me and I agree اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے۔ If you feel that I have done a wrong act come and see me I will re-examine it جی جناب۔

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, I think it is a matter of great regret , the honourable member keeps telling lie in this House that I have ever been Chartered Accountant of Ittefaq. I have never been Chartered Accountant of Ittefaq.

Mr. Raza Rabbani: Sir, it is on the record, it only shows how flabbergasted he is and how he is at a lack of words. It only exposes the hollowness of his stand.

Mr. Chairman: Please Raza Sahib, let him complete his statement. Yes.

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, I think more than once this has been stated in this House. It is an established fact that all professional bodies have the complete movement of its members. I think, as the member of the Institute of Chartered Accountant in England and I think as the member of the Chartered Accountant of Pakistan, my entire career movements are recorded there,

those can not be changed in England or in Pakistan. It is a matter of great regret, if I had ever been Chartered Accountant to Ittefaq, I would have happily accepted it, afterall Itefaq is not an Israeli Firm in this country, they are Pakistani company who have contributed billions of rupees to exchequer. So, what is the harm if I had been employee, Adviser, Accountant, Chartered Accountant, Auditor of it, I think, I should have the privilege of it if this is a fact but I must clarify something which is untrue, something which is a lie, something which is totally wrong , something which is a big lie . I must put the record straight, I have never been engaged in any professional capacity-; Auditor, Accountant, Chartered Accountant, any other Manager, General Manager, I have never been involved. Anybody who does anything in this country whether he is President, whether he is Finance Minister , whether he is Attorney-General or someone else, he is always rated that he or she is an ex-employee of Ittefaq, I think, it is not fair sir. They are professionals and they should also deal the things with professionalism.

Mr. Chairman: Yes, Piracha Sahib.

جناب احسان الحق پراچہ- جناب چیئرمین ! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ سٹیٹ کی جو قانونی پابندیاں ہیں اس کے باوجود کیا وزیر خزانہ فنانس کمیٹی کے لئے اہتمام کریں گے کہ جو لسٹ ہے اسے اس کے سامنے پیش کیا جائے۔

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Sir, under the present laws

میں نے explain کیا ہے

As soon as the law is amended, it can be done. If the law is restricted for the Houses , for the Standing Committees , whatever the scope is given that will be made available.

جناب چیئرمین- قانون کے مطابق ہو گا۔ اگلا سوال حسین راشدی صاحب نمبر 18-

18. ***Mr. Hussain Shah Rashdi:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that roofs of most of "E" type quarters in street No. 24 G-6, Islamabad had been repaired; and

(b) whether it is also a fact that the roof of quarter No. 638-E of that street has not been repaired, if so, its reasons and the time by which it will be repaired;

(c) when the roof of quarter No. 638-E G-6/2 Lal Quarter will be repaired by tarkoal, pan stone and then tarkoal and thereafter the distumpering will be carried out?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) Yes.

(b) Yes, However, it is due to the occupants's insisting on complete treatment of his quarter and not roof alone that the said work is held up.

Mr. Chairman: Supplementary question.

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب والا! جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ کوارٹر والے نے کہا تھا کہ مکمل repair کروا دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب کو اس کی وزارت نے صحیح جواب نہیں دیا ہے ۔ جہاں تک کوارٹر کا تعلق ہے وہ پورا کوارٹر خستہ حال میں ہے ' اس کی دیواریں اور اس کی چھت leak کر رہی ہے ' دیواروں کا پلاسٹر گر رہا ہے اور فقط چھت کی مرمت کریں گے تو دیوار گر جائے گی۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ اس کی مکمل مرمت کب تک کروا دیں گے۔

Mr. Chairman: Minister on behalf of Cabinet Division.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! میری اطلاع کے مطابق صورتحال یہ ہے کہ چھت کی مرمت کے ساتھ ان کی مشکلات کو دور کیا جا سکتا ہے اور باقی جگہ پہ بھی یہ E-type

جتنے quarters ہیں ان کی چھتوں میں جہاں بھی کوئی ایسی leakage تھی جو بارش کے پانی کے وقت تھی ان سب کی مرمت کی گئی ہے اور اب جو لوگوں کو مشکل تھی وہ دور ہو گئی ہے۔ یہاں بھی سی ڈے اے اس کی مرمت کرنا چاہتا ہے لیکن occupant کہتے ہیں کہ اس کی complete treatment ہو اس کی ساری مرمت ہو جس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت ضرورت جتنی ہے اس کے لئے سی ڈی اے کام کرنے کے لئے تیار ہے اگر وہ بالکل مکمل چاہتے ہیں کہ ہر طرح کی مرمت ہو جس کی ابھی ضرورت نہیں بھی ہے تو اس کے لئے پھر انتظار کرنا پڑے گا جب funds available ہوں گے تو پھر مکمل مرمت کی جائے گی۔ اگر وہ چھت کی مرمت کروانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے fund available ہے اور اگر وہ کروانا چاہیں تو میں ابھی ان کو حکم دیتا ہوں وہ انشاء اللہ کل سے ہی مرمت شروع کر دیں گے۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے جیسے پہلے وزیر صاحب کو گزارش کی تھی کہ منسٹری نے ان کو صحیح اطلاع نہیں دی ہے ۔ اس کوارٹر حالت بہت خستہ ہے اور فقط roof کی مرمت سے اس کا کام نہیں چلے گا۔ لہٰذا میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ ہدایات جاری کریں کہ جو ضروری کام ہو وہ کر دیں۔

جناب چیئرمین : جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جناب چیئرمین! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ میری اطلاع کے مطابق ضروری کام اس وقت چھت کی مرمت ہے۔

جناب چیئرمین : چلیں وہ تو شروع کریں ناں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : اس کو ہم شروع کرتے ہیں لیکن وہ accupant نہیں کرنے دیتے۔ آپ کا اگر ان سے رابطہ ہے تو آپ ان کو فرمائیں کہ وہ CDA کے ساتھ تعاون کریں۔ ہم اس کی مرمت کرواتے ہیں اور باقی کوئی چیز رہ گئی تو پھر انشاء اللہ جونہی funds available ہوں گے باقی کام بھی ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین : راشدی صاحب، آپ کا تعاون اگر جاری رہا تو یہ ٹھیک ہو جائے گا۔ انہیں کہیں کہ چھت شروع کرا دیں باقی ہم زور لگاتے رہیں گے۔

جناب حسین شاہ راشدی: جناب چیئرمین! اس کی دیواریں کمزور ہیں۔ جیسے جسم بھاری ہو اور ٹانگیں کمزور ہوں۔

جناب چیئرمین: انہیں کہیں کہ چھت شروع کرادیں باقی بھی ٹھیک ہو جائے گا۔

Next question is No. 19, Aftab Ahmed Sheikh Sahib on his behalf, answer taken as read.

19. ***Mr. Aftab Ahmed Sheikh:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs pleased to state whether audit of Accounts of the Office of the Auditor General of Pakistan was ever conducted as required under clause 12 of the Audit and Accounts Order, 1973, if so, the period upto which audit has been conducted and if not, its reasons?

Mr. Mohammad Ishaq Dar: No. Para 12 makes it obligatory for the Auditor General to produce all books and other documents relating thereto, if and when the President appoints an officer to conduct audit sanctions to expenditure accorded by the Auditor General. A proposal to seek approval of the President of Pakistan for appointment of an independent officer to conduct the audit of the Pakistan Audit Department is under consideration.

Mr. Chairman: Any supplementary question?No question. O.K. Next question is No. 20, Aftab Ahmed Sheikh Sahib on his behalf, answer taken as read.

20. ***Mr. Aftab Ahmed Sheikh:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs pleased to state:

(a) the period for which audit of Income Generator Project for refugee Areas (IGPRA) was conducted;

(b) the amount of audit fee charged from the organization;

(c) the amount of the said fee deposited in the exchequer; and

(d) the amount of that fee utilized deparmentally?

Mr. Mohammad Ishaq Dar: (a) 1988-89 to 1996-97.

(b) No audit fee was received from the Project. However, logistic support was provided to the office of Director General (Audit) in the form of vehicles, computers, air conditioners, photocopiers, fax machines, stationery, furniture and fixture etc. Proper record of each and every item has been maintained by that office.

(c) Nil.

(d) Nil.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

جناب رفیق احمد شیخ، جناب چیئرمین! یہ C اور D کے بارے میں انہوں نے Nil لکھا ہے۔ تو اس سے واقعی ان کی مراد یہ ہے کہ واقعی کوئی فیس deposit نہیں کرائی گئی تھی یا ان کے علم میں نہیں ہے۔

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, it is a factual thing.

کہ آڈیٹر جنرل نے یہ آڈٹ جو کیا ہے۔ یہ foreign refugees related جتنے پراجیکٹس ہیں ۱۰ سال کے لئے بلکہ ۹ سال ابھی ہوئے ہیں کیونکہ ۹۸، ۱۹۹۷ ابھی مکمل نہیں ہوا ہے۔ اس میں کوئی فیس لی نہیں گئی ہے۔

میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! میں آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ فرنٹیئر پوسٹ کے جو آفریدی صاحب ہیں اس کے بارے میں پریس نے واک آؤٹ کیا ہے۔

جناب چیئرمین، تو آپ منا کر لائیں۔

میاں رضا ربانی، وزیر صاحب منائیں گے اور یہ بھی بتایا جائے کہ ان کو کیوں arrest کیا گیا ہے۔ اس حکومت کا جو attitude پریس کے ساتھ ہے وہ تو خیر سب کو علم ہے کہ کس طرح وہ انہیں crush کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کوشش کریں کہ مان جائیں۔

میاں رضا ربانی، راجہ صاحب اگر جائیں۔

جناب چیئرمین ، جی جناب وزیر خزانہ۔

جناب محمد اسحاق ڈار، جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ معزز ممبر نے پوچھا کہ آیا amount لیا گیا یا نہیں لیا گیا۔ بالکل amount ان سے نہیں لیا گیا۔ ۸۹ '۱۹۸۸ء سے لیکر ۹' ۱۹۹۶ء تک ۹ سال کے آڈٹ ہوئے ہیں۔ دسویں سال کا ابھی مکمل نہیں ہوا ۔ یہ تمام آڈٹ جو ہے وہ آڈیٹر جنرل ڈیپارٹمنٹ نے free کیا ہے اور اس میں انہوں نے logistic support لی ہے۔ That is properly funded for the books of Auditor General لیکن physically فیس نہیں لی گئی ہے اس لئے جمع بھی نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین ، O.K جی Next question is No.21, Taj Haider Sahib,

21. ***Mr. Taj Haider**: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to Senate starred question No. 83 replied on 19th February, 1999 and state:

(a) whether it is a fact that air-conditioners provided to Directors and Assistant Auditor General in the office of the Auditor General of Pakistan have not been included in the lists of air-conditioners, if so, its reasons; and

(b) the details of the air-conditioners which have not been mentioned in the lists?

Mr. Mohammad Ishaq Dar: (a) Senate Question No. 83 called for information regarding purchase of air conditioners by the office of the Auditor General of Pakistan during the last 10 years and the requisite information was provided accordingly Details of air conditioners purchased prior to 10 years was not asked for. This office was shifted from Lahore to Islamabad in 1994 and the old air conditioners were also shifted from Lahore to Islamabad and installed in rooms having computer and other office equipment for which air conditioning is essential.

The list of offices where these air conditioners are installed is given below in part (b).

(b) 1. Director- General (R&D).

2. Director (Administration)

3. Director (Establishment)

4. Director (Budget)

5. Asstt. Ar:, Gl. (Personnel)

6. Director (CGA)

7. Director (PIFRA)

8. Deputy Director (PIFRA)

9. Asstt. Ar. Gl. (Rgulations)

10. Asstt. Ar. Gl. (Govt. Audit)

11. Asstt. Ar. Gl. (Inspection)

12. Asstt. Ar. Gl. (CA&E)

13. Asstt. Ar. Gl. (CA&E)

14. 16 air conditioners are installed in various staff rooms where computer and other office equipment in installed.

Mr. Chairman: No supplementary question. Next question is No. 22. Taj Haider Sahib.

22. *Mr. Taj Haider: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Director General Federal Audit charges fee for conducting local audit of autonomous bodies;

(b) the names of autonomous bodies the accounts of which were

audited during last 10 fiscal years indicating also the audit fee charged from each; and

(c) the amount of the said fee not deposited in the exchequer and utilized departmentally?

Mr. Mohammad Ishaq Dar: (a) No.

(b) The list of Autnomous Bodies audited during the Ist ten fiscal years is at Annext-I. No fee was charged for the said audit.

(c) · No applicable.

Annex-I

LIST OF AUTONOMOUS BODIES AUDITED DURING LAST TEN YEARS

1987-88 TO 1996-97

1987-88

1. Pakistan Atomic Energy Commission
2. Performance Audit Report on Malam Jaba Resort Ltd.
3. Pakistan Mint
4. National Serving Centre, Rawalpindi
5. Joint Venture Project (National Engineering Service Pakistan, Pvt. Ltd.)
6. Geological Survey of Pakistan
7. Hydrocarbon Development Institute of Pakistan
8. Performance Audit Report on Bio-Gas Development Project
9. Performance Audit Report on Development of Solar Energy
10. Performance Audit Report on Contracepotive Requirements and Distribution

11. Performance Audit Report on Social Marketing of Contraceptives in Pakistan

1988-89

12. National College of Arts

13. University Grants Commission

14. Central Drug Laboratory

15. Pakistan Council for Research in Water Resources

1989-90

16. Export Marketing Development Fund

17. Pakistan Atomic Energy Commission

19. Central National Saving Centre

20. Pakistan Mint

21. Project Director Gadoon Amazai Development

22. Workers Walfare Fund

23. Evacuee Trust Property Board

24. Pakistan Council for Science and Technology

25. Technological Information Centre

26. Pakistan Administrative Staff College, Lahore

27. Literacy & Mass Education Commission

28. Pakistan Agriculture Research Council

29. National Agriculture Research Council

30. Pakistan Institute of Medical Sciences

31. Pakistan Medical Research Council, Karachi

32. Sheikh Zayed Hospital, Lahore

33. National Institute of Health

34. Export Process Zone Authority, Karachi

35. Central Testing Laboratories, Karachi

1990-91

36. Abandoned Properties Organization

37. Export Marketing Development Fund

38. Allama Iqbal Open University

39. National Agriculture Research Council

40. Performance Audit Report on Barani Agriculture Research and Development

41. Performance Audit Report on National Tea Research Station Mansehra

42. Office of the Project Director, Ayub Medical College and Hospital, Abbottabad

43. Distt. Dir Development Project

44. Hydrocarbon Development Institute of Pakistan

45. Eavuee Trust Properties, Karachi

46. National Institute of Power

47. Pakistan Council for Science and Technology

48. Pakistan Council for Scientific & Industrial Research, Lahore

1991-92

49. Pakistan Atomic Energy Commission, Islamabad

50. Pakistan Atomic Energy Commission, Lahore

51. Nuclear Medicine Oncology & Radiotherapy Institute, Islamabad

52. Institute of Islamic Culture, Lahore

53. University of Azad Jammu & Kashmir

54. University Grants Commission, Karachi

55. South Asian Study Centre, Lahore

56. National Technical Teaching Centre, Islamabad

57. National Saving Centre, Faisalabad

58. Pakistan Agriculture Research Council, Islamabad

59. Honeybee Research Programme and Pakistan German

60. Childern Hospital, PIMS, Islamabad

61. Project Director Ayub Medical College and Hospital Coplex, Abbottabad

62. Human Diploid Cell

63. Rabies Vaccine Production Laboratory, NIH Islamabad

64. Metal Industries Research & Development Centre, Islamabad

65. Project Director Gadoon Amazai Area Development Project, Topi

66. Drug Abuse Prevention Resources Centre, Islamabad

67. Council for Scientific and Industrial Research Laboratories, Lahore

68. National Health Research Complex, Sheikh Zayed Hopital, Lahore

69. National Institute of Electronic Islamabad

1992-93

70. National Institute of Public Administration

71. Pakistan Atomic Energy Commission

72. Pakistan Sports Board

73. Pakistan National Council of Arts

74. Iqbal Academy

75. Peshawar University

76. Academy of Education Planning & Management

77. Institute of Islamic Culture

78. Urdu Secience Board

79. National Teachers Technical Training Project

80. Pakistan Academy of Letters

81. Islamabad Model College for Boys

82. Bahauddin Zikrya University

83. Pakistan Study Centre

84. Corporate Law Authority

85. Pakistan Agriculture Research Council

86. Pakistan Institute of Medical Sciences

87. Sheikh Zayed Hospital

88. Ayub Medical College

89. Institute of Cardio Vascular Diseases, Karachi

90. Kola Dhaka Development Project

91. Project Director Gadoon Amazai

92. Worker Welfare Fund

93. National Training Bureau

94. Hydrocarbon Development Institute

1993-94

95. National Hijra Council

96. Pakistan Atomic Energy Commission

97. Pakistan Packaging Institute, Karachi

98. Allama Iqbal Open University, Islamabad

99. University Grants Commission, Islamabad

100. Quaid-e-Azam University, Islamabad

101. Girls Primary Education Development Project

102. National Zakat Foundation

103. National Agriculture Research Council

104. Pakistan Agriculture Research Council

105. Port Qasim, Karachi

106. Pakistan Institute of Medical Seciences

107. Central Testing Laboratories

108. National Vocational Training Project

109. Performance Audit on National Zakat Foundation

1994-95

110. National Hijra Council

111. National Institute of Agriculture and Biology

112. Pakistan Atomic Energy Commission

113. Pakistan Sports Board

114. National Technical Teaching College

115. National Education Council

116. Pakistan Academy of Letters

117. National Book Council, Lahore

118. Polytechnic Instittute for Women

119. Applied Economic Reaearch Development Centre, Karachi University

120. National Institute Of Health, Islamabad

121. Pakistan Instutute of Medical Sciences

122. National Housing Authority, Islamabad

123. National Saving Centre, Islamabad

124. Leather Product Development Centre, Karachi

125. Project Director Gadoon Amazai, Area Development NWFP

126. Worker Welfare Board, NWFP

127. Evacuees Trust Property Board Punjab

128. Hydrocarbon Development Institute, Karachi

129. Geological Survey of Pakistan, Quetta

130. National Health Research Complex, Lahore

131. Pakistan Council for Scientific & Industrial Research, Islamabad

132. National Physical Standard Laboratories, Islamabad

133. National Institute of Oceanography, Karachi

1995-96

134. National Hijra Council

135. Sheikh Zayed Hospital

136. SUPARCO

137. National Inistitute of Public Aministration

138. Pakistan Sports Board

140. Nai Roshni School Porject

141. National Commission of UNESCO

142. National Education Training Commission

143. Federal Board of Intermediate & Secondary Education

144. National Institute of Population Study

145. Pakistan Agriculture & Research Council

146. Pakistan Institute of Medical Sciences

147. Pakistan Medical & Research Council

148. National Institute of Health

149. Export Advisory Cell

150. Pakistan Council for Scientific & Industrial Research

151. National Institute of Silicon Technology

152. Performance Audit of Hajj Foundation

1996-97

153. Abandoned Property Organization

154. SUPARCO

155. Pakistan Institute of Nuclear & Technology

156. National Tariff Commission

157. Pakistan Packaging Institute

158. Pakistan Sports Board

159. University Grants Commission

160. Pakistan Academy of Letters

161. Govt. Poly Technical Institute for Women

162. National Council of Arts

163. National Education Equipment Centre

164. National Centre of Exellence in Geology

165. Pakistan Mint

166. Pakistan Agriculture Research Council

167. Naitonal Institute of Health

168. Pakistan Institute of Medical Sciences

169. Pakistan Institute of Cardio Vascular Diseases

170. Jinnah Postgraduate Medical Centre

171. National Housing Authority

173. Worker Welfare Board

174. Evacuee Trust Property

175. Pakistan Medical Research Council

176. National Institute of Electronic

177. National Physical Standard Laboratories, Islamabad

Mr. Chairman: No supplementary question. Next question is No.23. Ilyas Ahmed Bilour Sahib.

23. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether loans for the revival of yellow cab scheme are offered by authorised banks; and

(b) whether these banks have been consulted and their consent has been obtained in this regard?

Mr. Mohammad Ishaq Dar: (a) No.

(b) The Banks are being consulted in formulation of the proposed public transport scheme.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب چیئرمین! بلور صاحب نے وزیر خزانہ صاحب سے yellow cab scheme کے بارے میں پوچھا ہے۔ کہ کیا حکومت اس سکیم کو revive کر رہی ہے۔ اس میں جواب دیا گیا ہے کہ yellow cab scheme کے جو loans ہیں ان کے بارے میں ابھی تک authorised banks سے بات نہیں ہوئی ہے۔ لیکن آگے چل کر کہا جا رہا ہے کہ The banks are being consulted in formulation of the proposed public transport scheme. جناب میں وزیر خزانہ صاحب سے کچھ کہنا بھی چاہوں گا اور پوچھنا بھی چاہوں گا کہ مسلم لیگ کی پچھلی حکومت میں یہ سکیم شروع کی گئی جس کے اندر اندازہ یہ ہے کہ nationalised commercial banks نیشنل بنک، حبیب بنک اور یو بی ایل ان کی طرف سے جو contributions ہوئی loans کی مد میں تقریباً کوئی ۲۰، ۲۵ ارب روپیہ اس سکیم میں پھنس گیا۔ تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ایک سکیم ہے جس نے already contribute کیا ان بنکوں کا بھٹہ بٹھانے میں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ذاتی شہرت کی خاطر کیوں دوبارہ اس چیز کو شروع کر رہے ہیں۔ جس میں پہلے بھی پبلک فنڈز ضائع ہو چکے ہیں۔ جس سے ان بنکوں کی پوزیشن خراب ہوئی ہے۔

جناب محمد اسحاق ڈار، جناب چیئرمین! ایک تو یہ کہ جیسے سوال (a) کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ revival of Yellow Cab scheme کے لئے کسی قسم کے loans allocate نہیں ہوئے ہیں اور نہ ہی دیئے جا رہے ہیں۔ جہاں تک honourable member نے public transport scheme کا بتایا' it is an established fact, sir, کہ میں یا دوسرے لوگ who are privileged to be here, they might not have any public transport problem, but the problem exists not only for the study of Pakistan authorities, but for the international studies, the World Bank and other people have estimated something like 21,000 buses are short in the entire Pakistan. If you work out the number of population, people who do not own their transport and the transport should be there.

یہ بھی دیکھتے ہوں گے، ہم بھی دیکھتے ہیں کہ چھوٹی چھوٹی ویگنیں ہوتی ہیں' بارہ بندوں کے لئے ویگن ہوتی ہے' اس میں بیس بندے گھسے ہوتے ہیں اور یہی بسوں کا حال ہوتا ہے۔

Sir, this scheme is not the repetition of the previous scheme. No.2, it is not a scheme where the banks will be directed

it will be free from any political influence, No.1. It will not be کہ کس کو لون دینا ہے

اور جو بھی based on the imported cabs like last time, it has to be the local industry

A capacity will be ۔ بنتی نہیں میں پاکستان بسیں چونکہ ۔ بنیں میں پاکستان vehicles

It will be an independent transport scheme in ۔ ہیں کتنی کی پاکستان کہ established

اور ابھی اس کی order to ease out the existing pressure on the public transport.

آ رہی ہیں' temporary and transitional reports جتنی بھی ہو رہی ہے۔یہ professional study sir, they are based on guess work, they are not true in the press, nothing has been finalised and the SAMIDA has been authorised to carry out a professional study, discuss with the bankers and then come out with that scheme , once it is announced, it will be seen

کہ ہمارے ساتھیوں کو اس میں کوئی گلہ شکوہ نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: جی خدائے نور صاحب۔

جناب خدائے نور: جناب میرا سوال اسی سے متعلق ہے۔ جیسا کہ ابھی کہا گیا ہے کہ پچھلی دفعہ کی جو اسکیمیں تھیں ان پر اربوں روپے ضائع ہوگیا ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس وقت جو loans دیئے گئے تھے Yellow Cab کے سلسلے میں، ان میں سے کتنی recovery ہوئی ہے۔ دوسری بات جو میری شنید میں آئی ہے کہ بہت سے defaulters ہیں اور بہت سی گاڑیاں پولیس نے اپنے قبضے میں لے رکھی ہیں، وہ تھانوں میں بند ہیں، بلکہ یہاں تک معلوم ہوا ہے کہ پولیس ان کو استعمال بھی کر رہی ہے۔ آیا وہ گاڑیاں جو defaulters کی وہاں بند ہیں، ان کو نیلام کردیا جائے گا تاکہ ان سے وہ رقم وصول کی جائے یا وہیں پولیس کے قبضے میں ویسے ہی رہیں گی اور پولیس والے ان کو چلاتے رہیں گے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے recovery کتنی کی ہے اور کتنے بقایا جات ہیں اس سلسلے میں اب تک۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Finance.

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! میرے پاس statistics تو نہیں ہیں اس وقت کیونکہ سوال کچھ اور تھا۔ اگر یہ کہیں تو میں ساری information collect کر کے ان کو دے سکتا ہوں۔ جہاں تک سوال ہے ان کا کہ گاڑیاں پولیس کے قبضے میں ہیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر بنکوں کو ان کے پیسے نہیں دیئے گئے تو they are authorised to get the vehicle confiscated, sell it and revover their loans. تو مجھے اگر نیا سوال دے دیں تو میں ساری information سارے بنکوں سے اکٹھی کرکے پیش کردوں گا۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے جناب کہ یہ ماضی میں جو Yellow Cab کا سلسلہ رہا، اس میں یہ جو اجارہ دار ہیں، سرمایہ دار ہیں، یہ کیا کرتے ہیں کہ سینکڑوں کی تعداد میں اپنی بڑی بڑی مرسڈیز کاریں اور بڑی بڑی بسیں لے لیتے ہیں۔ نام غریب کا ہوتا ہے۔ واقعی اگر غریب تک یہ قرضہ چلا جائے تو یہ بری بات نہیں ہے، یہ ایک اچھی بات ہے کہ ان کو روز گار ملے گا لیکن ماضی کا جو تجربہ ہے اس میں زیادہ تر سرمایہ دار لوگ ہیں جنہوں نے ان کو لے کر dump کیا۔ اس کے بعد وہ سلسلہ چلاتے رہتے ہیں، اور اجارہ داریاں قائم

کرتے ہیں۔ کیا آپ امیروں کو فائدہ دینا چاہتے ہیں؟ کیا آپ ان کے کاروبار کو بڑھانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ واقعی غریبوں کو عام آدمی، عام شہری کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں روزگار کے حوالے سے تو پھر یہ ایک ضمانت دیں اس معزز ایوان میں کہ یہ صرف غریبوں کو ملے گا، جن بدبختوں کے پاس روٹی بھی نہیں ہے کھانے کے لئے، جن کے پاس کوئی روزگار نہیں ہے، پھر تو بات سمجھ میں آتی ہے لیکن اگر موٹے، تازے اور ارب پتی، کروڑ پتی ان سے فائدہ اٹھائیں تو پھر غریب کو کیا فائدہ ہوگا۔

جناب چیئرمین : جی وزیر خزانہ صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار : جناب چیئرمین، جہاں تک کاروں کا تعلق ہے وہ definitely import کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ میری گزارش یہ ہے معزز ممبر کو کہ ٹرانسپورٹ سکیم Ministry of Communication جب finalise کرے تو اس کو یہ دیکھ لیں کہ اس میں کوئی changes یا کوئی ایسی checks and balances کی ضرورت ہے کہ نہیں۔ ابھی کوئی ٹرانسپورٹ سکیم مکمل نہیں ہوئی نہ اس کو present کیا گیا ہے۔ نہ ابھی ان کی clearance ہوئی ہے، ابھی اس کو وہ بنا رہے ہیں۔ ایک دفعہ سکیم مکمل ہو جائے تو معزز ممبر اس کو دیکھ لیں اگر اس میں کوئی تبدیلیاں وہ propose کریں تو Ministry of Communication کو I will convey the detail.

جناب چیئرمین : جی عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ : جناب ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ییلو کیب سکیم دوبارہ شروع نہیں کی جا رہی تو آیا یہ contradiction نہیں ہے۔ میری نظر سے تو کم از کم پرائم منسٹر صاحب کا دو دفعہ یہ بیان گزرا ہے۔ دو دفعہ انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ ییلو کیب سکیم ہم دوبارہ شروع کر رہے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ منسٹر صاحب کو شاید انفارمیشن پوری نہیں ہے جیسے کہ پرائم منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ مختلف جگہوں پر تھانوں میں بھی اور بنکس کے پاس بھی ہزاروں کی تعداد میں گاڑیاں کھڑی ہیں جو کہ ضائع ہو رہی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ حکومت کے پاس کوئی ایسی سکیم ہے کہ ان گاڑیوں کو جو کہ default میں ہیں، اس وقت ان کو یہ عوام کے لئے offer کریں۔ اور یہ بھی کہ پرائم منسٹر صاحب نے تو کم از کم دو دفعہ یہ بات کہی ہے۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار : جناب چیئرمین' جہاں تک پرائم منسٹر کی statement کا تعلق ہے یہ حضرات بنیادی طور پر پبلک ٹرانسپورٹ کا نام جو مرضی رکھ دیں ییلو' گرین whatever لیکن what the Prime Minister meant was the Public Transport Scheme اس پر کام ہو رہا ہے اور جیساکہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اس کو ابھی تک پبلک نہیں کیا گیا ہے' اس پر عملدرآمد نہیں شروع ہوا ہے۔ اور فائنل اس پر منسٹری آف مواصلات work کر رہی ہے۔ جونہی یہ سکیم تیار ہو جائے گی تب اس کو سامنےلایا جائے گا۔ جہاں تک گاڑیاں جو ضبط ہوئی ہیں ان کا تعلق ہے' جو بنکوں کے پاس کھڑی ہیں انہوں نے اس کی import کے لئے پیسے دیئے ہونگے اور وہ ان بنکوں کی property ہے ان کو چاہیئے کہ وہ ان کو dispose of کریں through auction یا جو بھی transparent طریقہ ہے اور اپنے loan recover کریں۔ اگر ان کے لئے کوئی definite proposal ہے تو وہ مجھے دے دیں میں بنک کو پہنچا دوں گا۔

جناب چیئرمین : جی اعتزاز احسن صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن : جناب چیئرمین! میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ جو سکیم تھی اس میں بنیادی طور پر اور مختصراً پانچ بہت بڑی خامیاں تھیں۔ پہلی یہ تھی کہ debt اور equity کا ratio تھا وہ ratio 90/10 تھا یعنی 10 فیصد' قرضہ لینے والا جمع کراتا تھا اور 90% کار کی قیمت بنک جمع کراتا تھا۔ دوسرا سیکورٹی ایک wasting asset تھی وہی کار جو کہ چل بھی رہی ہے بنک کا سود بڑھ رہا ہے اور اس کی قیمت اور value جو ہے وہ گر رہی ہے۔ تیسرا identification کا کوئی طریقہ کار نہیں رکھا گیا تھا۔ I. D. کارڈ دو اس کو' چاہے جعلی بنایا گیا ہو۔ بریٹو روڈ کی ایک یو بی ایل کی برانچ سے 1140 میں سے 1120 جعلی نام تھے جو ساری کاریں افغانستان جا چکی ہیں۔

چوتھا یہ تھا کہ collective import کی انہوں نے اجازت دے دی تھی۔ ورنہ مقصد یہ تھا کہ بنک اور خریدار کا تعلق اور رشتہ رہے انہوں نے بنک اور آجر کا رشتہ بنا دیا جو collective import کے ذریعے جہاز کے جہاز' پانچ ہزار گاڑیاں ایک جہاز پر آئیں۔ اس collective import کے ساتھ' big import کے ساتھ اس میں سارا big business نے فائدہ اٹھایا۔

پانچواں جو بڑا نقص اس میں تھا کہ وہ ساری سکیم base کرتی تھی on a Sharif Daewoo partnership, Daewoo ایک کمپنی ہے جس کو ہر جگہ پاکستان میں، موٹر وے میں Daewoo آگئی، ٹرانسپورٹ میں Daewoo آگئی، بسیں Daewoo کی چل رہی ہیں۔ کاریں Daewoo کی ساری ٹیکسی سکیم Daewoo کی ہوئی۔ اگر یہ بتا سکیں اور پتہ کریں کہ کتنی گاڑیاں بھیجی ڈائیو Yellow Cab Scheme میں جو ان کی کھٹارہ ہو چکی تھیں جو دنیا میں بکتی نہیں تھیں۔ ٹیوٹا یا نسان کا کوئی مقابلہ Daewoo نہیں کر سکتی۔ انہوں نے اٹھائیں اور یہ ادھر سے کر آگئے اور یہ سب ختم ہوگئی۔ پانچ میں نے ان کو اس کے مضر پہلو بتائے ہیں کیا کوئی انہوں نے سٹڈی کی ہے کہ جو یہ بتا سکیں کہ اب جو بھی سکیم یہ بنائیں گے ان میں یہ ناقص اور کرپشن کو پیدا کرنے کے جو پہلو ہیں وہ اس میں نہیں رکھے جائیں گے۔

جناب چیئرمین، وزیر برائے فنانس۔

جناب محمد اسحاق ڈار، ویسے تو Minister of Communication بھی ہیں، منسٹری آف کمیونیکیشن کا یہ subject ہے لیکن یہ جو ٹرانسپورٹ کی سکیم ہے جیسے میں نے عرض کیا کہ یہ ابھی بن جائے---- جیسے honourable Member نے کہا کہ debt equity ratio کچھ مناسب نہیں تھی۔ ایک چیز انہوں نے miss کی وہ میں add کر دیتا ہوں مارک اپ بھی اس میں مناسب نہیں تھا۔ It has to be a commercially viable proposition and banks should not be forced کہ وہ ضرور دیں it should be transparent and all the people should have an equal chance under that scheme that if they qualify, they should go and get that, yellow cab ہو، رکشا ہو، بس ہو یا ویگن ہو، جو بھی ہو۔ جناب جونہی یہ سکیم مکمل ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد سکیم کو study کیا جا سکتا ہے اور اگر اس میں کوئی lacunas ہوں تو ان کو دور کیا جا سکتا ہے۔ لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ جو چیز locally بنتی ہے اس کو ہمیں import کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ I have given my views to the Ministry of Communications categorically اور خاص طور پر جو کاریں ہیں۔ ہماری local industry underutilized ہے۔ کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ہم imported کاروں کے لئے کوئی بھی scheme جاری کریں that should not be allowed and Minister for Communications

knows very well my view on this.

Mr. Chairman: So, I am sure that the Minister for Communications has noted these points

اور جب بھی آپ سکیم بنائیں تو ان suggestions کو زیر غور رکھیں جو انہوں نے دی ہیں۔

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, if you want to have a debate tomorrow I can brief on it.

جناب چیئرمین: نہیں، بات ختم ہو گئی ہے - جب آئے گی تب۔ جی جناب حاجی گل آفریدی صاحب۔ آپ حج کر کے آئے ہیں۔

حاجی گل آفریدی: جی جناب۔

جناب چیئرمین: مبارک ہو آپ کو۔ نظر آ رہا ہے۔

حاجی گل آفریدی: شکریہ جناب۔ خدا کرے کہ سبھی ایک ساتھ حج پر جائیں۔

جناب چیئرمین: دیکھیں جی، چہرے سے نظر آ رہا ہے کہ حج کر کے آئے ہیں۔

حاجی گل آفریدی: یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے - میں ان سب بھائیوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ کرے اگلے سال سارے ایک ساتھ جائیں اور ایک ہی بس میں جائیں۔

جناب چیئرمین: انشاء اللہ۔

حاجی گل آفریدی: سب کا خرچہ مجھ پر۔ جناب چیئرمین صاحب ! بہت شکریہ - میرے خیال میں اس ایوان سے ایک میں، دوسرے قاسم شاہ صاحب اور تیسرے میر نبی بخش ڈومکی تھے ہم تین بندے تھے۔ راجہ ظفر الحق صاحب ہمارے Chief تھے۔ انہوں نے ہماری بہت خدمت کی۔ اچھے ائیر کنڈیشنڈ خیمے دئیے تھے۔ راجہ صاحب سارے پاکستانیوں کی خدمت کرتے تھے - سارے پاکستانیوں کو ائیر کنڈیشنڈ خیمے ملے تھے۔ میرے خیال میں کوئی ایسا بندہ نہیں تھا جو یہ کہے کہ ہمیں پانی نہیں ملتا تھا یا ہمارا خیمہ ائیر کنڈیشنڈ نہیں تھا۔ سب کے لئے سعودی عرب والوں نے بندوبست کیا ہوا تھا۔ لیکن راجہ صاحب نے ہماری بہت خدمت کی۔

جناب چیئرمین: اب سوال بھی تو کریں۔ آپ کا سوال کیا تھا۔

حاجی گل آفریدی: بہت شکریہ۔ میں اب سوال پوچھتا ہوں۔

چوہدری اعتزاز احسن: اتنے حج حاجی صاحب کے بھی نہیں ہیں ۔ قاسم شاہ صاحب کے ضرور نو سو حج پورے ہو چکے ہیں۔

حاجی گل آفریدی: قاسم شاہ کے تیس حج ہو گئے۔ جناب میں منسٹر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ ییلو کیب کا جو------

راجہ محمد ظفر الحق: جناب بعض لوگ ایسے ہیں کہ اگر نو سو حج بھی پورے کر لیں تو حساب برابر نہیں ہو گا۔

حاجی گل آفریدی: جناب اچھا ہے لوگ گناہ صاف کرا کے آئیں۔

جناب چیئرمین: ویسے یہ وضاحت کرنی کیا ضروری ہے کہ نو سو وارداتیں چاہیئں ۔ حج نو سو نہیں چاہیئں۔

حاجی گل آفریدی: جناب جب تک آدمی میں طاقت ہے اسے حج کرنا چاہئے۔ منسٹر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ییلو کیب کی سکیم موجودہ وزیراعظم صاحب نے شروع کی تھی اور لوگوں نے بہت فائدے اٹھائے تھے۔ ابھی ییلو کیب کی سکیم یہ شروع نہیں کرنا چاہتے۔ کیا reconditioned گاڑیوں پر پابندی ہے ۔ اس وقت بھی کچھ reconditioned گاڑیاں آتی ہیں شاید ان کے علم میں ہو۔ کیا واقعی پابندی ہے اور اگر پابندی کے باوجود گاڑیاں آتی ہیں تو کیا ان کے متعلق ان کو معلوم ہے۔ کیا ان کے لئے کوئی قانون ہے جس کے مطابق ان لوگوں کو کوئی سزا دی جاتی ہو یا کسٹم ڈیوٹی ڈبل کی جاتی ہو اور آیا یہ پابندی سارے پاکستان پر مکمل طور پر لاگو ہے۔ منسٹر صاحب ہمیں بتائیں کہ کیا یہ پابندی واقعی لاگو ہے یا نہیں؟ یہ بھی بتائیں کہ کیا reconditioned گاڑیاں دوبارہ لانے کا کوئی پروگرام بنا رہے ہیں یا نہیں؟ کون لوگ پابندی کی خلاف ورزی کرتے ہیں ۔ کیا انہیں کوئی سزا دی گئی ہے یا ان کی گاڑیاں ضبط کی گئی ہیں؟ جس طرح وزیر اعظم نے ییلو کیب سکیم شروع کی تھی ۔ یہ سکیم میرے خیال میں پاکستان کے عوام کے لئے بہتر ہے ۔ اگر یہ سمجھتے ہیں تو اسے جاری کر دیں۔ دوسرا reconditioned گاڑیوں

کے متعلق بھی بتائیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر خزانہ۔

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! کیبنٹ نے trade policy کے دوران اس پر پابندی لگائی تھی۔ شاید آپ کو یاد ہو۔ اس وقت تو اس کی اجازت نہیں ہے۔ پورے پاکستان میں اجازت نہیں ہے۔ Trade policy hopefully June or July میں آئے گی۔ اگر کیبنٹ نے مناسب سمجھا تو اس کی اجازت دی جائے گی۔ یہ بڑی well considered policy تھی اور لوگوں نے اس کو کافی appreciate کیا تھا۔ کیونکہ reconditioned گاڑیوں پر بعد میں spares اور اس کی maintenance کے لئے خرچہ کافی زیادہ تھا۔ اس وقت تو میں کچھ commit نہیں کر سکتا۔ یہ depend کرتا ہے کہ کیبنٹ کیا trade policy approve کرتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی زاہد خان صاحب۔

جناب زاہد خان: میں وزیر موصوف سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں کہ وہ تھک گئے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ Communications کے منسٹر اس چیز کا جواب دے دیں۔ میرا ان سے یہ سوال ہے جیسا کہ انہوں نے کہا کہ Communications Ministry اور SMEDA اس پر کام کر رہے ہیں اور کوئی سکیم بنا رہے ہیں۔ آپ یہ بتائیں کہ یہ سکیم کب تک بن جائے گی اور عوام اس کے لئے کتنا انتظار کریں گے۔ عوام سے انتظار آپ کیوں کروا رہے ہیں؟ جب تک سکیم نہیں بنتی ہے آیا وزیراعظم صاحب عوام کو بیوقوف بنا رہے ہیں اور ان کو تکالیف دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے خزانہ۔

جناب محمد اسحاق ڈار: میرے خیال میں یہ فیصلہ ہو جانا چاہیئے کہ یہ ہونی چاہیئے یا نہیں، یہ اس کے خلاف ہیں یا اس کے حق میں ہیں۔ جناب والا! اس سکیم کے بارے میں، میں نے جیسے عرض کیا کہ professionally اس کو بڑے غور سے دیکھا جا رہا ہے، تا کہ جو غلطیاں ماضی میں ہوئیں، یا جو نقصانات ہوئے، یا جو اس میں خرابیاں تھیں ان کا تدارک ہو سکے، مثلاً امپورٹ نہیں ہونی چاہیئے تھیں، local تیار ہو سکتی ہے۔ تو وہ تمام چیزیں جو ہیں SMEDA independent body ہے، وزارت مواصلات نے offer کیا ہے کہ جب اسکیم تیار ہو جائے گی تو اگر ہاؤس کہے گا تو وہ اس کو ہاؤس میں پیش کر دیں گے۔ انشاء اللہ جلد ہی ہو جائے گی، میرے

خیال میں تین چار ہفتوں کے اندر اندر ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین، جی اگلا سوال نمبر 24 ' الیاس احمد بلور صاحب۔

24. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government has borrowed Rs. 75 billion from domestic sources during the first five months of the current financial year; and

(b) whether it is also a fact that the former Finance Minister had committed not to borrow more than Rs. 43 billion from the same sources for whole of the current financial year?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) The Government has borrowed Rs. 67.8 billion from Domestic source during the Ist half of the current financial year.

(b) No. The Budget Estimates for whole current financial year on account of borrowing from Domestic source is Rs. 133 billion of which Rs. 43 billion is borrowing from Baking Sector and balance Rs. 80.0 billion from Non-Banking Sector.

جناب چیئرمین ، جی ضمنی سوال' چوہدری شفقت محمود صاحب۔

Ch. Shafqat Mahmood: Sir, the issue of fiscal deficit is very important one and that is what this question relates to. Only one aspect of it has been touched which is domestic borrowing. One question that I have related to this answer is that out of 75 billion how much has been borrowed from Banking sources and how much non-banking sources so, that we know that how your estimate of 43 billion from the Banking Sector is going, I mean if you borrow next day most of it from the Banking Sector, which you may have already exceeded. So,

that is one information that I would like to know.

Secondly, sir, there are no signs that the deficit is going down, infact the sign is that the deficit is increasing, because revenue generation is more than last year and so on so forth. So, what the government is doing to take care of the fiscal deficit in the budget, because it seems to be enlarging rather than reducing. So, two questions, if you could kindly ask him to reply these question.

Mr. Chairman: Yes, Minister for Finance.

جناب محمد اسحاق ڈار، جناب والا! جہاں تک fiscal deficit کی reduction کا تعلق ہے، certainly fiscal deficit پچھلے سال کوئی 27 billion روپے سے کم ہوا ہے، کیونکہ 3% that was 5.4%, that would تھا fiscal deficit جو کہ 1997-98 ' and that was 1996-97 تھا around 27 billion reduction in the fiscal deficit. An attempt isbeing made کہ mean that the singular reduction of around 25 billion should be again this year, that's No. 1. دوسرے نمبر پر جناب چیئرمین! جہاں تک ان figures کا تعلق ہے، ایک تو 75 billion پانچ مہینوں میں جو information تھی that was not true, in first six months of the current fiscal year, that means upto 31st of March جو actual borrowing ہے non-bank borrowing, not from the Banks but from the other sources like Prize Bonds, National Saving Schemes etc. اس میں 67.8 billion روپوں کی borrowing ہے۔ جناب چیئرمین! پورے سال کی جو latest figures ہیں، which the government intends to achieve, the total borrowing for the year was 128.5 billion rupees اس میں سے 89.3 billion was non-bank borrowing, 89.3 میں سے یہ جو میں نے figure 67.8 billion کا جو bank borrowing ہے for the current year 1998-99 upto 30th of June, the figure is 39.2 billion تو 39.2 billion میں یہ مجھے آپ کو بتاتے ہوئے خوشی ہے کہ قریباً 48 billion ' بجائے اس کے کہ ہم 39 billion کا کچھ حصہ اب تک ہم borrow کر چکے ہوتے، قریباً 48 billion has been repaid, it is on the contrary, not a single peny has been

borrowed against 39 billion, but we have repaid around 48 billion and in the last ten years, it is the first time some bank loans have been repaid by the federal government. Sir, it is about 48 billion rupees returned to the Banking sector and the Bank borrowing for this year, which is budgeted about 39.2 billion for the entire year, actually stands negative and we have repaid 48 billions so far.

جناب چیئرمین: جی آپ پوچھ چکے ہیں ناں اب تاج حیدر صاحب پوچھ لیں۔

Mr. Taj Haider: Sir, it is a fact that the provinces and specially the province of Sindh have crossed their overdraft limit with the State Bank of Pakistan many times and they are not getting their monthly instalments from the National Finance Commission as awarded to them in the NFC.

Mr. Chairman: Yes, Minister for Finance.

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب والا! اگر honourable member کو OD limits چاہئیں تو I can get the OD limits لیکن جہاں تک payment کا تعلق ہے وہ regular payments ہو رہی ہیں۔ تو اس میں ظاہر ہے کہ they can not wait according to the formula that divisible pool سے کسی کو جانا ہے تو اس کو پیسے ملنے ہیں، اگر کسی کو ہائیڈل کے پیسے ملنے ہیں تو اس کے پیسے ملتے ہیں، کسی کو رائلٹی ملنی ہے تو اس کو مل رہی ہے۔ in accordance with the budgeted figures and all these things, the amounts havebeen disbursed regularly اگر exact OD limit کی ضرورت ہے تو I can get the figures from the State Bank, if I am given a fresh question, there is no part where from I can get the figures.

جناب چیئرمین: جی جناب حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ: وزیر صاحب سے میرا سوال یہ ہے کہ گزشتہ سال این ایف سی ایوارڈ میں جتنی رقم بلوچستان کو ادا کرنی تھی اس میں اڑھائی ارب روپے کی کمی تھی جو انہوں نے ادا نہیں کی۔ اور دوسری بات گیس royalty کی ہے اور گیس سرچارج کی ہے اور

گیس valuation کی ہے۔ تو ان تینوں چیزوں میں بلوچستان کو نظرانداز کیا گیا ہے۔ کیا وزیر موصوف ایوان کو مطمئن فرمائیں گے؟

جناب چیئرمین: جی وزیر خزانہ۔

جناب محمد اسحاق ڈار: چیئرمین صاحب! ذرا دیکھیں سوال کہاں سے شروع ہوا اور ہم کہاں پہنچ گئے ہیں I wish I should carry the whole ledgers of everything. - میری گزارش یہ ہے کہ exact figures چاہئیں تو حاضر ہیں لیکن صوبوں کو ان کے dues وقت پہ مل رہے ہیں۔ اور ان کو کوئی دقت نہیں ہے ' چاہے وہ royalty ہو یا وہ hydel surcharge ہو یا divisible pool سے ہو۔ اگر اس میں exact figure چاہیئے تو مجھے سوال دیں میں انشاء اللہ تمام اعداد پیش کردوں گا۔

جناب چیئرمین: جی صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب ابھی وزیر صاحب نے فرمایا کہ یہ پہلی حکومت ہے جس نے domestic loans کچھ واپس کیے ہیں۔ میں تھوڑی سی clarification کے لیے عرض کرنا چاہوں گا کہ حکومت نے کچھ provision رکھی تھی ان loans کے لیے جو ہم external borrowing کرتے ہیں' اس حوالے سے بجٹ میں آپ provision رکھتے ہیں کہ جب آپ repay کرتے ہیں گو کہ آپ dollars میں کرتے ہیں لیکن آپ بجٹ میں provision رکھتے ہیں۔

تو جناب میں clarification یہ کرنا چاہوں گا کہ حکومت نے جو provision رکھی تھی اور جو اس کو اتنا بڑا relief ملا ہے اپنے creditors سے ' پیرس کلب ' آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک سے تو وہی provision انہوں نے واپس کر دی ۔ لیکن جو سوال اس وقت ہے وہ ابھی تک اپنی جگہ قائم ہے کہ domestic borrowing جو 133 million انہوں نے رکھی تھی بجٹ میں وہی government 133 million پھر borrow کرے گی۔

میرا سوال ان سے یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس اتنی بڑی provision تھی اور جو پیسے آپ نے واپس کرنے تھے وہ بھی نہیں کرنے پڑے تو اس کے بعد آپ کی domestic borrowing کم ہونی چاہئیے تھی۔ وہ کیوں ابھی 133 million ہی ہے۔

Mr. Chairman : Minister for Finance.

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین ' domestic borrowing کے obviously دو حصے ہیں' ایک آپ بنکوں سے لیتے ہیں اور ایک non-bank borrowing ہے - میں نے عرض کیا کہ جہاں تک non-bank borrowing ہے اس کی provision 89.3 billion ہے جو پورے سال کے لیے ہے۔ اس میں جو دسمبر کے آخر تک ہے وہ 67.8 billion ہے۔ جہاں تک Bank borrowing ہے اس میں provision تھی 39.2 billion لیکن instead of borrowing anything we have repaid around roughly 48.00, upto end of March 43 تھا۔ اگر آپ یہ add کریں تو اس کا جو total impact ہے وہ تقریباً 87 billion rupees بن جاتا ہے - اس طرح ظاہر ہے bank borrowing curtail ہوئی ہے اور بجائے اس کے کہ bank borrowing کو use کیا جاتا جو کہ پورے سال کے لیے provision موجود ہے بجٹ میں وہ ہم نے لیا بھی نہیں بلکہ الٹا واپس کیا۔ یہ بات نہیں ہے کہ جو domestic borrowing ہے اس کا کوئی impact نہیں ہے - It's impact is already there.

جناب چیئرمین: اس کا مطلب یہ ہے کہ 133 billion سے اب کم ہو جائے گی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: نہیں ہوگی - جناب یہی میرا سوال ہے۔ وزیر صاحب pinpoint کریں کہ یہ 133 billion سے کم ہوگی کہ نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین: آپ نے (b) میں فرمایا ہے کہ for the whole year domestic budgetary کا آپ کا ٹوٹل تھا is also included. Domestic means non-bank and bank. figure 133. آپ کے فرمانے کے مطابق اب سال میں یہ کم ہوجائے گا۔

جناب محمد اسحاق ڈار: بہت کم ہو جائے گا۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: آپ کا جو budgeted figure کا---

جناب چیئرمین: صفدر عباسی صاحب جب سوال پوچھتے ہیں تو اذان ہو جاتی ہے۔

(اس موقع پر ایوان میں مغرب کی اذان سنائی دی اور اجلاس نماز مغرب کے لیے ملتوی کر دیا گیا)

(بعداز نماز مغرب اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب چیئرمین (وسیم سجاد) دوبارہ شروع ہوئی)

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال کونسا تھا۔ جی فرمائیے شفقت محمود صاحب۔

جناب شفقت محمود۔ میں صرف منسٹر صاحب سے ایک چیز پوچھنا چاہ رہا تھا کہ انہوں کہا کہ پچھلے سال ہم نے overall fiscal deficit میں شاید 29 billion کی کمی کی تھی اور اس سال ہم 25 billion کی کمی کریں گے۔ جتنی اخباری خبریں آ رہی ہیں وہ تو یہ کہتی ہیں کہ ہماری revenue collection پچھلے سال کے مقابلے میں کم ہے ۔ ہمارے جو revenue collection targets ہیں وہ ہم devive کر رہے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کس طرح منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم اپنے fiscal deficit کو reduce کرلیں۔ یہ ذرا بتائیں۔

جناب چیئرمین۔ خرچے کم کر رہے ہوں گے ۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جہاں تک پچھلے سال کا تعلق ہے وہ تو Chairman sahib, factual position that the fiscal deficit percentage to the GDP came down from 6.32 to 5.4 as compared to 96-97. So, that does indicate reduction around 27 billion اس سال یہ سینیٹر صاحب صحیح فرما رہے ہیں کہ کچھ slipages ہیں on the budget and revenue but I am grateful to you, Mr. Chairman for your wisdom that you have already answered that we are curtailing the expenditure sides drastically.We are managing that if the revenue is less then we must curtail the non-development expenditure and we are trying our best کہ ہم 25 billion کے قریب اس سال پھر further اس deficit کو cut کریں۔ and we go below 5 percent. انشاء اللہ God willing we will be able to do this 98-99.

جناب چیئرمین۔ جی صفدر عباسی صاحب کا ایک سوال تھا جی۔ آ گئے ہیں تو پوچھ لیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ میں یہاں پر یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میں چیئرمین کمیٹی برائے فنانس نہیں ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں ان کا ٹارگٹ جو ہے 133 billion کا ہے وہی رہنا ہے domestic میں یہ نہیں سمجھتا کہ کبھی ایک بات کریں کبھی دوسری بات لیکن میرا یہ خیال ہے کہ جی،

جناب چیئرمین۔ 30 جون کے بعد پوچھیں گے ان سے' ٹھیک ہے۔ you remember this آپ تو ویسے بھی چیئرمین ہیں فنانس کمیٹی کے۔ جی جناب ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ وزیر موصوف سے میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہوں گا کہ یہ تو اچھی بات ہے جناب کہ یہ فرما رہے ہیں کہ deficit جو ہے بجٹ کا ہم لوگ cover کر رہے ہیں یعنی کم سے کم ہو رہا ہے۔ کیونکہ شرح سود بھی اس پر بہت ہے۔ شرح سود بھی بتائیں گے تو ہمیں اور بھی آسانی ہو جائے گی کہ کتنی شرح سود ہے domestic loans پر۔ جناب دوسری بڑی بات یہ ہے جناب کہ یہ کہتے ہیں deficit of budget یہ کنٹرول کر رہے ہیں یہ جو صوبے ہیں' بلوچستان ہے' سندھ ہے' صوبہ سرحد ہے یہ سارے فریاد کر رہے ہیں جناب آپ اخبارات دیکھیں بھرے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں ہمیں کچھ نہیں مل رہا ہے over drafting ان کی جو ہے انتہا کو پہنچا ہوئی ہے۔ بلوچستان والوں کا تو حال یہ ہے کہ وزیراعلیٰ آتے ہیں یہاں ہر مہینے اپنی تنخواہ لینے کے لئے۔ ترقی کو تو چھوڑو۔ اب ان کی فریاد یہ ہے کہ وفاق ہمیں کچھ نہیں دے رہا ہے جو کچھ NFC Award میں ہمیں ملا ہے وہ بھی نہیں مل رہا ہے اس کی وضاحت کریں تاکہ ہم صوبائی حکومتوں سے پوچھیں کہ یہ کیا واویلا ہے۔

Mr. Chairman: Yes. Minister for Finance.

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین! جہاں تک شرح سود کا تعلق ہے اس میں کافی حد تک reduction ہوئی ہے اور یہ economic revival کے لئے بھی بہت ضروری تھی۔ مثلاً repo rate جو سٹیٹ بنک کا ہوتا ہے جو کہ base بنتا ہے تمام reports کا۔

جناب چیئرمین۔ اچھا repo, what is the mean of کیا ہے۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب یہ جو تین دن کا آپس میں سٹیٹ بنک سے جو دوسرے بنک لیتے ہیں کوئی borrowing کرتے ہیں جب تو یہ 20% تھا When we tookover we had brought it gradually to 14% اور پچھلے ڈھائی مہینے میں ہم نے اس میں 2. 5 per cent کمی کی ہے اسی طرح treasury bill rate جو تھا چیئرمین صاحب آپ کو یاد ہوگا کہ not very old چار مہینے پہلے اس کا ریٹ کوئی 16,17% پر تھا it has now come down, we have made efforts, we have brought it down to around 11% on average جو treasury

جو حکومت لیتی ہے۔ جناب اسی طرح یہ جو banks کا ہے اس کے پیچھے میں نے bill rate
پچھلے چار پانچ مہینے میں efforts کی ہیں اور ابھی آپ نے دیکھا کہ دو دفعہ بنکوں نے they
claim on average they have reduced so far in last four and a half months

ہے inflation rate کیونکہ جو something like 323 and half percent of the interest rate
وہ اس کے ساتھ link ہوتا ہے جو آپ کا mark up rate یا interest rate ہے۔لیکن ہماری یہ
بدقسمتی تھی کہ اگر official inflation1996-97 تھی 13% اور 1997-98 تھی 7.8% ابھی اگر 6.
5 ہے تو interest rate وہیں کھڑے تھے 20,21,22% ۔تو یہ ایک drive شروع کی ہوئی ہے اور
اس میں جو کمی ہوگی اس کا economy میں بہتر اثر ہوگا اور میرا ٹارگٹ ہے کہ ہم چودہ پندرہ
کے قریب اس کو لے کر آئیں ۔جو عام Banking interest rate ہے۔ جو انہوں نے فرمایا کہ
صوبوں کو نہیں ملتا۔ صوبوں کو بالکل ان کے جو flows ہیں جو divisible pool سے پیسے جانے
چاہئیں جو مختلف NFC Award کے تحت ان کو پیسے ملتے ہیں جناب اگر چیف منسٹر کو نہ ملیں
تو ظاہر ہے کہ وہ کیسے چلائیں گے اپنا کاروبار اور ان کا تمام جو process ہے

Their businesses in the provinces are going on and they are getting their due share, so I can assure the honourble member they have been paid as per their due share and if they want precise information or figure please move a question I will get all the information collected and will present in the House.

جناب چیئرمین۔ جی Next question No.25 Buledi Sahib

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔جناب چیئرمین! اسی حوالے سے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ آپ اپنا سوال کریں ۔ پھر آپ کے سوال کا وقت نہیں رہے گا۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ میں اس پر بھی آؤں گا لیکن میں وزیر صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ صوبہ بلوچستان کو ہم دے رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو نیا بجٹ بن رہا ہے غوری اور شاہین ہم پر پھینکے جاتے ہیں۔ تو کیا یہ نئے بجٹ میں ہمیں بھولیں گے تو نہیں اور بلوچستان میں جتنے بھی اعلانات کئے گئے ہیں وہ ابھی تک اعلانات تک محدود ہیں ۔ کوئی implementation نہیں ہو رہی ہے لہذا یہ نئے بجٹ کے لئے خدارا! ہمیں

جائیں کہ بلوچستان کو بھی کچھ دیں گے۔ میزائلوں کے لئے ہماری زمین تو ٹھیک ہے، ہم قربانی
دیں گے لیکن آپ لوگ بھی کچھ قربانی ہمیں دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین! بلوچستان بھی اتنا ہی عزیز ہے جتنا کہ کوئی
اور صوبہ ہے۔ اگرچہ پنجاب ہے یا دوسرے صوبے ہیں اور جناب چیئرمین! اس میں گزارش یہ ہے
کہ بلوچستان کی ترقی کے لئے some special projects are under consideration میں معزز
ممبر کو یہ عرض کروں گا کہ مثلاً بلوچستان کی جو پورٹ ہے اس کی ترقی کی بات کئی سال ہو گئے
ہیں بات ہو رہی ہے، لیکن نہیں ہوئی۔ وہاں ایک فش ہاربر، وہاں coastal road to Karachi یہ
تین ایسے منصوبے ہیں کہ اگر یہ بلوچستان میں ہو جائیں it requires huge investment,
something like 25 to 30 billion rupees for phase-I لیکن جناب چیئرمین in view of the
funds and ہمارا total development programme جو ملک ہے اس کے لئے وہ 95,96 billion
ہوتا ہے تو اس کے لئے ہم کام رہے ہیں کہ کسی طریقے سے this project must start اور
اس سے انشاء اللہ بلوچستان کی opening up ہو گی اور انشاء اللہ Balochistan will be quite
happy sir.

جناب چیئرمین۔ جی بلیدی صاحب نمبر 25۔

25. **Mr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the number of Pak. PWD employees absorbed in CDA in 1986;and

(b) the terms and conditions of service of these employees?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) 107 employees of Pak. PWD working in various trades and scales were transferred/absorbed in CDA for the caretaking and maintenance of Parliament Building Islamabad during May, 1986.

(b) They were transferred to CDA against the Regular 'P' establishment at the rate of pay and scale as they had drawn immediately before transfer with effect from 15-5-1986 (F.N). Other terms and conditions of service were to be governed by the orders of the Government applicable to such staff.

Mr. Chairman: Supplementary question.

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب والا! وہ کہہ رہے ہیں کہ PWD سے 107 ملازمین کو سی ڈی اے میں ضم کر دیا گیا ہے تو آیا یہ وہاں پہلے surplus تھے کہ ان کو یہاں ضم کیا گیا ہے ۔ وزیر صاحب مجھے یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ وہ کہاں کہاں ڈیوٹی دیتے ہیں اور ان کی لسٹ وہ فراہم کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ فرما رہے ہیں کہ 107 ملازمین کہاں کہاں ڈیوٹی دیتے ہیں ۔ ہر ایک کی آپ لسٹ فراہم کریں۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب والا! یہ جو 107 ملازمین ہیں یہ گریڈ ایک سے گریڈ سات تک ہیں ۔ آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ ان کے لئے کیا بتایا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ اس طرح کریں کہ اپنے دفتر کا ایک آدمی depute کر دیں۔ وہ بلیدی صاحب کو ساتھ لے جائے اور ایک ایک جگہ دکھا دے کہ وہ کہاں کہاں کام کر رہے ہیں۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب والا! بلیدی صاحب تشریف لے آئیں۔ میں سی ڈی اے کا ایک افسر ان کے ساتھ تعینات کر دوں گا جو انہیں ان ملازمین کو چیک کروا دے گا۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب والا! میں یہ وضاحت کروں گا کہ یہ ملازمین on duty نہیں ہیں، کوئی وزیر کے گھر پر ہے، کوئی سیکرٹری کے پاس اور اسی طرح دوسرے لوگوں کے ساتھ، یہ لوگ تو فالتو تنخواہ لے رہے ہیں۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ انہوں نے اس بات کا ذکر سوال میں نہیں کیا تھا ۔

میں کہہ رہا ہوں کہ اگر وہ فرمائیں تو میں آفیسر تعینات کر دیتا ہوں جو ان سارے آدمیوں کو بلوا کر آپ کے سامنے آپ کو دکھا دے گا کہ یہ لوگ اپنا کام کر رہے ہیں۔

+Mr. Chairman: OK, end of Question Hour.

26. *Mr. Anwar Kamal Khan Marwat: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the number, names and place of domicile of the persons whom permits were issued for import of timber from Afghanistan from January, 1997 to December, 1998; and

(b) the amount of custom duty levied per cubic feet and collected on the said timber?

Reply not received.

27. *Mr. Anwar Kamal Khan Marwat: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the number of applications were submitted during the month of November, 1996, for transfer of plots in Model village Chak Shahzad Islamabad, indicating also the names and addresses of the applicants; and

(b) whether the transfer letters have been issued in the said cases?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) 13 transfer applications were submitted during November 1996 for transfer of plots in Model Village Chak Shehzad. The names and addresses of the applicants are attached at Annexure-A.

(b) Transfer letters in 4 cases have been issued. Remaining 9 casest

---

\+ Question Hour was being over. All the remaining questions ans answers were placed on the table of the House.

ANNEXURE-'A'

STATEMENT SHOWING THE DETAIL OF TRANSFER APPLICATIONS SUBMITTED DURING THE MONTH OF NOV. 1996 FOR TRANSFER OF PLOT IN MODEL VILLAGE CHAK SHAHZAD, ISLAMABAD.

S.NO.	PLOT NO. & M.V.		NAME & ADDRESS OF APPLICANT	NAME & ADDRESS OF TRANSFEREE	REMARKS
1.	771	Chak Shahzad	Umar Faisal Anees S/o Anees Ahmed Sh. H.No.553-W, Ph-III, LCCH, Lahore Cantt.	Hussain Ahmed S/O Shad Muhammad. C-I-NIC Colony, Islamabad.	Transfer letter issued.
2.	122	Chak Shahazad	Elahi Jan through Muhammad Farooq (Attorney), S/O Muhammad Yousaf, 122, Chak Shahazad, Islamabad.	Muhammad Farooq S/O Muhammad Yousaf, 122, Chak Shahazad, Islamabad.	-do-
3.	393	Chak Shahzad	Allah Bakhsh through Irfan Younas (Attorney) S/O M. Younas, 47- Budial, Azad Kashmir.	Shahid Mahmood S/O Dost Muhammad, Village Longall P.O. Darvaza, Abbotabad.	Pending for want of clarification from Commissioner CDA regarding his decision on appeal.
4.	359	Chak Shahzad	M/s Sarwar, Nazir etc. through attrney-Muhd. Yousaf S/O Nathu Khan, Bhaiker Akku, Islamabad.	Shafiqur Rehman S/O Malik M. Akram, H.NO.430, Gali-7-C, I-10/1, Islamabad.	Transfer letter issued.
5.	671	Chak Shahzad	Azhara Khatoon D/O Qalandar Hussain Shah, Bhaiker Akku, Islamabad.	Muhammad Farhan S/o Muhammad Amin, 22-F, Askari-3, Chaklala Rawalpindi.	-do-
6.	319	Chak Shahzad	Sultan S/O Karam Ellahi Village Noorpur Shahan Islamabad.	M.Ismail Awan S/O Haji Muhammad Farooq, Village Lawa Teh. Tala Gang Distt. Chakwal.	Allotment of Plot Has been declared as forged and fictitious. A representation has been made to the President of Pakistan [illegible]

	762, Chak Shahzad	Muhammad Siddique S/O Irfan, Village Dhrek Mohri, Islamabad.	Mrs. Shahnez Saleem W/O Muhammad Saleem,	Pending for want of clarification from Commissioner CDA regarding his decision on appeal.
8.	471, Chak Shahzad	Mst. Sahib Nishan W/O Fazal Din,	Razia Sultana W/O Habib-ur-Rehman	File is missing.
9.	[illegible], Chak Shahzad	Mst. Bibi Sakina(Through Attorney Changez Akhtar W/O Muhammad Sarwar, Village Gari Khurd, P.P.Faozabad.	Mst. Saira Siddiue W/O Sarfraz ud Din H.No. 12 St. 41 F-8/1 Islamabad.	Pending for want of clarification from Commissioner CDA regarding appeal.
10.	383, Chak Shahzad	Mst. Reham Jan (Through attorney Irfan Younas S/O Ch. Muhammad Younas, 47,Dudial A.K.	M.Ishaq Junjia S/O Faqir Muhammad, 1721, I-10/1 Islamabad.	-do-
11.	634, Chak Shahzad	Mr. Abdul Rauf S/O Muhammad Ellahi Khan	Mr. Munir Ahmed S/O Muhammad Sardar Khan	Allotment being investigated by FIA.
12.	688, Chak Shahzad	Mst. Fazal Jan (Through Attorney Shoukat Javed S/O Khuda Bux Village Sihana, Islamabad.	Mst. Ansar Bi W/O Muhammad Amin Village Sihana, Islamabad.	Confirmation fromk allotee about GPA is awaited.
13.	685, Shak Shahzad	Muhammad Fazal S/O Noor Muhammad Village Sihana, Islamabad.	Muhammad Amin S/O Muhammad Aslam	Pending for want of verification from lands Dte.

28. ***Mr. Sajid Mir:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that a number of students from Nepal are given admission every year in Medical Colleges in Pakistan against the Prime Minister's Quota, if so, the number and names of such students who were given admission during the last five years?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Yes. The list of the Nepalese students given admission under the Prime Minister's quota during the last five years is annexed.

Annex

The names of the Nepalese students admitted against Prime Minister's discretionary quota seats during the last five years.

Session	Number of Students	Names	
1994-95	2	1.	Mr. Nawab Alam
		2.	Mr. Mohammad Mikail Mansur
1995-96	4	1.	Mr. Nezar ul Haque
		2.	Mr. Muhammad Haroon Ansari
		3.	Mr. Muhammad Irfanul Haq
		4.	Mr. Muhammad Niaz Kausar
1996-97	6	1.	Miss Shabana Jehan
		2.	Mr. M. Nur Alam Ansari
		3.	Mr. Muhammad Akhtar Ali
		4.	Miss Shagufta Jabeen

		5.	Mr. Bhuwan Pandel
		6.	Mr. Muhammad Sadab
1997-98	5.	1.	Mr. Muhammad Ashraf Hussain
		2.	Mr. Manor Din Shayed
		3.	Mr. Muhammad Sharad Bhatrai
		4.	Mr. Muhammad Ashfaque Ansari
		5.	Mr. Muhammad Ahmed Siddique
1998-99	3	1.	Mr. Ali Ullah
		2.	Mr. Muhammad Anish Ahmed
		3.	Mr. Mujib ur Rehman Ansari
Total:	20		

29. *Mr. Sajid Mir: Will the Minister Incharge of Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the government of Pakistan has directed all Government departments that the officers posted on lucerative posts should be transferred after completing three years; and

(b) whether it is also a fact that the Special Senior Magistrate, CDA is working on the present post for more than 3 years, if so, the reasons for not transferring him?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) Under the existing policy the normal tenure for an officer on the same post is 3 years and not to exceed 5 years in any case.

(b) No. He was posted to CDA on deputation w.e.f. 18-08-1996 and

will complete 03 years tenure on 18-08-1999.

30. ***Haji Javad Iqbal Abbasi:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to refer to the Senate question No. 98 replied on 18-12-98 and state the time by which the next meeting of CDA Board will be held and pending applications for transfer of plots of Model village Chak Shahzad will be disposed off?

Minister Incharge of the Cabinet Division: The case is in process and will be decided in due course of time.

31. ***Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether there is proposal under consideration of the Government to revise the pay scales of Civel Servants in the next budget; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to increase Conveyance Allowance, Medical Allowance and House Rent Allowance of Civil Servants in the next budget?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a & b) The Government has set up a Pay and Pension committee to review the pay, allowances, prequisities and pension civil servants and Defence Forces Personnel. The Committee is expected to submit its report by 30th Aril, 1999. The Government will consider the feasible proposals of the Committee for providing relief to civil servants in next financial year.

32. ***Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Commerce be pleased to state the value of trade through Chaman and Taftan for the last three years with year-wise break-up ?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: The total value of trade through Customs Stations at Chaman and Taftan, Balochistan with year-wise break-up has been as under:-

(Rs. in Million)

Station	1995-96	1996-97	1997-98	1998-99 (July-Mar)
Chaman	1150.82	1198.29	1360.33	1418.16
Taftan	2416.12	2181.78	1214.06	980.00
Total	3566.94	3380.07	2574.39	2398.16

33. *Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to the Senate starred question No. 6 replied on 27th Augut, 1998 and state the time by which the directories of Income Tax and whealth Tax payers/assesses for the assessment years 1996-97 and 1997-98 will be published?

Reply not received.

34. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the steps being taken by the Government to boost domestic savings in the country?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: The steps taken by the Government to boost the domestic savings are:-

(i) restored macroeconomic stability by prudent fiscal management and tight monetary policy. As a result, inflation declined to 6.5 per cent which has raised real rate of return of various saving instruments.

(ii) a broad range of saving schemes has been offered with

attractive terms/features.

(iii) easy access for public by allowing Post Offices, branches of SBP & banks to sell the schemes in addition to National Savings Centres.

(iv) publicity through press/media on the important features of the savings schemes.

35. ***Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the total amount of donations received in Prime Minister's Debt Relief Fund upto 31-03-99;

(b) the details of amount of debts paid from these funds upto 31-03-99; and

(c) the balance of the said amount as on 31-03-99 ?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) The total amount of donations received in Prime Minister's Debt Retirement Fund upto 31-03-99 was Rs. 2805.341 Million (Annexure-A)

(b) Rs. 1,700.000 Million have been utilized to retire most expensive debt.

(c) The balance of said fund on 31-3-1999 was Rs. 1,105,341 Million.

Annexure A

STATEMENT SHOWING THE DETAILS OF RECEIPT OF NATIONAL DEBT RETIRMENT FUND.

	Total Receipt Upto March,99	Debt Retired	Balance
Donations (NDRP.I)	2032.140	1,700.000	332.140

Qarz-e-Hasna (NDRP.II)	470.659		470.659
Term Deposit (NDRP.III)	302.542		302.542
	2,805.341	1,700.000	1,105.341

36. ***Mr. Sajid Mir:** Will the Minister Incharge of Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the affectees of sector I-16, Islamabad were allotted residential plots in sector I-14, Islamabad; and

(b) whether it is also a fact that sector I-16 Islamabad is being developed by CDA while development work is not being carried out in Sector I-14, Islamabad; and

(c) the time by which sector I-14 Islamabad, will be developed?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) Yes.

(b) The development work in Sector I-16 is in progress. The development of Sector I-14 is also under excavation by the CDA.

(c) If the possession of lånd is given and funds are allocated the development of Sector I-14 will be completed within 3 to 4 years.

37. ***Dr. Safdar Ali Abbasi:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the details of the pending suits filed by NCBs and DFIs against defaulters of the amount of Rs. 10 million and above indicating also the date on which the suit was filed; and

(b) the names of the Banking Tribunals in which each suit is being heard and the names of the lawyers representing the NCBs and DFIs ?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) 761 suits were pending in the

Banking Courts as on 31-1-1999 involving defaulted amount of Rs. 54820.6 million against loan defaulters of Rs. 10.000 million and above.

The date on which the suits were filed is given in the attached list.

(b) The names of Banking Courts in which each suit is being heard, the names of lawyers representing NCBs/DFIs alongwith number of suits and the amount involved against each case are given in the attached list.

(List has been placed on Table of the House and a copy has also been provided to the Member.)

38. *Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the number of legal Notices issued by CDA to the occupants of the Government Quarters/houses in Islamabad for recovery of the arrears of the water-bills with sector-wise details;

(b) whethe it is a fact that majority of the occupants have been issued the arrears bills which actually are payable by the Ex-occupants of the quarters; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to issue revised bills only for the period of occupation by the present allottees of the quarters, if so, when if not, the reasons thereof?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a)

F-6	137
I-9	43
G-6	96
G-7	90

G-9 300

G-10 500

(b) No; arears are billed only where allottees/occupants do not adhere to the conditions of allotment.

(c) The existing policy envisages recovery of utility bills for the period of actual period of occupancy *i.e.* from the date of taking over physical possession upto the date and handing over vacant possession to the enquiry office.

In case of wrong billing, corrected/revised bills are issued without any hesitation.

39. ***Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that majority of the officers/officials of the AGPR Islamabad are not punctual in attending office; and

(b) the steps being taken to make the staff of AGPR puntual and dutiful?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) It is not correct that majority of officers/official are not punctual. As per rules, each official marks his own attendance in attendance register, which is supervised by their Branch Officers on daily basis. Any absence/late coming is dealt with in accordance with the rules.

(b) There is no leniency on account of any unauthorized absence/late coming. As mentioned above late attendance/absence is watched regularly. A monthly late attendance report is also prepared and officials who do not show improvement are dealt with under Government Servant Efficiency and

Discipline Rules 1973. On the basis of a recent late attendance report, eleven officials have been served Show Cause Notices under E&D, Rules, 1973.

40. ***Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the number of persons working in Income Tax Department, Quetta Zone, with grade-wise and district-wise break-up?

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Quetta Zone does not exist in the Income Tax Department. There is a Range in Quetta under the administrative control of Sukkur Zone. Information about the number of persons, working in Income Tax Department in Quetta Range, with grade-wise and district-wise break-up of their domicile, is given below:-

S. No.	BPS	No. of Persons		District-wise Break-up (Domicile of Persons)
1.	19	01		Khairpur
2.	18	01		Quetta
3.	17	03		Quetta
4.	16	01		Larkana
5.	15	–		—
6.	14	08	(i)	03 Shikarpur
			(ii)	02 Pishin
			(iii)	03 Quetta
7.	13	01		Shikarpur
8.	12	04	(i)	01 Shikarpur
			(ii)	01 Sibi
			(iii)	01 Quetta

			(iv)	01 Larkana
9.	11	12	(i)	09 Larkana
			(ii)	01 Shikarpur
			(iii)	01 Quetta
			(iv)	01 Gawadar
10.	10	03	(i)	01 Sukkur
			(ii)	01 Larkana
			(iii)	01 Jacobabad
11.	09	09	(i)	06 Quetta
			(ii)	02 Shikarpur
			(iii)	01 Hyderabad
12.	08	02	(i)	01 Quetta
			(ii)	01 Karachi
13.	07	08	(i)	03 Quetta
			(ii)	02 Shikarpur
			(iii)	01 Sibi
			(iv)	01 Pishin
			(v)	01 Lahore
14.	06	–	–	–
15.	05	05	(i)	02 Ghotki
			(ii)	01 Quetta
			(iii)	01 Pishin
			(iv)	01 Sibi
16.	04	03	(i)	01 Sukkur
			(ii)	01 Quetta

			(iii)	01 Punjgoor
17.	03	02		02 Sukkur
18.	02	05	(i)	03 Quetta
			(ii)	01 Shikarpur
			(iii)	01 Pishin
19.	01	24	(i)	14 Quetta
			(ii)	03 Naushero Feroze
			(iii)	02 Shikarpur
			(iv)	01 Pishin
			(v)	01 Sukkur
			(vi)	01 Ghotki
			(vii)	01 Khuzdar
			(viii)	01 Jacobabad

---

41. ***Mir Nabi Bux Domki:** Will the Minister Incharge of Cabinet Division be pleased to state:

(a) the number of street lights which are out of order in street No.26 D-Type Quarters, G-6, Islamabad and the date since when these are out of orders; and

(b) the number of complaints registered in this regard and the time by which these lights will be put in order?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) Five (5) No. of street lights poles were not out of order in street No. 26 D-Type Quarters, G-6, Islamabad. They were out of order on 8-2-1999.

(b) One No. of complaint was registered in Street Lights Division,

CDA on 8-2-1999 and 3 Nos. Poles were made operational on 11-2-1999 whereas the work for restoration of 2 Nos. defective poles was in hand. All the 5 poles have been restored/made operational on 16-4-1999.

42. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the names and grade of the civil servants made OSDs since February, 1997 indicating also the last post held by them, the date on which they were made OSD and present position of their posting?

Minister Incharge of the Establishment Division: The requisite information is at Annex-I.

(Annexure has been placed on the table of the House and copy has also been provided to the Members)

43. ***Mr. Hussain Shah Rashdi:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to the Senate starred question No. 83 replied on 19th February, 1997 and state:

(a) whether the officers who were provided air conditioners were entitled to air conditioners under the rules; and

(b) the name of the authority which approved use of airconditioners by non-entitled officers alongwith number and date of letters of approval?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) Air-conditioners have either been provided to entitled officers or in rooms where computers and other office equipment is installed for the proper functioning of which airconditioning is essential.

(b) No approval for use of airconditioners by non-entitled officers has been granted.

44. ***Mr. Hussain Shah Rashdi:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the amount of honorarium paid to the employees of the officers of the Auditor General of Pakistan and its attached/subordinate offices during the last ten financial years;

(b) the name of the authority which sanctioned the said honoraria indicating also alongwith sanction number and date in each case; and

(c) the specific work for which the said honoraria was granted?

Mr. Mohammad Ishaq Dar: (a) As per record available for the last 8 years (1991-99) an amount of Rs. 15,771,274 was sanctioned (Detail attached as Annex-I)

(b) All the amount had been sanctioned by the Finance Division (details at Annex-I) except amount at Sl. No. 1,5 and 6 which were sanctioned by the Dy. Auditor General (A&C) and Auditor General.

(c) Most of the honoraria was paid in connection with extra work which was entrusted to the available staff/officers at different occasions such as preparation of budget, DPC meetings, Conferences, closing of yearly accounts, Pre-PAC meetings etc, which was covered under FR. 46(b) FR. 9(9) and FR. II (Annex-II)

Annex I

STATEMENT SHOWING THE AMOUNT OF HONORARIUM GRANTED DURING 1991-98 TO STAFF/OFFICERS OF PAD

Sr #	YEAR	AMOUNT	SANCTION NO. AND DATE		AUTHORITY	PURPO[illegible]
1	1991-92	4,600	1793/92-Admn-I/c/85Kw	dated 4-8-91	Dy.Ar.Gl.(A&C)	THE WORK FOR WHICH THE AMOUNT OF HONORARIA HAS BEEN PAID IS [illegible]
2	-do-	19,000	F-5(8)-Exp-II/91-377	dated 26-4-92	Finance Division	
	Total	[illegible]				
3	1992-93	42,610	F-5(8)-Exp-II/91-902	dated 3-12-92	Finance Division	
4	-do-	29,930	F-9(4)-Exp-II/92	dated 29-6-93	-do-	
	Total	72,540				
5	1993-94	10,081	760-BT(B)/4-91/Hon/C	dated 6-7-93	Dy. Ar. Gl.(A&C)	
6	-do-	19,849	1789/92-Admn-I/C/85KW	dated 27-7-93	Auditor General	
7	-do-	4 4,480	F-9(1)Exp-II/94-406	dated 25-5-94	Finance Division	
	Total	74,410				
8	1994-95	37,091	F-9(1)/Exp-II/92-551	dated 29-6-95	Finance Division	
	Total	37,091				
9	1995-96	36,000	F-9(1)/Exp-II/94-415	dated 25-6-96	Finance Division	
10	-do-	101,000	F-9(2)/Exp-II/92-383	dated 26-6-96	-do-	
11	-do-	66,000	F-9(5)/Exp-II/96-342	dated 25-6-96	-do-	
12	-do-	57,343	F-9(2)/Exp-II/96-602	dated 25-6-96	-do-	
13	-do-	257,000	F-9(9)/Exp-II/96-524	dated 25-6-96	-do-	
14	-do-	226,200	F-9(14)/Exp-II/93-202	dated 12-3-96	-do-	
15	-do-	726,000	F-9(10)/Exp-II/96-613	dated 30-6-96	-do-	
16	-do-	3,675	F-9(4)/Exp-II/96-pt-455	dated 25-6-96	-do-	
17	-do-	165,000	F-9(4)/Exp-II/96-600	dated 27-6-96	-do-	
18	-do-	43,000	F-9(17)/Exp-II/96-	dated 30-6-96	-do-	
19	-do-	600,000	F-9(15)/Exp-II/96-596	dated 30-6-96	-do-	
20	-do-	55,000	F-9(11)/Exp-II/92-618	dated 30-6-96	-do-	
21	-do-	129,619	F-9(14)/Exp-II/96-561	dated 30-6-96	-do-	
	Total	[illegible]				
22	1996-97	481,000	F-9(13)/Exp-II/96-609	dated 4-7-96	Finance Division	
23	-do-	36,180	F-9(7)/Exp-II/96-912	dated 14-7-96	-do-	
24	-do-	3,960	F-9(13)/Exp-II/96-187	dated 2-5-97	-do-	
25	-d0-	49,450	F-9(10)/Exp-II/96-92	dated 17-3-97	-do-	
26	-d0-	59,200	F-9(16)/Exp-II/96-186	dated 28-4-97	-do-	
27	-d0-	51,000	F-9(30)/Exp-II/96-189	dated 30-4-97	-do-	
28	-d0-	45,000	F-9(8)/Exp-II/96-188	dated 30-4-97	-do-	
29	-d0-	4,492,000	F-9(2)/Exp-II/97-504	dated 27-6-97	-do-	
30	-d0-	12,000	F-9(19)/Exp-II/96-791	dated 8-10-96	-do-	
31	-d0-	31,000	F-9(22)/Exp-II/96-91	dated 17-3-97	-do-	
	Total	[illegible]				
32	1997-98	56,048	F-9(13)/Exp-II/96-	dated 29-6-98	Finance Division	
33	-do-	253,000	F-9(7)/Exp-II/97-	dated 26-6-98	-do-	
34	-d0-	4,822,000	F-9(13)/Exp-II/96	dated 27-6-98	-do-	
35	-d0-	11,600	F-9(2)/Exp-II/96-	dated 26-6-98	-do-	
36	-d0-	68,805	F-9(5)/Exp-II/96-	dated 26-6-98	-do-	
37	-d0-	2,375,680	F-9(15)/Exp-II/96-	dated 30-6-98	-do-	
38	-d0-	329,833	F-4(3)/F&A/97-995	dated 29-6-98	-do-	
	Total	[illegible]				
39	1998-99	[illegible]	F-9(4)/Exp-II/94-394	dated 29-8-98	Finance Division	
		[illegible]				
	G. Total 1991-98	[illegible]				

F.R. 9 (9)

Honorarium means a recurring or non-recurring payement granted to a Government servant from general revenues as remuneration for special work of an occasional or intermittent character.

F.R. II

Unless in any case it be otherwise distinctly provided the whole time of aGovernment servant is at the disposal of the Government which pays him, and he may be employed in any manner required by proper authority, without claim for additional remuneration, whether the services required of him are such as would ordinarily be remunerated from general revenues, from local fund or from the revenues of a state that has acceded to Pakistan.

F.R. 46(b)

A local Government may grant or permit a Government servant to receive an honorarium from general revenues as remuneration for work performed which is occasional in character and either so laborious or of such special merit as to justify a special reward. Except when special reasons which should be recorded in writing, exist for a departure from this provision, sanction to the grant or acceptance of an honorarium should not be given unless the work has been under taken with the prior consent of the local Government and its amount has been settled in advance.

45. ***Mr. Abdul Samad Dogar:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to the Senate starred question No. 85 replied on 3rd March, 1999 and state:

(a) the number and date of letter through which Cabinet Division declared office of the Director General Audit as Technical Department for the

purpose of rule (vii) of the Staff Car Rules 1980;and

(b) whether 8 Staff Cars are being used as operational vehicles, with the approval of the Cabinet Division, if so, the umber and date of letter through which approval of the Cabinet Division was obtained?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) The office of the Director General Audit has not been declared technical department as such. However, as per International Auditing Standards, auditing is a technical job.

(b) The Staff cars are being used for operational duties of the department. The Auditor General will take up the matter with the Cabinet Division for formal approval under the Staff Car Rules, 1980.

46. ***Mr. Muhammad Anwar Khan Durrani:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to the Senate starred question No . 85 replied on 3rd March, 1999 and state:

(a) the justification of maintaining 20 Staff Cars in the office of the Auditor General, where there are only five (5) entitled officers; and

(b) the number and date of letters through which use of 20 Staff Cars was approved by the Cabinet Division?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) 6 Cars are in the use of following entitled officers:

Entitled Officer

	Designation	Car No.
1.	Auditor General of Pakistan	IDH- 7094
2.	Dy. Ar. Gl. (Revenue Receipt Audit).	IDG- 3929
3.	Dy. Ar. Gl. (Admn. & Coord).	IDH-2162

4.	Dy. Ar. Gl. (Govt. Audit).	IDG-876
5.	OSD (Special Audit).	LOW-4005
6.	Dy. Ar. Gl. (Corporate Audit).	IDB-165

Staff Duty

(i)	Two vehicles for Staff duty	LHY-9035
		LHY-9036
(ii)	One vehicle for protocal duty	IDG-4217
(iii)	One Suzuki Van for General duty	LOP-5923

(iv) One vehicle each provided to the following ten Directorates in the Auditor General's office:--

(a)	R&D Directorate	IDG-7825
(b)	International Relation Directorate	IDG-3747
(c)	Insp. & Reg. Directorate	IDG-1435
(d)	Admn. Directorate.	IDG-1436
(e)	Directorate of Government Audit	IDG-1431
(f)	Corporate Audit Directorate.	IDG-5843
(g)	Rev. Receipt Audit Directorate.	IDG-1433
(h)	Spl. Audit Directorate.	RIV-8335
(i)	Establishment Directorate.	IDF-6205
(j)	Budget Directorate.	LHX-119

(b) A reference has been made on 13th April, 1999 by the Auditor General's Office to the Cabinet Division for seeking approval to the use of the above stated vehicles (Annex-I)

Annex I

OFFICE OF THE

AUDITOR GENERAL OF PAKISTAN

CONSTITUTION AVENUE ISLAMABAD

No. 482/Admn-II/C/2-72/98 Dated: 13-04-1999

The Additional Secretary,

Cabinet Division,

Islamabad.

Subject: STAFF CARS FOR THE OFFICE OF THE AUDITOR GENERAL OF PAKISTAN.

The undersigned is directed to state that the office of the Auditor General is presently maintaining 20 vehicles, as detailed below:-

a) The under mentioned six staff cars are in use of entitled (B-21 and above)officers;

Sl. No.	Vehicle No.	Make	In the use of
1	IDH-7094	Toyota Corolla	Auditor General of Pakistan
2	IDG-3929	Suzuki Khyber	Dy. Ar. Gl. (Revenue Audit)
3	IDH-2162	Suzuki Khyber	Dy. Ar. Gl. (Admn & Coord)
4	IDG-876	Suzuki Margalla	Dy. Ar. Gl. (Govt. Audit)
5	LOW-4005	Suzuki Khyber	O.S.D. (Spl. Audit)
6	IDB-165	Toyota Corolla	Dy. Ar. Gl. (Corporate Audit)

(b) Vehicle No. IDG-4217 Toyota Cressida, 2400 CC, is used

exclusively for protocol duties. This vehicle was received through the Economic Affairs Division from US Aid Organization, at the time of its winding-up. It is an old vehicle of 1986 model but is in a good condition and appropriate for protocol duties. The Auditor General of Pakistan is Member of several international bodies of Supreme Audit Institutions like ASOSAI, INTOSAI and Common Wealth Organization of Supreme Audit Institutions. The Office of the Auditor General of Pakistan is also the permanent Secretariat of ECOSAI. The Department of the Auditor General of Pakistan is visited by a number of dignitaries from International Supreme Audit Institutions and there is also an active international participation during seminars and various training programs arranged by the Department. For the various activities, stated above, vehicle No. IDG-4217 is required to provide transport facility to foreign dignitaries.

c) Two Toyota Hiace vans 1989 model are used for staff duty for pick and drop of staff working in the Auditor General's office in the morning and at close of office hours.

d) Suzuki van No. LOP-5923 is used for the general duty of Auditor General's office and for official visits of officers of department from other stations.

e) The office of the Auditor General is the controlling office of 40 Audit and Accounts offices, located all over the country. It is responsible for policy formulation, coordination and supervision of field offices. There are 10 Directorates in the Auditor General's Office, each having a distinct function. These Directorates are headed by BPS-20/19 officers. Keeping in view their independent working and location, one vehicle is allocated to every Directorate to facilitate its work. The detail of vehicles allocated to the Directorates is as under:-

Sl. No.	Directorate	Vehile No.

1	Research &Development	IDG-7825
2	International Relation	IDG-3747
3	Inspection & Regulation	IDG-1435
4	Administration	IDG-1436
5	Government Audit	IDG-1431
6	Corporate Audit	IDG-5843
7	Revenue & Receipt Audit	IDG-1433
8	Special Audit	RIV-8335
9	Establishment	IDF-6205
10	Budget	LHX-119

2. In terms of Cabinet Division DO letter No. 12/1/96- CS dated 8-12-96 one car/vehicle is allowed for general duty of 5 BPS-19/20 officers. There are 25 BPS-19/20 posts in the above-mentioned Directorates with 30 BPS-17/18 officers, however these posts are allocated according to quantum of work of each Directorate. As mentioned above, each Directorate has a distinct area of responsibility and is functioning independently. Officers of these Directorates have to visit concerned field offices and relevant ministry/division for inspections/meetings. Therefore pooling of transport for even two Directorates would not be feasible and is bound to effect their working. Moreover two of the Directorates are located at Lahore and due to shortage of office accomodation in the main building at Islamabad, the branches of the office are located in hired buildings at Melody Centre, Blue Area and F-10/1. Each of these distant offices requires transport facility for smooth working and liaison with main office.

3. The office of the Auditor General of Pakistan is established under the provisions of the constitution and although it is a department but in view of its

status and functions, the government has delegated administrative and financial powers of a Ministry/Division to this office. As indicated above, the administrative set up of Auditor General office and locations of its component units are as such that strict application of Cabinet Division letter, referred above, would create problems for this office and would affect its working.

4. In the light of position explained above, it is requested that in addition to the staff cars for entitled officers and protocol/general duties, this office may be allowed to use one vehicle for each of its Directorates.

Sd/-

(ASIF USMAN KHAN)

DIRECTOR (ADMN)

(051) 9224082

47. *Mr. Muhammad Anwar Khan Durrani: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to the Senate starred question No . 85 replied on 3rd March, 1999 and state:

(a) whether the Cabinet Division has approved use of IDG-4217 Toyota Cresida (2400(x) by the Auditor General of Pakistan for protocol duties, if so, the number and date of approval letter; and

(b) the nature of Protocol duties for which the Staff Car is being used by the Auditor General?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) The case has been referred on 13-4-199 by the Auditor General's office to the Cabinet Division for seeking approval to the use of IDG-4217 for protocol duties. (Annex-I)

(b) The Auditor General of Pakistan is a Member of several

international bodies of Supreme Audit Institutions like ASOSAI, INTOSAI and Common Wealth Organization of Supreme Audit Institutions. The Office of the Auditor General of Pakistan is also the permanent Secretariat of ECOSAI. The Department of the Auditor General of Pakistan is visited by a number of dignitaries from International Supreme Audit Institutions and there is also an active international participation during seminars and various training programs arranged by the Department. For the various activities, stated above, vehicle No. IDG-4217 is required to provide transport facility to foreign dignitaries.

OFFICE OF THE

AUDITOR GENERAL OF PAKISTAN

CONSTITUTION AVENUE ISLAMABAD

No. 482/Admn-II/C/2-72/98 Dated: 13-04-1999

The Additional Secretary,
Cabinet Division,
Islamabad.

Subject: STAFF CARS FOR THE OFFICE OF THE AUDITOR GENERAL OF PAKISTAN.

The undersigned is directed to state that the office of the Auditor General is presently maintaining 20 vehicles, as detailed below:-

a) The under mentioned six staff cars are in use of entitled (B-21 and above)officers;

Sl. No.	Vehicle No.	Make	In the use of
1	IDH-7094	Toyota Corolla	Auditor General of Pakistan
2	IDG-3929	Suzuki Khyber	Dy. Ar. Gl. (Revenue Audit)
3	IDH-2162	Suzuki Khyber	Dy. Ar. Gl. (Admn & Coord)
4	IDG-876	Suzuki Margalla	Dy. Ar. Gl. (Govt. Audit)
5	LOW-4005	Suzuki Khyber	O.S.D. (Spl. Audit)
6	IDB-165	Toyota Corolla	Dy. Ar. Gl. (Corporate Audit)

(b) Vehicle No. IDG-4217 Toyota Cressida, 2400 CC, is used exclusively for protocol duties. This vehicle was received through the Economic Affairs Division from US Aid Organization, at the time of its winding-up. It is an old vehicle of 1986 model but is in a good condition and appropriate for protocol duties. The Auditor General of Pakistan is Member of several international bodies of Supreme Audit Institutions like ASOSAI, INTOSAI and Common Wealth Organization of Supreme Audit Institutions. The Office of the Auditor General of Pakistan is also the permanent Secretariat of ECOSAI. The Department of the Auditor General of Pakistan is visited by a number of dignitaries from International Supreme Audit Institutions and there is also an active international participation during seminars and various training programs arranged by the Department. For the various activities, stated above, vehicle No. IDG-4217 is required to provide transport facility to foreign dignitaries.

c) Two Toyota Hiace vans 1989 model are used for staff duty for pick and drop of staff working in the Auditor General's office in the morning and at close of office hours.

d) Suzuki van No. LOP-5923 is used for the general duty of Auditor General's office and for official visits of officers of department from other stations.

e) The office of the Auditor General is the controlling office of 40 Audit and Accounts offices, located all over the country. It is responsible for policy formulation, coordination and supervision of field offices. There are 10 Directorates in the Auditor General's Office, each having a distinct function. These Directorates are headed by BPS-20/19 officers. Keeping in view their independent working and location, one vehicle is allocated to every Directorate to facilitate its work. The detail of vehicles allocated to the Directorates is as under:-

Sl. No.	Directorate	Vehile No.
1	Research &Development	IDG-7825
2	International Relation	IDG-3747
3	Inspection & Regulation	IDG-1435
4	Admininstration	IDG-1436
5	Government Audit	IDG-1431
6	Corporate Audit	IDF-5843
7	Revenue & Receipt Audit	IDG-1433
8	Special Audit	RIV-8335
9	Establishment	IDF-6205
10	Budget	LHX-119

2. In terms of Cabinet Division DO letter No. 12/1/96- CS dated 8-12-96 one car/vehicle is allowed for general duty of 5 BPS-19/20 officers. There are 25 BPS-19/20 posts in the above-mentioned Directorates with 30 BPS-17/18 officers, however these posts are allocated according to quantum of work of each

Directorate. As mentioned above, each Directorate has a distinct area of responsibility and is functioning independently. Officers of these Directorates have to visit concerned field offices and relevant ministry/division for inspections/meetings. Therefore pooling of transport for even two Directorates would not be feasible and is bound to effect their working. Moreover two of the Directorates are located at Lahore and due to shortage of office accomodation in the main building at Islamabad, the branches of the office are located in hired buildings at Melody Centre, Blue Area and F-10/1. Each of these distant offices requires transport facility for smooth working and liaison with main office.

3. The office of the Auditor General of Pakistan is established under the provisions of the constitution and although it is a department but in view of its status and functions, the government has delegated administrative and financial powers of a Ministry/Division to this office. As indicated above, the administrative set up of Auditor General office and locations of its component units are as such that strict application of Cabinet Division letter, referred above, would create problems for this office and would affect its working.

4. In the light of position explained above, it is requested that in addition to the staff cars for entitled officers and protocol/general duties, this office may be allowed to use one vehicle for each of its Directorates.

Sd/-

(ASIF USMAN KHAN)

DIRECTOR (ADMN)

(051) 9224082

48. Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Finance

and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that in the Budget 1998-99 an amount of Rs. 800 Million was expected to be received by the Pakistan Government as grant for Federal Projects from E.E.C;

(b) If the answer to (a) above be in the affirmative, whether the amount have been received, if so, the projects for which it has been allocated; and

(c) if answer to (b) above be in negative, the reasons thereof?

Mr. Mohammad Ishaq Dar: (a) Yes.

(b) This amount was allocated by the European Economic Community (EEC)/European Union on-going grant assisted "Rural Electrification in Punjab Phase-II Project" Equipment, materials etc. of the value of Rs. 30.2 million(EURO 4,09,445) have been received upto 31st December, 1998. During the next 6 months i.e. 1-1-1999 to 30-6-1999 of the current financial year (1998-99), Equipment etc. of a value of Rs. 182 million (EURO 3.5 million) is expected to be received under European Union grant. The balance amount of Rs. 587.80 will be received as the project continues. A request for extending the Financing Agreement of the project upto 31-12-2000 has already been sent to the European Commission.

(c) Not applicable.

49. **Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that in the Budget 1998-99 an amount of Rs. 27 Million was expected to be received by Pakistan Government as grant for

Federal Projects from Asian Development Bank;

(b) If the answer to (a) above be in the affirmative, whether the said amount has been received, if so, the projects for which it has been allocated; and

(c) If answer to (b) above be in negative, the reasons thereof?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) Yes. Out of the total amount of Rs. 27 million, an amount of Rs. 14.637 million has been approved by ADB for the following projects:

(i) Strengthening of Aid & Debt Management Capacity of the M/o Finance; Rs. 4.500 million,

(ii) Development of Gender Dis-Aggregated Data; Rs. 1.137 million.

(iii) Reforming Judicial System; Rs. 9.00 million.

(b) The remaining amount Rs. 12.400 million expected for Public Administration Restructuring and Reform is yet to be approved.

(c) Not applicable.

50. **Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a sum of Rs. 4958.320 Million was expected to be received by the Pakistan Government as loan for Federal Projects from the Asian Development Bank as per Budget 1998-99, if so, whether the said loan has been received, if not, its reasons; and

(b) the names of the project for which the loan has been received?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) Yes. the said loans have been

received.

(b) The said amount is available for disbursement under various projects, the details of which are as under:-

	(Amount in Rs. Million)
Population Welfare	155.500
National Drainage Project	371.600
3rd Rural Access Road	1,362.000
Participatory Prog. P & D Edu, Health	309.900
Chashma Right Bank	1,650.000
Canal Irrigation Phase III, 1146-Pak	
Pat Feeder Canal	400.000
Canal Rehabilitation Project 772-Pak	
Swabi SCARP Project 976-Pak	250.000
Middle School Project.	18.000
Institute of Nursing & Health Services	40.000
Sh. Zayed P. G. M. Institute.	
Flood Protection- 1578- Pak.	240.000
Teacher Vocational Training	42.000
Forestry Sector Project	20.000
Primary Education for girls 977-PAK	13.172
National English Language Institute (NELI) Teacher Training Project 1210-Pak	41.548
Provincial Highway Road	30.000
Expanded Health Programme of Immunization NIH.	14.600

Total: 4,958,320

51. ***Mir Nabi Bux Domki:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the number of D-type Quarters in street No. 26 and 27, G-6/2, Islamabad, in front of which hedges have been planted and the time by which these hedges will be removed?

Minister Incharge of the Cabinet Division: Hedges exist in front of these quarters in Gali No. 26 & 27, G-6/2. These hedges are common feature in Islamabad CDA is planning to give a notice to all such encroachers through Press for substituting it with soft land scaping according to CDA formal instructions. Action against the defaulters will be taken for removal of such encroachments after giving cut off date.

52. ***Haji Javed Iqbal Abbasi:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that water connection has not been provided, so far, to the flats of block No. 7, Cat-V G-8/4, Islamabad, if so, its reasons; and

(b) the time by which water connection will be provided to the said flats?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a & b) No. The water connection has since been provided to the subject block by the CDA.

53. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the volume of trade done with Oman, Bahrain, Kuwait and United Arab Emirates during the last three years; and

(b) the details items being imported from and exported to these countries?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) The volume of trade for the last three years of the following countries is as under:-

VOLUME OF TRADE

(In Million US$)

OMAN	
1995-96	59.852
1996-97	79.001
1997-98	83.553
BAHRAIN	
1995-96	149.896
1996-97	118.269
1997-98	150.749
KUWAIT	
1995-96	784.362
1996-97	855.692
1997-98	583.311
UNITED ARAB EMIRATES(UAE)	
1995-96	994.064
1996-97	1368.400
1997-98	1107.623

(b) The details are at Annex-I to IV.

(Annexures have been placed on the Table of the House and a copies have also been provided to the Member.)

54. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the annual expenditure of the President's Secretariat during the last two years; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to curtail it?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) Annual expenditure of the Presidents Secretariat during the last two years i.e. 1996-97 and 1997-98 is given below:-

S. No.	Name of Office	Expenditure for 1996-97	Expenditure for 1997-98
1.	President's Sectt (Personal)	Rs. 43,739,956	Rs. 42,965,424
2.	President's Sectt (Public)	Rs. 27,211,555	Rs. 24,817,227
3.	President's Contingent Grant	Rs. 35,200,337	Rs. 29,957,028
	Grand Total	Rs. 106,151,848	Rs. 97,739,679

(b) 261 sanctioned posts of officers and staff as detailed below have been surrendered from the President's Secretariat as an economy measure and resultantly the expenditure of the President's Secretariat will decrease in the current

financial year:-

		Officers	Staff	Total
1.	President's Sectt. (Personal)	8	69	77
2.	President's Sectt. (Public)	21	163	184
	Total:	29	232	261

56. ***Eng. Iqbal Zafar Jhagra:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the number of tankers .available with Government Hostel Water Tanker enquiry, Government Hostel, Islamabad;

(b) the date wise details of complaints received and attended during February, 1999; and

(c) the fate of remaining complaints?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) 4 to 6 tankers are deputed at Government Hostel water tanker Enquiry.

(b) The date-wise detail of complaints received and attended during February, 1999 is given in the Annexure-I.

(c) Remaining (un-attended) complaints are not continued next day.

Annex I

CAPITAL DEVELOPMENT AUTHORITY

BULK WATER PRODUCTION DIVISION

DETAILS OF COMPLAINTS RECEIVED AND ATTENDED DURING THE

MONTH OF FEBRUARY AT GOVT; HOSTEL WATER TANKER ENQUIRY.

DATES	COMPLAINTS RECEIVED.	COMPLAINTS ATTENDED.	TANKERS ON DUTY.
01-2-99	136	156	04
02-2-99	184	184	05
03-2-99	243	173	06
04-2-99	216	216	05
05-2-99	240	171	07
06-2-99	159	145	04
07-2-99	166	127	04
08-2-99	86	86	05
09-2-99	92	92	05
10-2-99	123	123	04
11-2-99	148	148	05
12-2-99	143	130	04
13-2-99	158	129	04
14-2-99	194	153	05
15-2-99	130	115	04
16-2-99	158	142	04
17-2-99	124	124	04
18-2-99	141	141	04
19-2-99	149	149	06
20-2-99	177	139	06
21-2-99	201	151	05

22 -2-99	123	121	04
23-2-99	199	154	03
24-2-99	113	113	04
25-2-99	178	153	04
26-2-99	182	154	04
27-2-99	191	153	04
28-2-99	175	146	03

56. ***Raja Aurangzeb:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the quota reserved for persons having domicile of Islamabad in the Federal Government Services; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to increase this quota, if so, its extent?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) No separate quota for persons having domicile of Islamabad has been reserved in the Federal services, because holders of the domicile of Islamabad are accumulated in Federal Services against the quota prescribed for Punjab.

(b) No.

57. ***Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the details of KIOSKS and make-shift restaurants in CDA area, Islamabad; and

(b) the number of the said kiosks and restaurants which are illegal and against CAPITAL MASTER PLAN and the steps being taken by the Government to removed them?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) A total of 207 Kiosks/khokhas have been licenced in Capital area with following break-up.

Stalls Type 'A'	31
Stalls Type 'B'	35
Stalls Type 'C'	18
Kiosks	60
Tea Stall/Cigerette Kiosk	63
Total:	207

(b) According to a recent survey there exist 734 jhoumpra restaurants. Although majority of those were licenced in the past but later there permissions were not renewed and allowed to lapse. Recently a committee has been constituted in the Planning Wing to study the issue in totality and submit its recommendation. Committee is primarily looking into possibility of licencing/regularising those sites which are not eye sore or traffic hazard and for which a genuine need for the local area exists. Further action for the removal of illegal jhoumpras will be initiated as soon as deliberations of the committee are finalized. Current drive of CDA against encroachment is ample evidence to the fact that it is committed to purge the city of all kinds of encroachments.

UNSTARRED QUESTION AND ITS REPLY

1. **Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to refer to the Senate starred question No. 155-A replied on 3rd March 1999 and state the prescribed qualifications/criteria for appointment against the post of Deputy Registrar, BS-17?

Minister Incharge of the Establishment Division: Following is the prescribed qualifications/criteria for appointment the post of Deputy Registrar (BPS-17) in the Federal Servic Tribunal:

Method of appointment.-- The post will be filled by promotion, and failing that by transfer or by direct recruitment.

Conditions of promotion.-- The promotion shall be made by selection from amongst persons who hold the post of Superintendent or Assistan Registrar or Reader in the Service Tribunal on regular basis and have rendered at least 3 years service in Basic Scale 16 or at least 8 years service in Basic Scale 11 and above. Preference shall be given to officials having a degree in law.

Qualifications/conditions for transfer.-- Appointments by transfer shall be made from amongst the persons holding appointment on a regular basis in the same grade in which the post to be filled exists, provided the person concerned possesse the qualifications/experience prescribed for direct recruitment or promotion to the post concerned.

Qualifications, experience and age limits for direct recruitment.-- Law graduate, having 3 years experience of working as Assistant Registrar in a High Court or a Tribunal, or as Legal Adviser in a Government Office or large private establishment, or 3 years practice as an advocate.

Qualifications, experience and age limits for direct recruitment.-- Law graduate, having 3 years experience of working as Assistant Registrar in a High Court or a Tribunal, or as Legal Adviser in a Government Office or large private establishment, or 3 years practice as an advocate.

Age Limit: Max. 35 years Min. 25 years

Provided that the maximum age limit will be relaxed by 3 years in the case of candidates belonging to Scheduled Castes, Buddhist Community, recongnised tribes of the Tribal Areas, Azad Kashmir and Northern Areas in accordance with the instructions issued by the Establishment Division.

جناب چیئرمین : جی ڈاکٹر عبدالحئی کا پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین ! شکریہ - میں point of order کے ذریعے ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ talent scheme کے تحت فیڈرل گورنمنٹ نے کچھ بچے مختلف Cadet Collegesمیں بھیجے ہوئے ہیں ' دوسال سے اس سکیم کو drop کیا گیا ہے ' اس میں 50% بلوچستان کے بچے ہیں - اب Cadet Colleges والے ان بچوں کو نکال رہے ہیں - انہوں نے ان کے والدین کو بھی نوٹس دے دیا ہے کہ آپ اپنے بچے لے جائیں۔ اب یہ تو فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے ' کیونکہ یہ تو غریب والدین کے بچے تھے اور talent کی بناء پر ان کو مختلف Cadet Colleges میں بھیجا گیا تھا۔ اب اس بارے میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ فنانس منسٹری اس کو لے کر بیٹھی ہوئی ہے اور وہ پیسہ نہیں دے رہے۔ یہ بچوں کے مستقبل کا سوال ہے اور اسی طرح جو بیرون ملک بچے پڑھ رہے ہیں ان کے ساتھ بھی یہی صورتحال درپیش ہے۔ جب گورنمنٹ نے ان کی responsibility لے لی ہے تو ان کو اپنی تعلیم مکمل کر لینے دیں۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! میں اس کو مزید supplement کرنا چاہتا ہوں - جناب چیئرمین ! پرنسپل اسلامیہ کالج ' یونیورسٹی آف پشاور نے details دی ہیں اور انہوں نے گورنمنٹ کو بار بار reminders بھیجے ہیں اور ان میں ایک reminder اس طرح کا ہے ' It may please be noted that even if the amount of Rs. 74000/- is released but not yet received حتیٰ کہ

انہوں نے آپ سے کہا ہے کہ پیسے release بھی ہوئے ہیں لیکن انہیں ملے نہیں ہیں۔ اس طرح انہوں نے تمام تفصیلات دی ہیں کہ جناب آپ اس سلسلے میں آپ اپنی پالیسی واضح کریں کہ یہ بچے جو گزشتہ دو سالوں سے پڑھ رہے ہیں اور ان کی ایک سال کی فیس تو آپ نے ادا کی۔ ۲ سال کی فیس ابھی تک ادا نہیں کی گئی ہے اور اگر یہ ادا نہیں کی گئی تو تقریباً ۱۷ کے قریب طالب علم ایسے ہوں گے جو میرٹ کی بنیاد پر آئے ہیں وہ تعلیم سے محروم ہو جائیں گے۔ تو اس سلسلے میں گورنمنٹ کی پالیسی جو میرٹ کی بنیاد پر تھی۔۔۔۔

جناب چیئرمین، نہیں مجھے سمجھ نہیں آیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسلامیہ کالج کا کوئی معاملہ ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ، نہیں میرٹ کی بنیاد پر جہاں طالب علم مختلف کالجوں میں بھیجے گئے ہیں۔ اس میں ایک کالج کے پرنسپل نے ان کی dues سے متعلق لکھا ہے گورنمنٹ آف پاکستان کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو۔

جناب چیئرمین، یہ جو پیسے یہ گورنمنٹ آف پاکستان نے دینے ہیں؟

جناب حبیب جالب بلوچ، ہاں، کیونکہ یہ جنرل میرٹ کی بنیاد پر لیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین ، کیوں جی آپ کو کچھ سمجھ آ گئی ہے۔

جناب محمد اسحاق ڈار ، میری گزارش ہے کہ اگر ایجوکیشن منسٹر کو تمام تفصیلات دی جائیں۔ Sir, this should come from the Minister of Education. اگر کالج کو پیسے نہیں ملے۔ Then the Federal Ministry of Education should be asked for the detail, فنانس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ، جناب چیئرمین! وزیر تعلیم صاحب سے ملاقات بھی کی ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ فنانس منسٹری نہیں دے رہی ہے۔ فنانس منسٹری پیسہ نہیں دیتی۔ سوا دو کروڑ فیڈرل گورنمنٹ پر liabilities ہیں۔ release نہیں کرتے۔ ایجوکیشن منسٹری کا کوئی قصور نہیں ہے۔ ان کو روپیہ نہیں ملتا۔ ان کے پاس والدین جاتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے کہ آپ فنانس منسٹری میں جائیں۔

جناب چیئرمین : آپ کہہ رہے ہیں کہ کیڈٹ کالجز، انہوں نے فرمایا ہے کہ میرٹ پر بچے ہیں اسلامیہ کالج میں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، کیڈٹ کالجز کے بچے ہیں اور نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین ، یعنی پاکستان میں جتنے کیڈٹ کالجز ہیں اس میں جو بچے بھیجے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، جی ہاں۔

جناب چیئرمین ، اسحاق ڈار صاحب پتہ کرلیں۔

جناب محمد اسحاق ڈار ، جہاں فنڈز کی کمی ہوتی ہے ۔ Finance is blamed but Education Ministry is given full budget and they should be taken care of their problem. میں ان سے بات کرتا ہوں۔ اگر فنانس کا مسئلہ ہوا تو ہم حل کریں گے۔

جناب چیئرمین ، جی اسلام الدین شیخ صاحب۔

جناب اسلام الدین شیخ، شکریہ جناب چیئرمین! جناب میں نے ایک privilege motion دیا ہوا تھا۔ آپ نے کہا تھا کہ آج لے لیں گے۔ وہ اس کے بارے میں تھا کہ میرے پاس کنفرم ٹکٹ تھا اور میں جب ائیرپورٹ پہنچا تو انہوں نے مجھے بورڈنگ کارڈ جاری نہیں کیا۔ اب جب میں اس دفعہ اسلام آباد آ رہا تھا تو وہ سارے لوگ آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ ہماری غلطی ہے تو میں اس privilege motion کو واپس لینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ انہوں نے معافی مانگ لی ہے اس لئے میں واپس لے رہا ہوں۔

جناب چیئرمین ، اچھا.Allowed, taken back جی جناب ساجد میر صاحب۔

جناب ساجد میر ، جناب چیئرمین! سکولوں کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔ جن سکولوں کے بارے میں ، میں بات کرنا چاہ رہا ہوں ان کا تعلق زیادہ منسٹری آف فنانس سے بنتا ہے۔ اس لئے میں جناب فنانس منسٹر کی توجہ چاہوں گا۔ حبیب بنک نے بہت سے سکول کھولے ہوئے تھے۔ اب یکدم سب کو بند کر رہے ہیں۔ ۱۷ سال سے وہاں لوگ پڑھا رہے ہیں۔ ان سب کو ملازمت سے نکالا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے فنانس کا مسئلہ ہے لیکن یہ ایک انسانی مسئلہ بھی ہے اور تعلیمی مسئلہ بھی ہے۔ ان اساتذہ کے روزگار کا مسئلہ بھی ہے۔ تو اس کی طرف میں ان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس بارے میں یہ سوچ لیں۔

جناب چیئرمین ، اس کو نوٹ کرلیں .If you can help out in this

جناب محمد اسحاق ڈار ، سینیٹر صاحب پوری تفصیل دے دیں۔ تو حبیب بنک کو میں بھجوا

دیتا ہوں ۔ کیونکہ They are independent. Ministry of Finance does not tell them. کہ سکول بند کریں یا کھول دیں یا ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بند کریں۔ اگر مجھے پوری تفصیل دے دیں تو میں حبیب بنک کو لکھ دوں گا۔

جناب چیئرمین : جناب اعتزاز احسن صاحب۔

جناب اعتزاز احسن : جناب چیئرمین! میری ایک گزارش ہے کیونکہ کل ایک موضوع پر گفتگو اور اظہار خیال ہو رہا تھا اور مجھے آج کچھ ضروری کام کے سلسلے میں لاہور جانا پڑ رہا ہے۔ میری فلائٹ آج ساڑھے آٹھ بجے ہے۔ تو میں صرف ۱۰ منٹ اس پر گزارش کروں گا۔ باقی سب حضرات بعد میں بات کریں گے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : جناب شفقت محمود صاحب گزشتہ ۹۵ ویں اجلاس کے دوران مورخہ ۵ اور ۸ مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : خواجہ قطب الدین نے ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب مختار احمد خان صاحب نے ذاتی وجوہات کی بنا پر ۲۱ تا ۲۳ اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : قاضی محمد انور صاحب بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر ۲۱ اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس تاریخ کے لئے انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : میر ظفر اللہ خان جمالی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۲۱ تا ۲۴ اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : منصور لغاری صاحب نے ذاتی وجوہات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : عبدالصمد ڈوگر صاحب نے 22 اور 23 اپریل کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا ان کی رخصت منظور کی جاتی ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : ایم ظفر صاحب نے 21 تا 23 اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ان کی رخصت منظور کی جاتی ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : انور درانی صاحب نے 21 اور 22 اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ان کی رخصت منظور کی جاتی ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

POINT OF ORDER

RE: REGARDING A NEWS ITEM WITH REFERENCE TO THE NOTICES ISSUED BY THE CHIEF ELECTION COMMISSION.

جناب چیئرمین : جی جناب اعتزاز احسن صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن : اس موضوع پر بات تو بہت طویل کرنی تھی اور بہت سے معاملات ایسے ہیں جن کے بارے میں میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم ہمارا مدعا اور ہماری گزارشات ، اپنے تمام ساتھیوں

اس ہاؤس کے فاضل ممبران اور اس ہاؤس کی اور آپ کی وساطت سے اور چوتھے ستون کے ذریعے سے قوم تک پہنچانا چاہتے تھے ۔ میں بھی یہ چاہتا تھا لیکن آج مجھے بہت سی باتوں کو اس وقت چھوڑنا پڑے گا۔ میرے پاس صرف ایک' دو باتیں کرنے کا وقت ہے۔

ایک تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین کہ ایک جانب چیف الیکشن کمشنر صاحب نے محترمہ بینظیر بھٹو اور سینیٹر آصف علی زرداری کو طلب کیا ہے۔ یہ اطلاع مجھے اخبارات سے ملی ہے مجھے اس کا علم نہیں۔ جس طرح آپ کو اخبارات سے اطلاع ملی ہے' اسی طرح مجھے بھی اخبارات سے اطلاع ملی ہے۔ مجھے یہ علم نہیں کہ آیا دونوں نوٹسوں سے متعلق محترمہ بینظیر بھٹو اور جناب سینیٹر آصف علی زرداری صاحب' تک وہ اطلاع پہنچی ہے یا نہیں پہنچی ہے' آیا نوٹس پہنچا ہے' کس طرح پہنچا ہے' ضابطہ کے مطابق پہنچا ہے یا نہیں پہنچا ہے ۔ ابھی میں اگر اپنی اطلاع کے مطابق عرض کر رہا ہوں تو اس سے یہ معنی نہ لئے جائیں کہ ان کو باضابطہ اطلاع ہوچکی ہے اس کی' لیکن جو اخبارات سے اطلاع ملی وہ یہ ہے کہ 24 تاریخ کو جناب چیف الیکشن کمشنر صاحب نے ان کو طلب کیا ہے کہ وہ آئیں اور بتائیں کہ یہ فیصلہ کیا ہوا ہے' جو 15 تاریخ کو احتساب بنچ نے کیا ہے؟ اس کے کیا مضمرات ہیں؟ اس کا کن کن پہلوؤں پر اطلاق ہوتا ہے؟ آیا وہ فیصلہ ان کو نااہل کرتا ہے یا نہیں کرتا ہے؟ اگر کرتا ہے تو پھر چیف الیکشن کمشنر صاحب نے اس پر کس طرح کارروائی کرنی ہے؟ اگر نہیں کرتا ہے تو پھر ان کا کیا موقف اور کیا استدلال ہوگا۔ ظاہر ہے ایک آئین کے تحت کارروائی ہوئی ہے۔ آئین کے تحت ان کو ایک سماعت کا موقع دینا لازمی ہے۔ وہ اپنے تمام تر موقف کو وہاں پیش کرسکتے ہیں۔ چیف الیکشن کمیشنر صاحب اس پر کچھ عمل کریں یا نہ کریں' ان کے استدلال کو پذیرائی بخشیں یا نہ بخشیں' یہ صوابدید ہے اور یہ ایک آئینی اور عدالتی صوابدید ہے۔ یہ کوئی بالکل بے لگام صوابدید نہیں ہے جس کو unfettered discretion کہتے ہیں' یہ judicial discretion ہے جو as a judicial officer, very high judicial officer, جنہوں نے حلف لیا ہے آئین کے تحت' وہ اپنی صوابدید کو استعمال کریں گے۔

پہلی بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرا خیال ہے کہ ان کو' آصف زرداری صاحب اور بینظیر بھٹو صاحبہ کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں ۔ وہ کیا کریں گے وہاں جاکر کیونکہ یہاں تو وزیر قانون صاحب نے تو پہلے ہی بیان دے دیا ہے۔

He said, "the Chief Election Commissioner could not review the Court Judgement. He cannot sit on an appeal against the judgement of a Court."

اس معاملے کا فیصلہ تو آپ نے اپنے دفتر میں کردیا ہے۔ ہم جو موقف وہاں بیان کرنا چاہتے ہیں، اس میں ہم بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ میں اس وقت اس کو reveal نہیں کرنا چاہتا۔ اچھا آگے انہوں نے یہ بھی کہا ہے ، "It was just a formality." اب اگر formality ہی ہے، اگر یہ محض ہم نے وہاں اتمام حجت کے لئے جانا ہے۔ جیسے آپ نے بھیج دیا ہے ایک formality تھی تو اسی طرح وہ بھی ایک formality پوری کر رہے ہیں۔ میں آپ کو عرض کردوں کہ ہمیں وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہوگی لیکن پھر فیصلہ چیف الیکشن کمشنر صاحب کا نہیں ہوگا، پھر حکومت کا فیصلہ ہوگا۔ یہ کر کیا رہے ہیں۔ اسی طرح سارے trial کے دوران ، آپ کو معلوم ہے یہاں کتنا تذبذب ہے، یہاں کس قدر بے چینی محسوس آپ نے بھی کی ہوگی۔ جب ادھر ٹرائیل چل رہا ہے مقدمہ چل رہا ہے، عدالت چل رہی ہے اور ادھر اتنے اتنے بڑے اخبارات میں آدھے آدھے صفحے کے اشتہارات چھپ رہے تھے اور چھاپے گئے تھے کہ آصف زرداری اور بے نظیر مجرم ہیں، ملزم ہیں۔ فیصلہ تو جرم کا انہوں نے پہلے کر رکھا ہے ۔ فیصلہ تو چیف الیکشن کمشنر کے فیصلے کا انہوں نے پہلے کر رکھا ہے ۔ تو ہم اتمام حجت کیا کریں گے۔ میں آپ کو یہ دکھا رہا ہوں یہ "The Nation" میں ان کے الفاظ ہیں۔ یہ کہیں گے کہ ہم اس کو بھی deny کرتے ہیں۔ لیکن بہرحال ، یہ تو رضا صاحب کی آج چونکہ اس لحاظ سے اس موضوع پر باری نہیں تھی انہوں نے میری توجہ اس طرف دلوائی میں نے اس پر عرض کر دیا۔ جناب چیئرمین ، اب آپ یہ دیکھیں عدالتیں ہوں ان کے روبرو مقدمات ہوں، چیف الیکشن کمشنر نے نوٹس جاری کیا اگر انہوں نے سننا نہیں ہے اور formality پوری کرنی ہے تو نوٹس کیوں جاری کیا اور کیا چیف الیکشن کمیشنر نے حلف نہیں اٹھایا آئین کے تحت۔ اور آیا وہ ماتحت ہیں حکومت کے ۔ اگر ہیں تو پھر ایک بات ہے اور یہی چیز سب سے بڑا عذاب ہے اس لمحے کا اور سب سے بڑی تنبیہہ ہے اور عبرت ہے سب کے لئے اور سب سن رہے ہیں میرے پاس مختصر وقت ہے اور میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک نیا واقعہ اس ملک کے ساتھ ہوا ہے اور یہ بیان اسی واقعہ کی عکاسی کرتا ہے وہ واقعہ کیا ہوا، وہ واردات کیا ہوگئی ہے ہمارے ساتھ ۔ پاکستان کی تاریخ میں آج تک کبھی یہ نہیں ہوا کہ ایک خاندان یا ایک حکمران ریاست سے زیادہ مقتدر یا طاقت ور ہوگا۔ یہاں فوجی ڈکٹیٹر بھی آئے ہیں اور مقتدر فوجی ڈکٹیٹر آئے ہیں ، ایوب خان تھے، یحییٰ خان تھے، ضیاء الحق تھے۔ یہاں democratically مقتدر حکمران بھی آئے ہیں، جس طرح ذوالفقار علی بھٹو تھے۔ ان کے پاس بہت اقتدار تھا مقتدر تھے اسی طرح ڈکٹیٹروں میں ضیاء الحق مقتدر تھے۔ ان کا موازنہ اگر آپ کریں جمہوری طور پر مقتدر جمہوری حکمران اور ایک مقتدر ڈکٹیٹر ، کل طاقت ان کے پاس ، ریاست کی طاقت ان

کے پاس تھی لیکن ریاست سے اضافی طاقت نہیں تھی۔ کچھ ایسے حکمران آئے جن کے پاس ریاست سے بہت کم طاقت تھی مثلاً میں جانتا ہوں کہ جب محترمہ پہلی دفعہ وزیراعظم ہوئیں تو صدر غلام اسحاق خان صاحب تھے وہ اپنی بات چلانا چاہتے تھے، چلاتے تھے، آٹھویں ترمیم اس وقت تک مکمل طور پر اپنے جوبن میں تھی اس کا اطلاق ہوتا تھا وہ نافذ تھی۔ اسحاق خان صاحب اپنے آپ کو ایک working authoritative صدر سمجھتے تھے اسی طرح چیف منسٹر نواز شریف صاحب تھے۔ بگٹی صاحب تھے اور آپس میں وفاق اور ان دو صوبوں کا ایک ایسا تعلق اور واسطہ رہتا تھا کہ کبھی کبھی resistance بھی کرتے تھے ہماری نگاہ میں، آپ کی بات ہماری نگاہ میں بغاوت تک بھی پہنچ جاتی تھی جب ریلوے لائن روک دی گئی۔ پنجاب میں، پنجاب میں ریلوے لائن پیر پگاڑہ کے والد نے روکی تھی انگریز نے انہیں پھانسی دے دی تھی یہاں چیف منسٹر نے خود ریلوے لائن چودہ گھنٹے تک روک رکھی وفاق کے ساتھ اتنی بڑی بغاوت کی آج وہ وزیراعظم ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے یہ کرشمہ ہے۔ لیکن جس نے اس قدر کام کیا، اس قدر کشمکش تھی کھنچا تانی تھی اس میں اقتدار اس قسم کا مکمل نہیں تھا، مکمل اقتدار ضیاء الحق کے پاس تھا۔

ریاست سے زیادہ مقتدر حکمران کیوں نہیں ہو سکتا اسی لیے کہ ریاست ایک مشینری ہے، ایک state apparatus ہے state apparatus کی جتنی طاقت ہے اس کو چلانے والا اس سے زیادہ طاقت ور نہیں ہو سکتا۔ مثلاً اگر میں ٹرک چلا رہا ہوں تو میرے میں ٹرک سے زیادہ طاقت نہیں ہوسکتی۔ ٹرک اگر پچاس میل کی رفتار سے جا رہا ہے تو میں ستر میل کی رفتار سے نہیں جا سکتا۔ میں کار چلا رہا ہوں، مشین کی طاقت کے برابر میری طاقت ہے، مشین کی طاقت سے زیادہ میری طاقت نہیں ہوسکتی۔ ریاست سے مقتدر حکمران کبھی نہیں آئے ہیں۔ ڈکٹیٹر بھی آئے ہیں اور مقتدر جمہوری حکمران بھی آئے ہیں لیکن کسی کی طاقت ریاست سے زیادہ نہیں ہوئی۔ ہو نہیں سکتی تھی ممکن نہیں تھی۔ یہ سائنس کے اصولوں کے منافی ہے لیکن آج ریاست کی طاقت سے زیادہ شریف خاندان کی طاقت کیسے ہوگئی۔ یہ تمام وسائل کی وجہ ہے۔ ضیا الحق کے ہاتھوں میں ریاست کے تمام وسائل تھے۔ وہ ان کو بروئے کار لا سکتا تھا۔ ان وسائل سے زیادہ اس کو اختیار نہیں تھا۔ but ریاست ایک بہت ہی powerful machine ہے۔ اس power کو وہ مکمل طور پر استعمال کر سکتا تھا۔ آج کے حکمرانوں میں ایک نیا troika پیدا ہو گیا ہے اور اس ٹرائیکے کے پاس ریاست کی تمام تر طاقت اور اضافی طاقت جناب کونسی ہے؟ لفافے کی، بریف کیس کی، سوٹ کیس کی، پیٹیوں کی۔ یہ ان کے resources ،--- ان کے وسائل --- ایک مقروض خاندان ہے۔ پاکستان کا سب سے بڑا مقروض خاندان ہے۔ لیکن قرضے لے کر واپس کرنے کا culture نہیں

ہے۔ لندن میں آپ دیکھ لیں۔ لندن ہائی کورٹ میں 32 million کا ----- یعنی ایک بھی instalment pay نہیں کی۔ لندن ہائی کورٹ کی یہ decree ہے۔ پیسہ لیا ہے اور واپس نہیں کیا۔ یہ ان کا culture ہے۔ پیسہ لے لو ' اس سے اپنے اقتدار میں اضافہ کرو۔ طاقت میں اضافہ کرو اور ریاست کے پاس اتنے resources نہیں ہیں جناب چیئرمین! جتنے اس نئے troika کے پاس ہیں۔ اب ٹرائیکا بھی imbalance ہے۔ ویسے تو troika یہاں balance کی بنیاد بنا ہے۔ ہم پچھلے دس بارہ سالوں میں کہتے رہے کہ یہ troika ہے۔ troika ایک balance create کرتا تھا۔ یہ troika imbalance کی بنیاد ہے۔ کیونکہ یہ ایک ٹانگ پر تمام تر وزن آ گیا ہے۔ کیونکہ troika internal to one leg of the state ہے اور وہ troika کیا ہے۔ troika ہے والد صاحب' بڑا بیٹا اور چھوٹا بیٹا۔ والد صاحب فیصلہ کرتے ہیں - یہ دل پہ ہاتھ رکھ کر بتائیں parliamentarians ' ان میں سے ایک قسم اٹھائے کہ کیا ان کا فیصلہ تھا کہ فوجی عدالتیں لگنی چاہیئیں۔ کیا انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ emergency لگنی چاہئے۔ ان کو تو پتہ بھی نہیں تھا۔ کیا انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ شریعت بل آنا چاہئے ۔ اس کے کیا خدوخال ہونے چاہیئیں۔ ان کو تو معلوم نہیں تھا۔ کیا انہوں نے کہا تھا کہ جناب رفیق تارڑ صاحب صدر ہونگے۔ یہ تو کہتے تھے کہ کسی چھوٹے صوبے سے صدر ہونا چاہئے۔ مجھے کئی لوگو ں نے کہا کہ چھوٹے صوبے سے لیں گے۔ خود ان کے قریب ترین لوگوں نے کہا ۔ اخبارات میں بیانات کہ وزیر اعظم پنجاب سے ہیں اس لئے صدر چھوٹے صوبے سے ہونگے۔ یہ تو جناب ایک پرچی جیب سے نکلی اور ان کو پتہ لگا کہ صدر کون ہو گا۔ پرچی جیب سے نکلی تو شریعت بل کا ان کو پتہ لگا۔ پرچی جیب سے نکلی تو فوجی عدالتیں نکلیں۔ پرچی جیب سے نکلی تو ان کو emergency کا پتہ لگا۔ یہ جناب مقتدر نہیں ہیں۔ ان کا اقتدار سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ معصوم ہیں سب۔ معصوم اس حوالے سے---یہ نہیں کہ جرم میں شریک نہیں ہیں ۔ معصوم اس حوالے سے کہ ان کو علم نہیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں اور ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اس حوالے سے یہ میرے بھائی معصوم ہیں' میری بہنیں جو ادھر بیٹھی ہوئی ہیں۔ وہ بھی میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ اس کے بہت برے نتائج نکلنے والے ہیں۔ یہ ایک خاندان کی حکمرانی ہے۔

یہاں تک آپ دیکھ لیں کہ وزیراعلیٰ پنجاب فارن پالیسی پر کام رہے ہیں۔ یہ جانتے ہیں - یہ کیا کر سکتے ہیں۔ جناب وہ امریکہ جا کر negotiations کرتے ہیں۔ finance وہ کر رہے ہیں۔ Finance Minister یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ Finance Minister ہمارے بھائی لندن جا نہیں سکتے۔ وہ ایک اور معاملہ ہے ان کا۔ لیکن لندن کیا واشنگٹن میں سارے agreements وہ کرتے ہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ یہ اخبار

میں خبر بھی چھپی جس کی آج تک تردید نہیں ہوئی کہ جو بیچارے بھوجا کے بچے کا قتل ہوا ہے۔اس کی تفتیش کی نگرانی جناب وزیراعلی پنجاب کریں گے۔ کیا آپ سوچ سکتے ہیں ۔ لیکن یہ خاندان جب ریاست سے مقتدر ہو گیا ہے۔ تو پھر وفاق ختم ہو گیا ہے۔ جب وفاق کو آپ اس طرح ختم کرتے ہیں تو ردعمل صرف پنجاب کی عدالتوں کے فیصلوں سے نہیں ۔ اس imbalance اس عدم توازن کی وجہ سے ایک ایسا ردعمل ہوتا ہوا میں دیکھ رہا ہوں جناب چیئرمین! میری آنکھیں دیکھتی ہیں کہ یہاں ان کو معلوم نہیں - یہ آج یہاں بیٹھے خاموشی سے تنخواہیں لے رہے ہیں۔ کاروں میں پھر رہے ہیں۔ ٹھنڈی گاڑیوں میں' ٹھنڈے گھروں میں رہ رہے ہیں۔ سمجھ رہے سب اچھا ہے۔ سب ٹھیک ہے۔ کیونکہ بانسری بجانے والے رائے ونڈ سے بانسری بجا رہے ہیں اور ان کو سلایا ہوا ہے۔ ان کو مراعات دے کر سلایا ہوا ہے۔ لیکن ان معصوموں' ان صم بکم عمی لوگوں کو کچھ معلوم نہیں کہ کہاں کیا لاوا پک رہا ہے۔ اتنا ہی ردعمل ہو گا جس قدر عمل ہو گا ۔ نیوٹن نے جب یہ کہا تھا جناب چیئرمین! تو یہ صرف فزکس اور عمرانیات کا قانون ہی نہیں بنایا گیا بلکہ ہر عمل کا ردعمل اتنا ہی شدید ہو گا ۔ جتنا یہ ایک خاندان کی حد تک مرکوز ہو گا' اسی قدر' اس سے زیادہ انداز میں اس کا ردعمل ہو گا اور ردعمل میں خون کی ندیاں نظر آتی ہیں' ردعمل میں وفاق کا شیرازہ بکھرتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ فیصلے ایک خاندان کے یا کسی ایک مرد کے خلاف ہو جائیں گے۔ رد عمل میں جو کچھ ان کے ساتھ ہو گا' جس طرح ان کے ساتھ ہو گا یہ چلا بھی نہیں سکیں گے' یہ بات بھی نہیں کر سکیں گے۔ یہ آج ہماری سنتے نہیں ہیں' کیونکہ آج یہ سمجھ رہے ہیں کہ جو روڈ رولر یہ چلا رہے ہیں' یہ روڈ رولر ان کے مخالفین کی طرف چل رہا ہے' جس دن یہ روڈ رولر مڑ گیا تو جناب چیئرمین! یہ اتفاق کا روڈ رولر نہیں ہو گا' یہ تقدیر کا روڈ رولر ہو گا۔ یہ ایک ایسی طاقت کا روڈ رولر ہوگا جس کے آگے کوئی نہیں بچ سکتا۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین، خالد انور صاحب ! انہوں نے جو بات کی ہے' آپ اس کا کوئی جواب دینا چاہیں گے۔ کل آپ ان کا بیان لائے تھے' آج وہ آپ کا بیان لے آئے ہیں'

Mr. Khalid Anwar: Mr. Chairman, it is a matter of regret for me that Senator Aitzaz Ahsan is not here to listen to the response. Yesterday he had a complaint against me, he said that I am always talking about him, that I am always criticising him. This was his complaint yesterday and today he begins his

address, he begins address by talking about me. I leave this august House to decide that who is obsessed with who? I was not planning to refer to him at all, but since he has chosen, he has sorted it fit and proper to commence, to initiate this dialogue, let me say a few words in praise of my absent Senator.

Sir, he referred to a statement reported in the press about the role of the Chief Election Commissioner. Now, what I said and I repeat it today and to me atleast it is obvious and I think, that it is obvious to any lawyer that the role of the Chief Election Commissioner is not to sit as an Appellate Court over the judgements of the High Court. Under the Constitution of Pakistan, a document with which it seems Senator Aitzaz Ahsan is not very familiar, it very clearly says, "appeals against the High Court lie to the Supreme Court and only the Supreme Court", the role of the Chief Election Commissioner is different. This is laid down in Article 63, Clause (2) and this is what the clause says:

> "if any question arises whether a member of the Parliament has become disqualified from being a member, the Speaker or as the case may be, the Chairman, shall refer the question to the Chief Election Commissioner and if the Chief Election Commissioner is of the opinion that the member has become disqualified, he shall cease to be a member and his seat shall become vacant."

What was the role of High Court, only this, is she guilty of a corrupt or illegal practice and that verdict has been given, that judgement has been delivered. Now the Chief Election Commissioner takes over. On the basis of that findings of corruption, of illegal practices, he then forms an opinion, is she to be disqualified or not to be disqualified. A different role for the High Court, a

different role for the Chief Election Commissioner. Now, apparently Senator Aitzaz Ahsan is not aware of this, which seems to me an elementary distinction laid down in the Constitution. In one sense I am not surprised that he is not aware of this. Mr. Chairman! You may have noticed that I have not praised Mohtarma Benazir Bhutto on the floor of this House. Today, I would like to pay her a tribute. It is a rare occasion that I would like to pay her a tribute. The tribute is this that she chose very wisely. She filed two appeals in the Supreme Court of Pakistan. She did not engage Aitzaz Ahsan to defend her. She selected Iftekhar Gilani and it was a good choice. For the first time she won in the Supreme Court and the reason for her victory is the absence of Aitzaz Ahsan.

The case came back to the High Court, to the Ehtesab Bench and again she chose wisely, she did not select Aitzaz Ahsan, she selected Hafeez Pirzada, she selected Farooq Naik, she selected Babar Awan. She selected Councils who were senior to him. She selected Councils who were junior to him. She consciously, deliberately excluded him from her panal of legal advisors.

On the floor of this House, I salute to her equity, her wisdom, her knowledge of law, her experience of lawyers. Now sir, let me not spend more time, the very valuable time of this august House in praise of Senator Aitzaz Ahsan and it is a matter of deep regret for me that he is not here to hear these words of praise.

Sir, I want to say something about the response of Mohtarma Benazir Bhutto to the finding given by the Ehtesab bench. We have read in the newspapers that she has two complaints. What are here complaints? The first complaint is against one of the honourable judges. She says "his father was a member of the bench which gave a verdict in her father's case. This is her first

complaint. Her second complaint is that the honourable judge has a brother and that brother is a member of the Pakistan Muslim League.

Now Sir, I can't help wondering when did she discover for the first time that the learned judge's father was a member of that bench. The judgement of theSupreme Court in the Zulfiqar Ali Bhutto case was delivered 20 years ago. This trial came up before a division bench , two judges not one judge, a division bench of which Justice Malik Qayyum was a member. The prosecution evidence was held, not once did she file a complaint, not once did she make a grievance that this judge should not hear the case because his father was a member of that bench. It is as late as March this year that for the first time wisdom dawned upon her. For the first time she discovered what had transpired 20 years earlier . Not only that, during this very trial on one occasion her council Mr. Latif Khosa got up before this very bench and said,"we would prefer that even the other cases should be heard by this bench". Now this is a statement made by her council in open court. She reposed full confidence in this bench upto March this year and this trial has been going on for more than one year.

(interruption)

Mr. Khalid Anwar : Now Sir, I do not stop here. Let us travel further. She made a discovery about the judge's brother . Now the judge's brotherhas been elected a member of the National Assembly in the election which took place more than two years earlier. She made a discovery about a judge's brother. Now the judge's brother has been elected as a member of the National Assembly in the election which took place more than two year earlier, and she didn't make another discovery, it so happens that the judge's sister is married to Mian Misbah-ur-Rehman who is a leading member of the Pakistan

Peoples' Party, President of the Lahore branch of the Pakistan Peoples' Party.

جناب چیئرمین۔ ختم کر لینے دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ آپ سارے بات کرتے رہیں اگر وہ جواب دیں تو غلط ہو گیا۔

Syed Qaim Ali Shah: You will allow us to speak on the judge and the judgement.

Mr. Chairman: He is not dicussing,

میری بات سنیں ناں ۔ he is neither dicussing the judge, nor the judgement, he is explaining to you the relationship, he is just telling you کہ اس کا بھائی کون ہے' اس کی بہن کون ہے ۔ He has not said کہ judgement غلط ہے' he has not said کہ cangro court ہے' all he is saying کہ اس کا بھائی کون ہے'.بہن کون ہے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب یہ Law Minister یہ بتا رہا ہے کہ اس کی بہن کون ہے' اس کا بھائی کون ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی ہاں۔

میاں رضا ربانی۔ تو کل یہاں سے بھی یہی بات ہو رہی تھی۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: No, No

آپ یہ کہہ رہے تھے' آپ ریکارڈ دیکھ لیں۔

میاں رضا ربانی۔ آپ جناب چیئرمین صاحب! بات سنیں' آپ one sided ہو کے اس House کو چلانا چاہ رہے ہیں تو یہ House اس طرح سے one sided ہو کے نہیں چلے گا۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں رضا ربانی صاحب آپ کی ہمیشہ یہ عادت ہوتی ہے کہ آپ کی نظر میں چیز one sided ہو جاتی ہے۔ آپ کریں تو ٹھیک ہے وہ کریں تو غلط ہے۔

میاں رضا ربانی۔ کل یہاں بھی یہ بات ہو رہی تھی اور آپ نے کہا کہ یہ بات نہیں ہو سکتی۔ آج Law Minister یہ بات کر جائے تو آپ بڑے آرام سے، اطمینان سے بیٹھ اس بات کو سن رہے ہیں۔

Mr. Chairman: It is according to the rules, please, sit down

جی جناب - it was against the rule. I again repeat, what you were doing yesterday, where I pointed out,was against the rule.

Mian Raza Rabbani: How was that against the rule, how was that against the rule?

جناب چیئرمین۔ آپ ریکارڈ نکال کر مجھ سے بات کریں۔ کیا میں دوبارہ ریکارڈ نکالوں پھر آپ کو بتاؤں۔

میاں رضا ربانی۔ بالکل نکالیں۔

جناب چیئرمین۔ O.K جی ریکارڈ نکالیں۔

Mian Raza Rabbani: You are exhibiting double standard. Mr. Chairman! you are exhibiting double standard.

Mr. Chairman: Please, wind up. Please, Raza Sahib sit down. No longer cutting in the ice. Repeatedly saying; you are doing this, you are doing this

Mian Raza Rabbani: Because you are doing this.

Mr. Chairman: This is not being taken anywhere.

Mian Raza Rabbani: It may not take anywhere.

Mr. Chairman: Please, Raza Sahib, sit down.

اب آپ کو اتنا تجربہ ہو گیا ہے when you make a good speech, people praise you. Why

do you want to spoil everything.

Mian Raza Rabbani: I don't want to spoil everything.

Mr. Chairman: Please, sit down Raza Sahib, it doesn't behove you as a former Law Minister.

ذرا سی بات ہوتی ہے آپ کا پہلا فقرہ یہ ہوتا ہے کہ you are being partisan۔ یعنی آپ گالیاں نکالیں تو سب ٹھیک ٹھاک، آپ گالیاں نکالیں، وہ defend کریں تو غلط ہے۔ انہوں نے judgement دی ہے۔You start saying everything about the judgement۔

میاں رضا ربانی۔ جناب بالکل defend کریں لیکن جو parametres آپ نے ----

جناب چیئرمین۔ وہ وہی رکھوں گا، please۔ میں وہی رکھوں گا۔

میاں رضا ربانی۔ اگر آپ ان کو رکھیں گے۔

Mr. Chairman: You can't hear a reply, that's your problem, you can't hear a reply.

Mian Raza Rabbani: We can hear a reply.

جناب چیئرمین۔ حوصلہ رکھیں، دل کو بڑا کریں۔

میاں رضا ربانی۔ دل بہت بڑا ہے۔ دل آپ کا چھوٹا ہے کہ آپ parametres کو بدلتے ہیں۔ you exhibit double standard. We will expose those double standards

جناب چیئرمین۔ O.K جی خالد صاحب آپ شروع کریں۔ O.K, O.K اللہ نے مجھے بھی بڑا حوصلہ دیا ہے، مجھے بڑا حوصلہ دیا میں سنتا جاؤں گا۔ O.K جی۔

(مداخلت)

Mr. Khalid Anwar: Sir, I would like to carry on.

Mr. Chairman: O.K

جی، ہو گئی refreshment۔ بعد میں جی please یہ ختم کرلیں۔

Mr. Khalid Anwar: Sir, may I respectfully submit sir, it's a set pattern sir, whenever I rise to make response they become agitated, jumping up and down sir. Its quite normal for them, its quite customary for them ......

جناب چیئرمین۔ حوصلہ رکھیں، حوصلہ کریں، دل بڑا کریں، بہت بڑا کریں۔ جی۔

Mr. Khalid Anwar: I would like to carry on, sir, I would submit sir.

جناب چیئرمین۔ اس کے بعد جی، اس کے بعد جی۔

(interruption)

Mr. Khalid Anwar: Sir, I was submitting, she then made an allegation and I am genuinely sorry about that that yesterday these allegations were repeated about Punjab. What were the allegations-- a Punjabi judge has sentenced a Sindhi. Now sir, at the time of the general elections Punjabis are wonderful people. In 1970 they were wonderful people when they voted Zulfikar Ali Bhutto into office. When his daughter stood for elections in 1988 and she won on the basis of Punjabi votes, Punjabis were wonderful people. When she stood again in 1993, again Punjabis voted her in office, they were wonderful people but if a Punjabi judge decides against her then, Punjab is seeking to destroy the federation.

(interruption).

Mr. Khalid Anwar: They say, "yes" thank you very much. I appreciate sir. Sir, everytime they open their mouth, they support my case. They support my argument. Sir, let us examine. I would like to ask them one question. Are there Punjabi judges in Switzerland also? Are there Punjabi judges in London also? Sir, we have a case in Switzerland in which a Swiss judge, Judge

Devo has frozen her bank accounts. And that judge has issued ---

(interruption).

جناب خالد انور۔ ان کو بہت دکھ ہو رہا ہے۔ بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ اگر کسی کے پاس valium tablets ہیں تو ان کو دے دیں۔ انہیں شکایت ہے کہ انہیں حصہ نہیں ملا۔

جناب چیئرمین۔ اب منسٹر صاحب آپ wind up کرلیں۔

Mr. Khalid Anwar: I must proceed further sir. The Swiss Judge, Judge Devo had issued letter rogatory. I need to explain this. It is a technical term of art. Sir, a letter rogatory is communication in terms of which a judge in one country interacts with a judge in another country. It is a form of communication across the national border. It is a Swiss judicial system interacted with the Pakistan judicial system. Now sir, what was the letter rogatory which was issued. The Swiss court had issued a letter rogatory which has arrived in Pakistan. And in that letter rogatory what they have said is- these are the allegations against Benazir Bhutto and Asif Ali Zardari. The allegations are levelled, questions are asked, and they are given an opportunity to defend themselves. The Swiss judicial system has given an opportunity through letters rogatory which have been served on them in terms of which they have been invited to defend themselves against criminal charges, against both of them in Switzerland. Sir, the letters rogatory have been served that it is also a sentence, provided if they are found guilty.

Now I have a very simple and I think a very reasonable proposal to place before them. Let Ms. Benazir Bhutto and Senator Asif Ali Zardari present themselves before the Swiss Courts where there are no Punjabi Judges. Let them present themselves before the Swiss Courts where the original bank documents

of their Offshore Companies exist. Where the Swiss lawyers Yens Sweedelnich is available, where SGAS is available, where COTECNA is available and let them defend themselves under the Swiss Judicial System.

(interruption)

Mr. Khalid Anwar: The trial is still proceeding.

(interruption)

Mr. Khalid Anwar: Now sir, it is a very fair offer. That will be a completely impartial, a completely fair trial.

(interruption)

Mr. Khalid Anwar: Now sir, I give them second chance, I give them a second opportunity. If they are afraid of the Swiss Judicial System I give them a second opportunity.

Sir, the famous House known as Rakuward Mansion Puray Palace is owned by three companies. They are set up in an Island called "The Isle of Man". The Isle of Man is the Island in which these three companies have been in cooperative. Within that Island, under the Judicial System of that country, orders have been passed freezing and preventing the sale and disposal of Rakuward Mansion. Judicial orders have been passed in the Isle of Man.

Now sir, there are no Punjabi Judges in the Isle of Man either. No Punjabi Judges whatsoever. Those orders have been passed many many months ago. They have yet to come and defend themselves in the Isle of Man. They would not go to Switzerland, they would not go to the Isle of Man. They are apprehensive about the fact that there may be Punjabi Judges there also.

Now sir, on the floor of this House I made an offer and I thought it

was a fair offer many months ago in which I said "all that Ms. Benazir Bhutto has to do is to give in writing one small application to the Swiss Court, saying those bank accounts do not belong to her and she has no objection if that money is transferred to the Government of Pakistan."

(interruption)

Mr. Khalid Anwar: Will they not now accept this?

(interruption)

Mr. Khalid Anwar: Please send it to the Swiss Court. It is a fair offer. But they are not interested. They have declined the offer, they have declined it totally.

Now sir, let us travel to London also. What happened there? There is a law in England which provides for criminal investigation in cases in which criminal from a country outside Britain has either transferred money to England or committed some illegal acts in England, under that law, under the English law a Magistrate is known as a Bowstreet Magistrate, for three long and exhaustive months he has carried out a criminal investigation. He has recorded massive evidences. He has collected and collected thousands of documents including original bank statements. Those documents have been collected by them. Now sir, when he started, when he embarked on this judicial endeavour, what was their response? Senator Asif Zardari filed a petition in the High Court in London. It was dismissed. What was his pray, he said please stop the Bowstreet Magistrate from investigating into his bank accounts in England. Now the High Court rejected that petition. He has gone again, his petition has been dismissed again. Now Sir, these are judgements of the High Court in London and again, in

confidence I tell them, there are no Punjabi judges there either.

Now Sir, a reference was made and I think this was another very significant point in Aitzaz Ahsan's speech, he talked about the Ittefaq group and I was very interested to note and I think whole of us must have noted it, he did not say anything at all about her disqualification. He did not say even one sentence in defence of Mohtarma Benazir Bhutto. He did not say even one sentence in defence of Senator Asif Ali Zardari. I think it is significant. I think that is a pointer in the wind, it is a pointer as to the direction in which he is travelling. It is a pointer as to the direction in which this party is travelling. This party is in the throes of crisis. It can see its fragmentation. It can see its disintegration very clearly ahead of them. They tried to build up a nation by movement. It failed miserably. They had a "Dharna" outside parliament yesterday and there was an enormous mass of people there. Almost twenty people, almost twenty people in the city of Islamabad turned up for that "Dharna". It was a great performance, I pay compliment to them on that. It is indicative of the public support that they enjoy today.

Sir, as a last trick they have now tried to play what is called the Sindh Card. Abuse of Punjab, abuse of Pakistan, criticism of the judiciary, criticism of the Chief Election Commissioner whatever order he gives, I do not know. He goes to hear them. He will pass an order on the merits. He may disqualify them, he may not disqualify them. It is not in my knowledge. But the important point was that Aitzaz Ahsan did not try to defend his party leader. He did not try to defend his party leader although this entire debate today and yesterday focuses around her. I think this is a matter of the highest significance and importance.

جناب رفیق احمد شیخ، آپ کی ساری *** جو اخبار میں چھپی ہے اور جہانگیر بدر آپ کے سامنے لایا ہے اور یہ ساری گفتگو اس کی *** پر ہو رہی ہے۔ جناب اس پر محترمہ کو defend کرنے کا تو سوال ہی نہیں ہے۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق، جناب یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ جناب یہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں جی۔ یہ لفظ *** it is expunged۔ آپ بڑے senior لوگ ہیں۔

Mr. Rafique Ahmed Sheikh: You should stop him from making irrelevant talks. What for is the Chairman here?

Mr. Chairman: If he is talking relevant I will not stop him.

Mr. Rafique Ahmed Sheikh: He is talking altogether irrelevant.

Mr. Chairman: It may be incorrect

تو آپ اس کو correct کرنے کی کوشش کریں۔ یہ کہنا کہ *** ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔

Mr. Rafique Ahmed Sheikh: It rose out of the motion moved by Mr. Jehangir Badr about his *** statement appearing in the press, Benazir's defence was not a question. He should know what is being discussed in this House

اور آدھے گھنٹے سے you are permitting to discuss something which is not before the House.

Mr. Chairman: He is replying to points raised from this side, how can I stop him?

*** (The words expunged by order of the Chairman)

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب یہ الفاظ expunge کریں۔

جناب چیئرمین، جناب خالد انور صاحب آپ wind up کریں۔

جناب خالد انور، مجھے کوئی اعتراض نہیں جی - یہ بڑھاپے میں ہیں۔ پریشان ہیں، جذباتی ہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ جو مرضی کہتے رہیں۔

Sir, I would like to wind up sir, just one last episode I like to refer to. It is about a necklace. Sir, what happened is this, there is a famous store in England called David Boris International. This store sold a necklace and the purchaser was Mohtarma Benazir Bhutto. Now the Swiss Judge took evidence from the concerned person in this store who sold the necklace. That evidence has been recorded and formed part of the judicial record in Switzerland. What is that evidence? The evidence is this that Mohtarma arrived. Now she had gone out for shopping.

Sir, we all go out for shopping. Some of us carry a few hundred rupees in our pocket. Those who are richer carry a few thousand rupees.

لیکن یہ محترمہ کے لئے کافی نہیں ہے کہ پانچ سو روپے یا ہزار روپے یا پانچ ہزار روپے ہوں، ان کے بٹوے میں پچیس ہزار پونڈ تھے - اندازاً بیس لاکھ روپے - اب وہ شاپنگ کے لئے نکلی ہیں اور بٹوے میں بیس لاکھ روپے پڑے ہیں - وہ دکان میں جاتی ہیں اور ان کو وہ ہار پسند آگیا اور کہا کہ جی میں لے لیتی ہوں - قیمت دریافت کی تو بتایا گیا کہ ایک لاکھ سترہ ہزار پونڈ، یعنی ایک کروڑ روپے - ایک کروڑ روپے - وہ یہ نیکلس لے لیتی ہیں - بٹوے میں پڑی رقم تو یہ payment کر دیتی ہیں اور بقایا کے لئے اسی بنک، وہی بنک سوئٹزرلینڈ والا اور یہ 1997ء کا واقعہ ہے، اسی بنک اکاؤنٹ سے بقایا رقم 92 thousand pounds کی دی گئی - یہ وہ گواہی ہے، یہ شہادت ہے، یہ دلائل ہیں جو سوئس کورٹ کے پاس اس وقت موجود ہیں -

اب آپ سوچیئے کہ یہ 97ء کا واقعہ ہے - اگست ۹۷ء کا واقعہ ہے، پوزیشن کیا تھی؟ کہ ان کے شوہر جیل میں پڑے ہیں - ان کے خلاف دنیا جہان کے اخبارات لکھ رہے ہیں - ان کی کرپشن کے بارے

میں دنیا جہان کے اخبارات لکھ رہے ہیں ' نیویارک ٹائمز ہے ' سنڈے ٹائمز ہے ' سب لکھ رہے ہیں ۔ محترمہ شاپنگ کے لئے نکلتی ہیں اور ان کو ایک کروڑ روپے کا ہار پسند آتا ہے اور خرید لیتی ہیں ۔ پھر یہ سوال اٹھا کہ جی اس ہار کا کیا کیا جائے ۔ اب وہ پاکستان لاسکتی تھیں ۔ لیکن اگر ایک کروڑ روپے کا ہار تھا تو اس پر کسٹم ڈیوٹی کتنی ہے ۔ یہی کوئی بیس تیس لاکھ روپے کی ہے ۔ تو محترمہ فیصلہ کیا کرتی ہیں کہ سوئٹزرلینڈ جینیوا جاتی ہیں اور اسی بنک کے لاکرز میں وہ ہار deposit کرتی ہیں ۔ وہ کسٹم ڈیوٹی بچا رہی تھیں لیکن ہار جج نے seize کردیا ۔ اب ہوا کیا جی کہ محترمہ نے ایک تقریر قومی اسمبلی میں صدارتی خطاب پر کی ۔ اب اس تقریر کے دوران محترمہ نے اس ہار کے بارے میں کچھ فرمایا ۔ کیا فرمایا that necklace, it is an ugly necklace, it is an ugly necklace, یہ نہیں فرمایا کہ جی یہ میں نے نہیں خریدا۔ بلکہ کہا ugly necklace, ہم غریب لوگ ہیں ہم سمجھتے ہیں پچاس ' ساٹھ ' ستر ہزار روپے کا ہار خوبصورت ہے ۔ محترمہ بہت نفیس شخصیت ہیں ان کے لئے ایک کروڑ روپے کا ہار تو کوئی چیز ہی نہیں ہے ۔ ظاہر ہے ugly ہوگا ۔ اپنے لئے اگلی دفعہ انشاء اللہ پانچ ' دس ' بیس کروڑ روپے کا ہار لیں گی ۔ لیکن انہوں نے وہ ہار سنبھال کر سوئٹزرلینڈ میں رکھا ہے ۔ ابھی تک وہاں موجود ہے ۔ عرض یہ ہے کہ محترمہ نے خود کہا ہے کہ وہ ugly نیکلس ہے ۔ اگر یہ کرم فرمائیں اس غریب قوم پر اور اس کو واپس یہاں بھیج دیں تو ان کی بہت عنایت ہوگی اور ہم سب نہایت شکرگزار ہوں گے ۔ یہ جی کچھ ' کچھ ' میں نے نہ صرف select کیے ہیں ۔ باقی بہت کچھ میں کہہ سکتا تھا لیکن سارے کا سارا معاملہ اس وقت subjudice ہے ۔ سپریم کورٹ نے ultimately فیصلہ کرنا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ مناسب یہی ہے کہ یہ سپریم کورٹ کے فیصلے کا انتظار کر لیں ۔ انشاء اللہ اس کے بعد جو فیصلہ ہوگا ' امید ہے کہ آپ بھی خوش ہوں گے اور ہم بھی خوش ہوں گے ۔ بہت مہربانی ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین ۔ جی اس جانب سے آپ تو بات کر چکے ہیں ' آپ بات کریں گے جی ۔

Mian Raza Rabbani: Sir, this is double standard.

جناب چیئرمین: کس طرح؟

Mian Raza Rabbani: The Law Minister initiated it yesterday.

Mr. Chairman: That was on a point of order.

جواب دیا تھا ان کا ۔

Mian Raza Rabbani: But, sir, what is he doing right now?

جناب چیئرمین: بھئی وہ تو اب debate کا جواب دے رہے تھے۔

میاں رضا ربانی - یہ کونسی debate ہے؟

جناب چیئرمین - چلیں اب صفدر عباسی صاحب کو موقع دیں جی۔

Mian Raza Rabbani: Sir, the debate is not over as yet. How is he winding up a debate which is still going on.

Mr. Chairman: Well , he is speaking, not winding up, he is speaking in the debate.

Mian Raza Rabbani: If he is speaking in the debate then I will make speech for a second time. Why can't I speak for a second time? What is so special about him? Because he migrates from one province to other.

(interruption)

جناب چیئرمین - چلیں جی صفدر عباسی صاحب کو موقع دیں جی ' جی صفدر عباسی صاحب - حوصلہ کریں رضا ربانی صاحب 'بات سننے کا حوصلہ بھی رکھیں - آپ بات کرتے ہیں' شور کرتے ہیں- بات کرتے ہیں جواب آ جاتا ہے- please اس ساری چیز کا صرف ایک ہی جواب ہے کہ مہربانی کرکے دل بڑا رکھیں- یہ نہیں کہ آپ اپنی بات کرتے رہیں اور ان کی بات نہ سنیں-

میاں رضا ربانی - جناب چیئرمین صاحب! میں وہ بات نہیں کر رہا ہوں -وہ دس بار بات کریں -میں صرف آپ ---

جناب چیئرمین، انہوں نے باتیں کی ہیں - Now I am giving the floor to Safdar Abbasi.

میاں رضا ربانی- صفدر کو آپ بالکل وقت دیں لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ ادھر سے۔

جناب چیئرمین، آپ کے پاس ایک ہی argument ہو تا ہے کہ آپ culprit ہیں' آپ

خراب ہیں۔ O.K. I am خراب۔ جی صفدر عباسی صاحب۔

میاں رضا ربانی: جناب آپ ایک yardstick رکھیں۔

جناب چیئرمین: ایک ہی yardstick ہے۔ You have been in Parliament *for* five years,you have been Law Minister لیکن حوصلہ نہیں پیدا ہوا یہ کیا بات ہوئی' جی جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ جناب میری تقریر میں کچھ باتیں ذرا تلخ ہوں گی۔

جناب چیئرمین ۔ جی آپ باتیں کریں ۔ صرف میں یہ کہوں گا کہ آپ ضرور تلخ باتیں کریں لیکن رولز کا خیال رکھیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ جناب میں کوشش پوری کروں گا لیکن اگر تھوڑی سی تلخی نکل آئے تو میں آپ سے بڑا ہی معذرت خواہ ہوں ۔ میں کسی کا نام نہیں لوں گا لیکن اگر کچھ تلخ باتیں ہوں تو میں عرض کروں گا آپ سے بھی کہ ایک دم مجھے interrupt نہ کریں ۔ ان سے بھی میں یہ کہوں گا کہ جی یہ مجھے interrupt کرتے رہیں ۔لیکن آپ مجھے interrupt نہ کریں ۔ ان سے میں نمٹ لوں گا۔ آپ مجھے interrupt نہ کریں۔

جناب چیئرمین ۔ دیکھیں! جو میں آپ کو گزارش کروں گا وہ یہ ہے کہ عدالتوں کو گالیاں نہ دیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ جناب میں عدالتوں کو گالیاں نہیں دوں گا ۔ لیکن there are individuals اگر individuals کوئی غلط حرکت کریں گے تو میرا حق بنتا ہے کہ میں ان کی حرکتوں کو point out کروں ۔ میں ان کی حرکتوں کو صرف point out کروں گا ۔ صرف یہ جو double standards اختیار کیے جا رہے ہیں میں ان کو point out کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں میری ایک ذمہ داری ہے to tell you---- نہیں' نہیں' دیکھیں آپ بے شک ان کو criticise کریں ' جو مرضی ہے کریں۔ قانون یا rules کہتے ہیں کہ عدالتوں کو criticise نہ کریں۔ So I will just point it out to you باقی یہ ہے کہ criticism کریں' گورنمنٹ پہ criticism کریں case کو present کریں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی - جناب والا! بات یہ ہے کہ بعض لوگوں کو استعمال کیا جارہا ہے - مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے جناب کہ وہ لوگ استعمال ہو رہے ہیں -جب فرق یہ ہو کہ ایک آدمی ہے ،" اتفاق" کی جب distribution کا case ہوتا ہے تو وہ بھی اس کے پاس ہے- "اتفاق" کے حق میں فیصلہ کرنا ہے تو وہی آدمی ،اگر محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف فیصلہ کرنا ہے تو بھی وہی آدمی، اگر bank default cases جانے ہیں "اتفاق" کو protect کرنے کے لئے "ریڈکو" کو protect کے لئے پھر بھی وہی آدمی- یعنی کہا یہ جاتا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف reference ہے -احتساب لاء یہ کہہ رہا ہے کہ سات دن کے اندر case decide ہونا چاہیئے -جناب میں ان سے پوچھتا ہوں - آج مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسحاق ڈار صاحب وزیر خزانہ نے، ایک میرے سوال کے جواب میں کہ جس میں، میں نے ان سے یہ پوچھا تھا کہ Nationalized Commercial Banks اور DFIs میں کون کون سے suit داخل کیے اور میں نے ساتھ ہی Banking Tribunal کا نام بھی پوچھا تھا - جناب ! اس میں انہوں نے suit نمبر دیا ہے ، amount دیا ہے ،بنک کا نام ہے ، کون سا وکیل کیس لڑ رہا ہے ، اس کا نام دیا ہے لیکن فرم کا نام کھا گئے ہیں کہ کون سی فرم کے خلاف وہ suit file ہوا ہے اور جج کا نام کھا گئے ہیں -Sir,The question is کہ یہ double standard کب تک - جناب، وزیر خارجہ صاحب کہتے ہیں کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کا انتظار کرو - جناب! قانون ہمیں اجازت دیتا ہے کہ تیس دن کے اندر آپ اپیل دائر کر سکتے ہیں - کیا انہوں نے اس اپیل کا انتظار کیا ہے ؟ مجھے تو افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ آپ نے بھی انتظار نہیں کیا اور جناب! جب state کی طاقت کی بات ہوتی ہے تو مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ سپیکر اور چیئرمین اس پارلیمنٹ ہاؤس کی اتھارٹی کے symbols ہیں لیکن میں ان کو کہنا نہیں چاہتا ، ان کو بھیڑ بکریوں کی طرح process کے لئے طلب کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ آ کر reference move کرو - ایک انسان کی اس سے زیادہ اور کیا طاقت ہو سکتی ہے کہ سپیکر اور چیئرمین کو طلب کرے ، ان کو یہاں بلائے اور ان سے کہے کہ ایک دن کے اندر یہ reference چیف الیکشن کمشنر کو بھیجیں - کیا آپ لوگوں نے سپریم کورٹ کا انتظار کیا -تیس دن ہیں - میں آج کہہ رہا ہوں کہ آج تک ہمیں certified copies of the judgement and detailed order نہیں ملیں لیکن وہ ساری اخبارات میں چھپ چکی ہیں -ہم وہاں witness کریں - Applications دیں کہ ہمیں certified copies of the detailed judgement نہیں ملیں لیکن وہ ہمارے حوالے کی جائیں -وہ ساری اخبارات میں چھپی ہیں - آج بے نظیر بھٹو اور آصف زرداری کے وکیل اخبارات میں چھپی ہوئی

judgement سے کیس تیار کر رہے ہیں ۔ایک short order ۱۲ بجے آتا ہے ۔ اے پی پی کے لوگ یہاں پر گواہ ہیں ۔ مجھے انہوں نے مشاہد صاحب! خود کہا ہے کہ ۱۲ بجے اے پی پی میں judgement circulate ہو چکی تھی جب کہ ساڑھے ۱۲ بجے کورٹ کے اندر announce ہوئی تھی اور تاریخ ۱۴ اپریل تھی ۔ ,I am sorry sir آپ ضرور چیک کریں ۔ آپ کی چیکنگ غلط نکلے گی ۔

(مداخلت)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ اس پر ۱۴ اپریل کی تاریخ تھی ۔ یہ ریکارڈ بھی ہے کہ اس ۱۴ تاریخ پڑی ہوئی تھی اور 15 تاریخ کو release ہوئی ۔ جناب! ہم کس کس interest کی بات کریں ۔ آپ کہتے ہیں کہ عدالت کو criticise نہ کریں ۔ عدالتوں کے بارے میں کچھ نہ کہیں ۔ جناب والا! جب حالات اس طرح کے ہو جائیں ۔ یہ آج commotion کیوں ہے ۔ آج یہ ہیجان کیوں برپا ہے۔ٹھیک ہے آپ کہیں گے کہ پیپلز پارٹی فیل ہو چکی ہے لیکن جناب! آپ اس ہیجان کو ختم نہیں کر سکتے ۔ آخر یہ ہیجان کیوں ہے لوگوں کے اندر ۔ اس کی وجہ simply یہ ہے کہ trial صحیح انداز میں نہیں کیا گیا ہے ۔ ویسے آپ کہتے ہیں کہ سب کچھ صحیح تھا تو کیا وجہ تھی کہ trial court defence بھی close کر دیتیں ۔ اس کے لئے بھی سپریم کورٹ جاؤ۔ وہ defence کو سنیں ۔ جناب! یہ سپریم کورٹ کے آرڈر ہیں ۔ رفیق رجوانہ صاحب بات کرتے ہیں کہ سپریم کورٹ کا آرڈر ہے کہ ایک ex-Magistrate Investigating جو Defence کے طور پر آ رہا تھا ' قمر اس کا نام ہے ' آپ اس کی evidence record کریں ۔ وہ request کرتا ہے کہ میں ۱۴ تاریخ کو یہاں پہنچ جاؤں گا ۔ وہ آتا ہے ۔اس کی evidence record ہی نہیں ہوتی تو جناب! آپ ہمیں یہ کہہ رہے ہیں کہ تم سپریم کورٹ کا انتظار کرو ۔ مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ انتظار کر رہے ہیں ۔ ہم appeal میں جائیں گے لیکن جناب! میں آپ کو ایک بنیادی بات بتاؤں ۔ ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ وہاں کیا ہو گا ۔ ذوالفقار علی بھٹو کا کیس جو کہ ہائی کورٹ پنجاب نے سنا ' convict ہوئے ' case appeal سپریم کورٹ میں ہوئی 5-6, 2-3 judgements, let me say, this is on record کہ 6-3 judgement in his favour convert ہوا because of the Martial Law Authorities, مارشل لا کے ڈنڈے کی وجہ سے 6-3 judgement in his favour convert ہوا in 4-3 judgement against him. ایک جج کو ریٹائرڈ کر دیا گیا ۔ دوسرے بیچارے کو ہارٹ اٹیک ہوا ۔ اس نے یہ کہا کہ میں واپس آنا چاہتا ہوں ' اس کو واپس نہیں آنے دیا ' case decide ہو گیا ' review آیا ' review reject ہوا ' he was hanged. تو جناب! میں یہ آج آپ کو بتا رہا ہوں on

record کہ جو عدالتی فیصلے ہیں ' جو judicial judgements ہیں ' وہ بنیادی سیاسی حقائق کو تبدیل نہیں کرسکتیں - آپ کریں convict محترمہ بے نظیر بھٹو کو ' اس کو سیاست سے نکالیں' دکھائیں indecent haste کہ جی اس کا trial ہم نے close کرنا ہے- بنائیں اپنی مرضی کے laws ' احتساب ایکٹ' ordinance بھی اپنی مرضی کے لائیں' چار مہینے کے لئے ordinance لائے ہیں' احمد صادق کی statement record ہو اور ordinance lapse ہو جائیں- کوئی پرواہ نہیں' لیکن جو چار مہینے کے لئے ordinance آیا ہے اس کو استعمال کرو- احمد صادق کی judgement لو اور ex-parte اس کے accounts freeze کر دو- یہ کیا ہے ex-parte سنا نہیں ' judicial commission بنا دو- جناب یہ حقائق ایسے ہیں جن کو آپ رد نہیں کرسکتے' یہ ریکارڈ کی باتیں ہیں اور اب میں کہہ رہا ہوں کہ آپ محترمہ بے نظیر بھٹو کو convict کریں لیکن جو اس ملک کے بنیادی سیاسی حقائق ہیں کہ بے نظیر اس ملک کے اندر کم از کم 40 فیصد لوگوں کی نمائندہ ہے' آپ اس کو تبدیل نہیں کرسکتے' نہیں کر سکتے- آپ پیپلزپارٹی کو annoy نہیں کر سکتے- میں کھلے عام کہہ رہا ہوں کہ ہم کسی بھی طور پر پیپلز پارٹی کی ' بےنظیر بھٹو کی annoyance نہیں ہونے دیں گے- میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ پیپلزپارٹی کا چاہے ایک کارکن ہی ہو' چاہے ہم اس پارلیمنٹ کے اندر ہوں یا نہ ہوں ' اس پارلیمنٹ سے ہم سارے باہر ہوں' آپ ہمیں نکال دیں' سب کو disqualify کر کے گھر بھیجیں لیکن جب تک پیپلزپارٹی کا ایک کارکن بھی زندہ ہو گا ہم اس علم کو بلند رکھیں گے- ہم محترمہ بے نظیر بھٹو کو اس طرح annoyance نہیں ہونے دیں گے- میں پھر کہہ رہا ہوں کہ *****

Mr. Chairman: Now there I have to warn you and this is expunged. I would also request the press that anything critical of the Supreme Court or the High Court may not be published. This is against the rules and again I warn you, please.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی- جناب میں آپ کو بتا رہا ہوں اللہ بہت بڑا کارساز ہے- یہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور میں آپ کو سنا رہا ہوں ' مولوی مشتاق اُس جوڈیشل بینچ کا head تھا جس نے ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی- راجہ صاحب اس کی لاش کو مکھیوں نے کھایا اور ساتھ تین بندے اور مر

***** (Words expunged by the orders of the Chairman)

گئے۔ تاریخ کا ریکارڈ ہے کوئی اس کو جھٹلا نہیں سکتا۔ جسٹس کرم علی چوہان باتھ روم کے اندر مر گیا باہر اس کے بیٹے کی بارات کھڑی تھی۔ یہ ایسے حقائق ہیں جس کو آپ تبدیل نہیں کر سکتے۔

جناب معذرت کے ساتھ ان کے اپنے خاندان کی بات کروں۔ یہ لیٹر یوسف عزیز کا ہے۔ کیا میں کہوں یوسف عزیز بھتیجا ہے میاں شریف کا اور غالباً اگر میں غلط نہ کہوں تو میاں نواز شریف کی اکلوتی بہن کا خاوند ہے اور شہباز شریف کا سمدھی ہے۔ جناب یہ میاں شریف کے بارے میں کیا کہہ رہا ہے۔ ان کو خط لکھا ہے اس نے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ راجہ صاحب! حوصلہ رکھیں اس کو سن لیں۔

جناب چیئرمین۔ جی پڑھ دیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ آپ نے میاں شریف صاحب کو خط لکھا ہے۔ بخدمت اقدس جناب میاں محمد شریف صاحب ، چیئرمین ، اتفاق گروپ جو کہ ڈیفالٹر ہو کر bankrupt ہوچکا ہے ، ایک ایسا گروپ ایک ایسا خاندان جو کلیم کرتا ہے کہ ہم پیسے نہیں دے سکتے ، کہتے ہیں کہ ہم نیشنل بنک کے بھی پیسے نہیں دے سکتے ، حبیب بنک کے بھی نہیں دے سکتے جو ایک ایک دن کے نوٹس پر لئے گئے تھے۔ جناب ! ان کے قرضے اس طرح sanction ہوتے تھے کہ صبح application جاتی تھی نیشنل بنک واپڈا ہاؤس برانچ میں ، مشاہد صاحب جا کر دیکھ لیں اگر ان کو یقین نہیں ہے ، میں یہ ان کے لئے کہہ رہا ہوں ، نیشنل بنک واپڈا ہاؤس برانچ میں صبح application جاتی تھی اسی دن منیجر ، اسی دن سرکل ایگزیکٹو ، اسی دن ریجنل ایگزیکٹو ، اسی دن سرکل ایگزیکٹو ۔۔

Mr. Chairman: One loan which was granted in one day when I was getting elected and it was honourable Senator who got it the same day

ایک کروڑ روپیہ جاری ہوا تھا۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب پچیس کروڑ روپے کی بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو میں اس سے گزرا ہوں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب یہاں بات ہوتی تھی تیس ، تیس کروڑ کی۔

جناب چیئرمین۔ جس دن میرا الیکشن ہوا ہے as Chairman Senate اس دن کی بات ہے '

آپ کیا بات کرتے ہیں۔ میرے لئے ایک کروڑ بھی کافی تھا۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب ایک کروڑ کی بات نہیں کر رہا ۔ ایک کروڑ ہوتے ہیں اگر اکاؤنٹ running ہو ' ایسے نہیں ۔ میں جو کہتا ہوں ' سنئیے۔ جناب آپ نے مجھے interrupt کیا ' اس لئے میں بول رہا ہوں ۔ ایک ' ایک کروڑ ہوتے ہیں اگر account running ہو لیکن اس طرح نہیں کہ 19 August,1991 کو اکاؤنٹ کھلے ' اسی دن اس میں پندرہ کروڑ credit ہو اور دوسرے دن اکاؤنٹ سے نکل گیا ۔ ایسا نہیں ہوتا جناب ' یہ ہوا ۔ چلیں لندن' جہاں کوئی پنجابی جج نہیں ہے ' جہاں کوئی سندھی جج بھی نہیں ہے------ خط کی طرف آ رہا ہوں ' خط تو ایسی چیز ہے کہ ان کو سمجھ آ جائے گی ۔ آج کوئی وقت کی پابندی نہیں ہے ۔ آج سنتے رہو تاکہ پتہ چلے ۔ کبھی صبر کر لیا کرو تھوڑا سا۔ آئیں لندن جہاں نہ کوئی پنجابی جج ہے ' نہ کوئی سندھی جج ہے ۔ ساڑھے بارہ ملین پاؤنڈ قرضہ لیتے ہیں جیسے ہم تو بہت امیر لوگ ہیں ۔ محترمہ بے نظیر بھٹو وہاں پر ایک لاکھ ڈالر لیکچر کا لے لیتی ہیں ۔ جناب میں ان کے بارے میں بول رہا ہوں ' on record ہے ' ہر لیکچر کا ان کو 25000 ڈالر ملتا ہے امریکہ میں ۔ محنت کرتی ہے ۔ حاجی صاحب ! بھاگتی ہے اپنی روزی کمانے کے لئے ۔ اس میں قابلیت ہے ۔ آپ کو اور نواز شریف کو کوئی نہیں دے گا 25000 ڈالر ۔ اللہ کرے مشاہد حسین صاحب کی ایسی قسمت ہو جائے کہ ان کو ملے کچھ ۔ ایونیو کی بات کریں جہاں میاں نواز شریف صاحب راڈو گھڑیاں لینے گئے تھے ۔ کہتے ہیں ہم bankrupt ہیں ۔ لاکھ ' لاکھ ڈالر کی انہوں نے وہاں سے گھڑیاں خریدیں ۔ ساڑھے بارہ ملین پونڈز کی انہوں نے خریدیں ۔ جناب فراڈ دیکھیں کہ آپ کسی بنک سے ساڑھے بارہ ملین پاؤنڈز لیں اور بھاگ جائیں ' ایک قسط اس کی سروس نہ کریں ' ایک پیسہ اس کا واپس نہ کریں ۔ اس اکاؤنٹ کو ہی بھول جائیں۔ بہت سارے بزنس مین ہیں' فاروق صاحب بھی بہت بڑے businessman ہیں ' اللہ ان کو اور ترقی دے ' اور بھی بہت سارے businessmen ہیں جو انہیں benches پر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اچھے اچھے businessmen ہیں۔ اپنے ماجد سلطان صاحب ہیں ' خواجہ قطب صاحب ہیں ' وہ اپنے business اچھے طریقے سے چلاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ملین پاؤنڈ اٹھاؤ اور بھاگ جاؤ ۔ یہ فراڈ ہے۔ جناب والا! آج 32 million pound کی ڈگری ان کے خلاف اسی لندن کورٹ میں ہوئی ہے ۔ نہ اس میں پنجابی جج ہے ' نہ

سندھی جج ہے، نہ پختون ہے، نہ بلوچی۔ اب ان کا پیسہ کون دے گا۔ آفتاب صاحب چلے گئے ہیں اور وہاں پر کوئی مہاجر جج نہیں بیٹھا۔ اس کے لئے personal guarantees دی ہوئی ہیں۔ میاں شہباز شریف کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس جیسا کوئی عقلمند نہیں ہے۔ ان کے بارے میں بعض پریس کے دوست مجھے کہتے ہیں کہ آپ لوگ بڑے بے وقوف ہیں، آپ کو کھانے کا طریقہ نہیں آتا، ان سے سیکھو کہ کھانے کا طریقہ کیا ہوتا ہے لیکن میں ان سے پوچھوں گا کہ یہ کوئی کھانے کا طریقہ ہے؟ اس سے بڑا فراڈ اور کیا ہو سکتا ہے کہ لے کر بھاگ جاؤ۔ قاضی فیملی---- اب اسحاق ڈار صاحب نہیں بیٹھے ہوئے، اس کے خلاف .serious fraud میں آج آپ کو بتا رہا ہوں ہمارے فنانس منسٹر لندن جا بھی نہیں سکتے اور اگر وہاں گئے بھی ہیں تو شاید آئندہ نہ جا سکیں۔ وہ بڑے لال پیلے ہوئے کہ رضا صاحب نے انہیں کہہ دیا کہ آپ Accountant تھے، چلیں جی آپ Accountant نہیں تھے، آپ ان کے ذاتی دوست تھے۔ آپ نے اس ذاتی دوستی کی بنیاد پر اس فیملی کے Identity Cards لئے اور ان Identity Cards پر آپ نے آگے account کھولا۔ پانچ ملین پاؤنڈز اس account میں credit ہوئے۔ آج قاضی فیملی کے خلاف serious fraud کی بنیاد پر enquiry ہو رہی ہے کہ یہ پیسے کہاں سے آئے۔ شہباز شریف پنجاب کے champion بنتے ہیں اور وہاں پر روز خودکشیاں ہو رہی ہیں۔ وہ D.Cs کو خط لکھتے ہیں کہ مجھے بتاؤ یہ خودکشیاں کیوں ہو رہی ہیں۔ اب یہ قاعدہ کوئی اللہ میاں نے بنایا ہے کہ جب نواز شریف جائے تو شہباز شریف آ جائے۔ وہ تو World Bank اور IMF کے ساتھ پتا نہیں کیا کیا negotiations وغیرہ کرتے ہیں لیکن جناب والا! اس کے اپنے صوبے کا یہ حال ہے کہ وہاں daily murders ہو رہے ہیں اور خودکشیاں ہو رہی ہیں۔

جناب والا صوبہ سندھ ایک غریب صوبہ ہے لیکن سب سے زیادہ خودکشیوں کا rate اس وقت پنجاب میں ہے۔ لوگ اپنے آپ کو مار رہے ہیں بھوک سے، تنگ سے تنگ آ کر۔ یہاں ان کی کوئی شنوائی نہیں ہے اور وہ fraud کرتے پھر رہے ہیں، کہتے ہیں کہ وہ بہت امیر لوگ ہیں جب کہ ان کی امارت صاف ظاہر ہے۔

یہاں پر خالد صاحب نے ایک بات کی تھی، Judge Deneal Daewoo ایک Investigation Magistrate ہے ----، جناب! احتساب کورٹ میں ایک اور مذاق ہوا، وکیلوں کو کہا گیا کہ آپ اپنی oral arguments ختم کریں اور اپنے written arguments ہمیں دیں۔ حفیظ پیرزادہ جن کے بارے میں خالد انور صاحب تعریف کر کے گئے ہیں، ان سے کہا یہ گیا کہ ہمیں Swiss law کی

کتابیں دو تاکہ ہم پڑھیں اور اچھا judgement دیں۔ لیکن ہوا کیا کہ وہ آدھے گھنٹے کے لئے اندر گئے اور written arguments وہیں رہ گئے ، Swiss laws وہیں رہ گئے اور پٹاری سے فیصلہ نکالا اور پڑھنا شروع ہو گئے ۔ جناب والا! اگر اس قسم کی چیزیں ہو رہی ہوں تو پھر آپ ہمیں کس طرح روک سکتے ہیں کہ ہم ان کو point out نہ کریں۔ میں کسی کی ذات پر نہیں جا رہا۔ بہت اچھے لوگ ہوں گے۔

جناب والا! اللہ بہت بڑا ہے ۔ یہی Swiss accounts کا کیس ان لوگوں کے اوپر ہو گا ، نہ ہوا تو پھر مجھے کہنا ۔ آخر میں جناب والا! میں آپ کو ایک سندھی کی حیثیت سے اور ایک پاکستانی کی حیثیت سے یہ کہہ رہا ہوں۔ اگر آپ نے نہیں سننا ہے تو چلیں جائیں۔ باقی لوگ مجھے سن رہے ہیں۔ آج مزا آ رہا ہے اس لئے نہیں سن رہے ہو۔

جناب چیئرمین : صفدر عباسی صاحب، ختم کریں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب ۲، ۳ منٹ میں ختم کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین : جی ختم کریں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب چیئرمین! اس وقت میری آپ سے دردمندانہ اپیل ہے ۔ میں کسی پنجابی کو گالی نہیں دے رہا اس لئے کہ میری زندگی کے شروع کے ایام اس لاہور شہر میں گزرے ہیں۔ جس شہر سے مجھے پیار ہے۔ میں لاہور کے ایچی سن کالج میں پڑھتا رہا ہوں۔ میں نے اس مال روڈ پر پلازہ سنیما تک کئی کئی چکر پیدل لگائے ہیں۔ میں نے ایبٹ روڈ پر کبانہ تک اور آگے گلستان سنیما تک کئی کئی چکر لگائے ہیں۔ میں میکلوڈ روڈ پر تانگے پر بیٹھ کر صنوبر اور رتن سنیما میں کئی دفعہ گیا ہوں۔

جناب چیئرمین : اکیلے یا کوئی ساتھ بھی ہوتا تھا۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی، ساتھ دوست ہوتے تھے۔ اس وقت بچے تھے آج کی طرح بڑے نہیں تھے۔ مجھے اس شہر سے پیار ہے۔ مجھے اس صوبے سے پیار ہے ۔ میں کسی کو کوئی گالی نہیں دینا چاہتا ہوں لیکن جناب چیئرمین! میں آپ کو آج اپنے صوبے کے احساسات اگر نہ بتاؤں تو یہ مجھ پر بوجھ رہ جائے گا۔ جو احساسات یہاں پر بتائے گئے ہیں۔ جناب وہ کسی کو گالی نہیں تھی۔ پنجاب میں PPP کے اوپر ۱۹۷۰ء میں بھروسہ کیا گیا۔ ۱۹۸۸ء میں بھی کیا، ۱۹۹۳ء میں بھی کیا۔ ہر اس صاف و شفاف الیکشن میں کیا گیا جس کو آپ صاف و شفاف کہہ سکتے ہیں۔ ہمیں اس پر بالکل فخر ہے اور جب بھی پنجابی ووٹرز کے پاس PPP آئندہ جائے گی اگر اس ملک میں صاف و شفاف الیکشن ہوں گے تو پھر بھی وہی پنجابی ووٹر PPP

کے ساتھ ہوگا۔ جناب چیئرمین ! یہ چند لوگ ہیں جو اس فیڈریشن کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ میں آج آپ کو بتا رہا ہوں۔ خدا کے واسطے میاں نواز شریف اگر سمجھتے ہیں کہ طاقتور وزیر اعظم ہیں تو اس احساس کو ختم کریں۔ وہاں پر سندھ میں ہمیں کوئی political rights حاصل نہیں ہیں۔ ہمارے صوبے میں گورنر رول ہے۔ NFC ایوارڈ کے تحت ایک پیسہ نہیں ملتا جس کے متعلق تاج حیدر صاحب نے آج سوال اٹھایا ہے۔ کوئی روز گار لوگوں کو نہیں دے رہے ہیں۔ لوگ اس وقت کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ آپ نے بہت بڑا ظلم کیا ہے۔ اگر آپ یہ نہ کرتے۔ اگر یہ فیصلہ لاہور ہائی کورٹ سے نہ آتا تو بہت اچھا تھا۔ آپ نے بہت بڑا ظلم کیا اس لئے کہ یہ continuity میں آ رہا ہے۔ ذوالفقار علی بھٹو کی continuity میں آ رہا ہے۔ میں آپ سے دست بستہ عرض کروں گا کہ اس impression کو ختم کریں ورنہ یہ فیڈریشن بالکل ٹوٹ جائے گی۔ دو صورتوں میں ٹوٹے گی۔ ایک صورت کہ بے نظیر بھٹو سیاست سے redundant ہو جائے۔ کل کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ کوئی کسی کا ٹھیکہ لے کر نہیں آیا۔ اتنے آگے چلے جائیں کہ وہ بے نظیر بھٹو کو بھی over take کر لیں۔ دوسری صورت میں وہ یہ سمجھ بیٹھیں بھاشانی کی طرح کہ میرا اس فیڈریشن میں کوئی survival نہیں ہے۔ دونوں صورتوں میں فیڈریشن نہیں بچے گی۔ آپ پر فرض عائد ہوتا ہے۔ آپ لوگ حکومت میں ہیں ، ایسے steps اٹھائیں کہ یہ فیڈریشن بچ جائے۔ آخر میں میں ایک خط کا آخری پیرا سناتا ہوں۔ میاں شریف کے نام میاں محمد یوسف عزیز ان کے بھتیجے ، میاں نواز شریف کے بہنوئی اور میاں شہباز شریف کے سمدھی کہتے کیا ہیں۔ آپ نے مجھ سے میری mills غاصبانہ طور پر چھین کر جو ظلم کیا ہے اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ میں روٹی کے ٹکڑے ٹکڑے کے لئے آپ کا محتاج ہو جاؤں۔ آپ کے قدموں میں آگروں۔ آپ کے اشاروں پر ناچنے لگوں۔ آپ کا دست بستہ غلام ہو جاؤں آپ کے کہنے پر دن کو رات اور رات کو دن کہنے لگوں۔ یہ سب کچھ کرکے آپ کی انا کی تسکین تو شاید ہو جائے گی مگر ذرا یہ سوچ لیجیئے کہ کل اللہ کی عدالت میں آپ ان اعمال کا کیا جواز پیش کریں گے۔ جہاں مسند انصاف پر آپ کا زر خرید--- میں نام نہیں لوں گا بعد میں بتا دوں گا چیئرمین صاحب ناراض ہو جائیں گے۔ آپ کا زر خرید وہ نہیں ہوگا۔ جو آپ کے حق میں فیصلہ دے اور آپ کے دشمنوں کے خلاف بھی فیصلہ دے۔ آپ کا زر خرید نہیں ہوگا بلکہ وہ خدائے بزرگ و برتر ہوگا جو رحیم ہونے کے ساتھ ساتھ عادل، منتقم، جبار اور قہار بھی ہے۔ وہاں کہیں ایسا نہ ہوجائے کہ آپ کا گریبان ہو اور الحاج میاں عبدالعزیز ان کے والد صاحب کا ہاتھ اور آپ کے پاس اپنے دفاع میں پیش کرنے کے لئے ایک لفظ بھی نہ ہو۔ اگر کوئی ہے تو مجھے بتائیں۔ بڑی مہربانی چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین، شکریہ جناب۔ اب آپ یہ formal پیش کردیں آئیٹم نمبر 4 ۔ جی جناب وٹو صاحب۔

Mian Muhammad Yaseen Khan Wattoo: Sir, I lay on the table an authenticated copy of the Address of the President of Pakistan under Article 56(3) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, made before the two Houses assembled together on the 11th March, 1999 as required by sub-Rule (2) of Rule 29 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988.

Mr. Chairman: The address stands laid.

اچھا ربانی صاحب اس کو اب کیسے کرنا ہے۔ What do you suggest?

میاں محمد یٰسین خان وٹو، اب جناب اس کے لئے وقت بھی مقرر فرمادیں۔ پچھلی دفعہ تو پورا سال ہی چلتا رہا تھا۔

میاں رضا ربانی، جناب Tuesday کو ہوگا۔ کیونکہ Monday کو تو Private Members Day ہے ناں۔

Mr. Chairman: O.k. on Tuesday we start discussion on this and .....

سید اقبال حیدر، جناب Monday, Tuesday کو چھٹی ہے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے پھر Wednesday کو ہوگیا ناں۔

میاں رضا ربانی، پھر Wednesday کو نہیں ہوگا جناب پھر Thursday کو ہوگا۔ Because Monday چھٹی ہے تو پرائیویٹ ممبر ڈے ہوگا in lieu of Wednesday کو۔

Mr. Chairman : Let us say we start on Thursday then

ایک منٹ پہلے طے کرلیں۔ Thrusday کو شروع کریں تو Thursday کے بعد پھر آگیا Friday اتنا وقت نہیں ہوگا۔

میاں رضا ربانی : جی جناب۔

جناب چیئرمین : اس کے بعد پھر Monday آ گیا۔ پھر اس کے بعد Tuesday, Wednesday, Thursday, We finish on Thursday.

Mian Raza Rabbani : Yes, we can finish on Thursday.

جناب چیئرمین : اس کو ذرا نوٹ کر لیں۔ We start on Thursday ہم شروع کریں گے اس کے بعد آ جائے گا Friday, اس کے بعد آ گیا Monday will be again

(مداخلت)

جناب چیئرمین : پہلے اس کو ختم نہ کریں!

میاں رضا ربانی : نہیں جناب Monday کو پرائیویٹ ممبر ڈے ہو گا۔

Mr. Chairman : Ok. So, on Monday we have a Private Members Day

اس کے بعد آ گیا پرائیویٹ ممبرز ڈے۔ Tuesday, Wednesday, Thursday, We finish on Friday, Friday کو دن ٹھیک نہیں ہے۔ آدھا دن ہوتا ہے۔ on Thursday we can finish

میاں رضا ربانی : جناب Thursday کو ختم نہیں ہو گا۔ You know there are lot of speakers, in case Thursday کو نہ ہو تو پھر Friday کو ہو جائے گا۔

Mr. Chairman : I want to fix a day

کیونکہ requirement بھی یہ ہے۔ یہ نہ ہو کہ پھر وہ طول پکڑتا جا رہا ہے۔

میاں رضا ربانی : نہیں نہیں، جناب In this session this is our commitment

جناب چیئرمین : نہیں، Let us fix a day تاکہ ہمیں پتہ ہو کہ فلاں تاریخ کو ختم ہونا ہے۔ We finish on Friday then.

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جی، Friday date کیا ہے۔

جناب چیئرمین : اچھا Friday کو کیا تاریخ ہو گی بتائیں۔

(خاموشی)

جناب چیئرمین : سات تاریخ بنتی ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب چیئرمین! میری ایک تجویز یہ ہے کہ جنہوں نے بولنا ہے ان کے ناموں کی لسٹ آجائے اور وقت کا تعین کر دیا جائے کیونکہ جو لوگ شروع میں بولتے ہیں وہ تو بہت وقت لیتے ہیں آخر میں ہم لوگ پانچ پانچ منٹ پر آجاتے ہیں۔

جناب چیئرمین : نہیں نہیں' اس کا بھی time fix کرتے ہیں۔ کتنا وقت fix کیا جائے۔

Mian Raza Rabbani : Leader of the Party, 15 to 20 minutes and every other speakers 8 to 10 minutes.

Mr. Chairman : Ok.fine, I think the Leader of the Party 15 to 20 minutes and members 8 to 10 minutes.

ٹھیک ہے جی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے ناں جی' اظہار کے لئے بیس منٹ کہا ہے اور کیا کر رہے ہیں۔ بیس منٹ کم نہیں ہوتا۔

حافظ فضل محمد : روز آدھا آدھا گھنٹہ پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین : دیکھیں ناں! مقصد یہ ہوتا ہے سارے ہاؤس نے بولنا ہے۔ فضل صاحب بیس منٹ کافی ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : پچیس منٹ جناب' پچیس منٹ۔

جناب چیئرمین : بیس منٹ رکھیں تھوڑی بہت relevant بات کر رہا ہوگا تو ایک دو منٹ اور ہو جائیں گے۔

حافظ فضل محمد : نہیں' نہیں' پھر وہ درمیان میں ------

جناب چیئرمین : نہیں' رضا صاحب نے بڑی fair بات کی ہے 15 to 20 minutes for

جی۔ ٹھیک ہے ان کے لئے جو سپیکرز ہوں گے We will start the leaders, 8 to 10 minutes on Thursday and we will finish on Friday 7th May ٹھیک ہے جی۔ جی جناب تجویز آپ کی کیا ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ، میری تجویز یہ ہے کہ عام طور پر ہمارا تجربہ یہ ہے کہ لسٹ جو بنتی بھی ہے وہ revise ہوتی جاتی ہے اور آخر میں آپ کے پاس ' آخری دن میں اتنے سپیکرز ہوتے ہیں کہ پھر آپ کہتے ہیں کہ پانچ منٹ میں ختم کرو۔

جناب چیئرمین : نہیں اس میں یہ ہوگا' now we fix days اگر تو وقت ہوا تو پھر تو آدمی تھوڑی نرمی کر دیتا ہے لیکن in any case, we will have the voting on the 7th of May

چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب بالکل درست ہے لیکن میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ لسٹ کل لے لیں' تا کہ لسٹ میں جو نام آئیں گے اس کو سرکولیٹ کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے کل سارے اپنے نام دے دیں۔ تا کہ پتہ ہو اور آرڈر بھی دے دیں تا کہ پتہ ہو کہ کس نے کب تقریر کرنی ہے۔ جی جناب رضا صاحب۔

میاں رضا ربانی : جناب میں ایک suggestion دے دوں کیونکہ لیڈر حضرات فرما رہے ہیں کہ 15 سے بیس منٹ کم ہیں تو میرا خیال ہے کہ مناسب ہو گا اگر بیس سے پچیس کر دیں۔

جناب چیئرمین ، ٹھیک ہے۔ Ok. خٹک صاحب بھی یہی فرما رہے ہیں۔

میاں رضا ربانی ، جی جناب۔

Mr. Chairman : Ok. 20 to 25 minutes for the Leaders and 8 to 10 minutes for others.

(مداخلت)

جناب چیئرمین ، دیکھیں ناں اس طرح نہ کریں' اس طرح ختم نہیں ہو گا۔

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, we can have more than one session in a day.

جناب چیئرمین : ہاں ہاں کیوں نہیں ' But I am saying this in any case تاکہ سب کو پتہ ہو سات مئی کو we will finish this matter

میاں رضا ربانی : اگر کبھی دو sitting کی ضرورت ہو تو دو sitting کر لی جائیں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے وہ آپس میں کر لیں۔ راجہ صاحب اگر کسی دن دو sittings کی ضرورت ہو تو دو sittings کر لیں گے۔ ٹھیک ہے جی' آپس میں آپ طے کر لیں But now the programme has been clearly laid down,so we do not have to waste unnecessarily کہ جی گھنٹے ہوئے ہیں question hour بھی نہیں ہو رہا یہ بھی نہیں ہو رہا۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر : جناب میں ایک بہت اہم ایشو لانا چاہ رہا ہوں کہ آپ نے بڑی مہربانی کی تھی خواتین کے مسائل میں' میں نے میمورنڈم ' جوکہ ان کا جو دستخط شدہ ہے وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے اور تمام ممبران کی جانب سے اس ضمن میں ایک resolution بھی فائل کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین : وہ تو نہیں آسکتا۔

سید اقبال حیدر : نہیں جناب آج نہیں' ابھی نہیں'

جناب چیئرمین : وہ پھر دیکھیں گے۔

سید اقبال حیدر : آپ کے زیر غور ہے اور خواتین کا وفد آپ کا منتظر ہے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے۔

جناب چیئرمین : وہ آپ راجہ صاحب سے بات کر لیں۔

سید اقبال حیدر : راجہ صاحب کو ریزولیوشن کی کاپی دے دی ہے۔ دو چیزیں میں نے دی ہیں ایک میمورنڈم ہے' ایک ریزولیوشن ہے۔

Mr. Chairman : So, the House is adjourned to meet again tomorrow at 10.00 a. m.

[The House was then adjourned to meet again on 23rd April at 10.00 a.m.]